www.KitaboSunnat.com

خُذِ الْکِتٰبَ بِقُوَّۃٍ

”اے یحییٰ! کتاب الٰہی کو مضبوطی سے تھام لے“

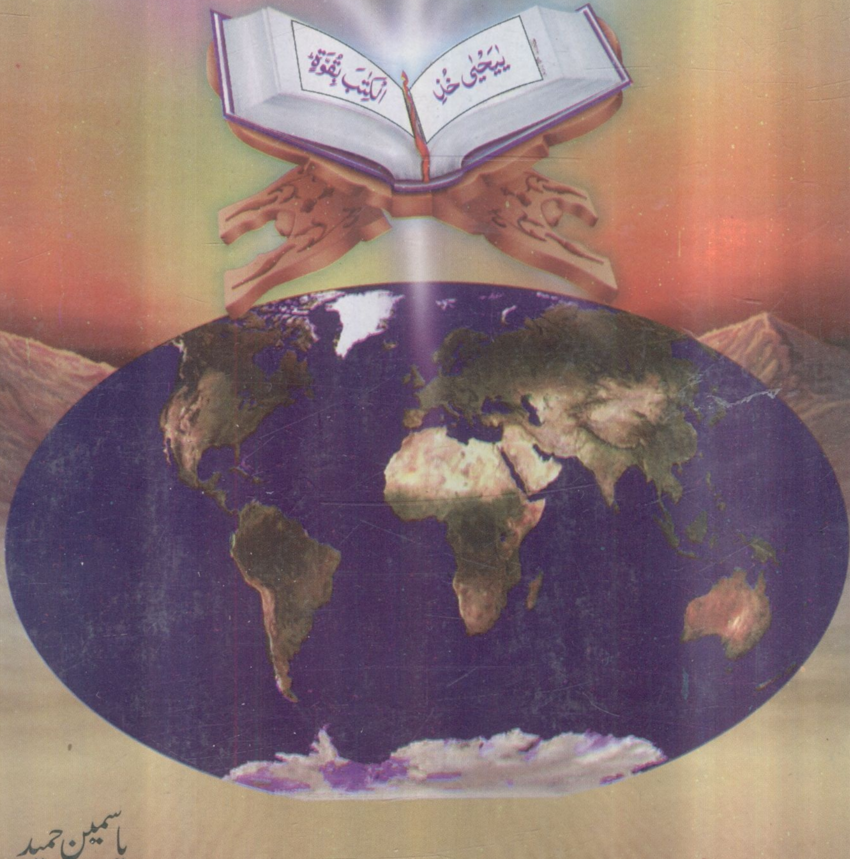

یاسمین حمید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی

کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے

درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

خُذالکتٰب بِقُوَّة

المكتبة الاسلامية
3/J-50 جوہر ٹاؤن لاہور
1127

یاسمین حمید

www.KitaboSunnat.com

تحریکِ اسلامی پاکستان حلقۂ خواتین

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق محفوظ

نام کتاب:	خذ الکتب بقوة
تالیف:	یاسمین حمید
ناشر:	تحریکِ اسلامی پاکستان حلقۂ خواتین
کمپوزنگ:	محمد اسحاق خان
اشاعت:	ستمبر 2011ء
تعداد:	10,000
قیمت:	-/100 روپے

ملنے کا پتہ

- نورمنزل مکان نمبر 222 اسٹریٹ 52 سیکٹر G-10/3، اسلام آباد، 051-2293933, 0301-5101952
- دفتر تحریکِ اسلامی پاکستان۔ آر۔ ایس اٹاوہ سوسائٹی نزد گلشنِ معمار کراچی، 021-36350100
- مکان نمبر H-3-360- جوہر ٹاؤن۔ لاہور، 0423-5313600

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست مضامین

- انتساب ۱
- سخنِ محبت سمیہ مسعود عبدہ ۳
- پیش لفظ مؤلفہ ۵

باب اول مطالعہ قرآن کیوں؟ ۱۳

- اولین وحی کا حرفِ اول ۱۶
- بدترین عذاب کس کے لئے؟ ۱۷
- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا استغاثہ ۱۷
- فتنے سے نکلنے کی راہ ۱۸
- تم کبھی گمراہ نہ ہو گے اگر...... ۲۰
- ایک حرف پر دس نیکیاں ۲۰
- حبل اللہ المتین کو تھامو! ۲۰
- قرآن پاک کی سفارش کے حقدار ۲۱
- عزت کا لباس اور رب کی رضا ۲۱
- انبیاء کا ورثہ ۲۱
- سب کی دعائیں اُن کے ساتھ ۲۲
- انہیں سب کچھ عطا ہو گا ۲۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- دو قابل رشک افراد ۲۳
- تم میں سب سے بہتر کون؟ ۲۳
- والدین کے لئے چمکتا دمکتا تاج ۲۳
- ملائکہ کی بزم میں تذکرہ ۲۴
- متاعِ بے بہا ۲۴
- سو رکعت نفل سے بہتر ۲۵
- قرآن مجید سے بے رخی کی سزائیں ۲۵
- دینوی زندگی ـــــ انتہائی تکلیف دہ ۲۵
- شیطان کا تسلط ۲۵
- ذلت و رسوائی کا باعث ۲۶
- شدید عذابِ قبر ۲۶
- روزِ قیامت کا تکلیف دہ بوجھ ۲۷
- قبر میں اندھا ۲۷
- آگ ہی آگ ۲۸
- آخرت میں اجر سے محرومی ۲۸
- جنت کی خوشبو نہ پانا ۲۸
- تیرِ بے ہدف ۲۹
- پتھر سے سر کچلا جانا ۲۹

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب دوم: مطالعہ قرآن کیسے؟ ۳۱

- قران مجید کا جواب ۳۲
- دل پر نزولِ کتاب ۳۳
- دل کے قفل کھولیے ۳۳
- ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا ۳۵
- قرآن ایک بھاری کلام ۳۷
- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا طریق تلاوت ۳۷
- اصحاب رسول کا طریق تعلیم ۳۸
- صحابہ کرامؓ کا تعلق بالقرآن ۴۱
- صحابہ کرامؓ کا عمل بالقرآن ۴۴
- ۴۷

باب سوم: قرآن سے وابستہ کرنا کیوں اور کیسے؟ ۴۹

چند عملی نمونے وتجاویز

- کیا آپ خیر امت میں شامل ہیں؟ ۵۰
- اللہ تعالیٰ کی اور لعنت کرنے والوں کی لعنت کس پر؟ ۵۱
- آپ بھی تو حق کے گواہ ہیں ۵۲
- قرآن مجید سے جوڑنا آپ سب کی ذمہ داری ہے ۵۳
- قرآن سے وابستہ کرنے کے چند عملی نمونے اور تجاویز ۵۳

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب چہارم: مدرسات کی تربیت ۶۷

(i) اپنی ذات کے حوالہ سے ۶۸

- اولین ھدف تربیت مدرِّسات خود ہیں ۶۸
- ایمان۔ مدرّسات کی زندگی کا سب سے بڑا مسئلہ ۷۱
- ایمان سے مراد کیا ہے؟ ۷۲
- مدرسات کے اپنے ایمان کا معیار کیا ہے؟ ۷۳
- مدرسات اپنے ایمان کی افزائش کے لئے کیا کریں؟ ۷۴

(ii) فکری رہنمائی کے لحاظ سے ۷۷

- مجوزّہ نصاب برائے مطالعہ ۷۸
- تفسیر کے مآخذ کا علم ۷۹
- تفسیر قرآن کا پہلا ماخذ۔۔۔قرآن مجید ۸۰
- تفسیر قرآن کا دوسرا ماخذ۔۔۔ احادیثِ نبویؐ ۸۶
- تفسیر قرآن کا تیسرا ماخذ۔۔۔صحابہؓ کے اقوال ۸۷
- تفسیر قرآن کا چوتھا ماخذ۔۔۔تابعین کے اقوال ۸۸
- تفسیر قرآن کا پانچواں ماخذ۔۔۔لغت عرب ۸۸
- تفسیر قرآن کا چھٹا ماخذ۔۔۔عقلِ سلیم ۹۴
- تفسیر قرآن میں صحابہؓ اور اسلافؒ کی احتیاط ۹۵

(iii) درسِ قرآن کی تیاری کے لئے عملی رہنمائی ۱۰۱

- دعاؤں کے ذریعہ رجوع الی اللہ ۱۰۳

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- اچھا سامع بننا ۱۰۹
- قرآن پر عمل کا پختہ عزم ۱۱۰
- قرآن کی تلاوت درست طریقہ سے ۱۱۴
- درس سے متعلقہ آیات کی تلاوت ۱۱۴
- آیت کے اجزا کو الگ الگ سمجھنا ۱۱۴
- تین نکات کے تحت تشریح ۱۱۵
- آیت کا تعلق کس شعبہ زندگی سے ہے؟ ۱۱۵
- بنیادی تیاری تفہیم القرآن سے کیوں؟ ۱۱۶
- دیگر تفاسیر کا مطالعہ بھی شرحِ صدر کے لئے ۱۱۷
- صرف کیسٹ / سی ڈیز پر انحصار نہ کریں ۱۱۷
- مخاطب کو شریک گفتگو رکھنا ۱۱۸
- فروعی فقہی بحثوں سے اجتناب ۱۱۸
- قرآنی دعاؤں کو یاد کروانا ۱۱۹
- درس کو باعث تحریک بنانا ۱۱۹
- آیات کو سیاق وسباق سے سمجھنا ۱۲۰
- اسمائے حسنیٰ پر غور کرنا ۱۲۳
- قرآن مجید۔ آج کی کتاب ہے ۱۲۵
- حفظِ قرآن پر توجہ۔ چند عملی نمونے ۱۳۰
- کتب مستقل استفادہ کے لئے ۱۴۱
- درسِ قرآن کے اثرات کا جائزہ ۱۴۴
- وقت دیجئے۔ وقت کا صرف ایک ہی مسئلہ؟ ۱۵۰

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انتساب

سورۃ المائدۃ آیت ۵۴ کے مصداق
ان لوگوں کے نام

- جو اللہ کو محبوب ہوں گے اور اللہ انہیں محبوب ہوگا!
- جو مومنوں پر نرم اور کفار پر سخت ہوں گے!
- جو اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے!
- جو کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈریں گے!

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سخنِ محبت

قرآنِ حکیم ایک مومن کے لیے دل کی بہار، جگر کا اقرار، دکھوں کا مداوا، سینوں کی ٹھنڈک، گھروں کی رونق اور زندگی کے لیے امن و سلامتی کا وہ پیغامِ دل نشیں ہے جو زبانوں کی بجائے قلوب کی دنیا میں انقلاب لا کر...... اس عالم کو عالم بالا سے جوڑ دیتا ہے۔

یہ وہ کتابِ ہدایت، کتابِ شفا اور کتابِ موعظت ہے جس کو سن کر روح لرز اٹھتی ہے، آنکھیں بہہ پڑتی ہیں اور جسم کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

یہ کتاب حق و صداقت کا ایسا زمزمہ ہے جو دنیائے کفر و نفاق میں ہلچل مچا کر ایمان کے سرفروشانہ راستے کا راہی بنا دیتا ہے۔

لیکن! ایسا کب ہوتا ہے، جب اس کی تلاوت کرنے والے پورے عزم و یقین کے ساتھ اسے راہنمائے حیات بنا لیتے ہیں، جب اسے سننے والے دل کے کان کھول کر اس کے پیغام پر تدبر کرتے ہیں، جب اس کتاب معجز کے علم بردار اس کے ایک ایک حکم کی سربلندی کے لیے سروں کی فصلیں کٹوا دینے کے جذبات سے سرشار ہوتے ہیں۔

دورِ حاضر میں ایسے تلاوت کرنے والے، ایسے سامع، ایسے سرفروش علم بردار بہت کم ہیں۔ کسی چیز کی قلت کا علاج اس کو کثرت میں بدلنے کی کوشش ہی سے ممکن ہوا کرتا ہے۔

کتابِ حکیم کے معلمین اور مدرسین اس کوشش کا ہراول دستہ ہیں لہٰذا ان کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اس کتابِ عظیم کے پیغام کو سمجھنے اور پہنچانے کے انہی آداب و احکام سے قلبی و

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عملی طور پر مزین ہوں جن سے قرآن حکیم کے سب سے پہلے حاملین (صحابہ کرام) مزین تھے۔

ہماری محترمہ بہن یاسمین حمید نے انہی آداب کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے یہ کتاب ترتیب دی ہے، گو اس میں مخاطب خواتین مدرسات ہیں لیکن یہ مرد مدرسین کے لیے بھی ویسی ہی افادیت کی حامل ہے جیسے کہ خواتین کے لیے۔

ہماری اس محترمہ بہن کی اس سے پہلے ''راہِ حق میں قدم بہ قدم'' اور ''حدیث پر عمل کیسے؟'' جیسی اہم افادیت کی حامل کتب منظرِ عام پر آ چکی ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان کے قلم سے حق بات لکھوائے، قلمی لغزش سے بچائے، ان کے نفس کو ہر قسم کے شرور سے اور ان کے متعلقین کو ہر قسم کے فتنے سے محفوظ رکھے۔

آمین۔

سمیہ مسعود عبدہ'

۷ رمضان ۱۴۳۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

آج جن حالات میں یہ تحریر قلم بند کی جا رہی ہے یہ ٹھیک ویسے ہی حالات ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت پیش آئے جب انہوں نے قرآن کی پکار کو بلند کیا۔ ابتداء میں کفار یہ سمجھے کہ یہ چند دنوں کا ایک نشہ ہے جو وقت گزرنے کے ساتھ اتر جائے گا لیکن جب انہوں نے یہ دیکھا کہ قرآن کو سننے والے صبح و شام اس کے زیر اثر آتے چلے جا رہے ہیں اور ایک ایک' دو دو آیات جو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پڑھتے سمجھتے ہیں تو ان کے دل اس کی طرف کھنچے جا رہے ہیں ان کے دل و دماغ کا مسحور ہو جانا کفارِ قریش کو بہت زیادہ پریشان کرنے لگا۔ وہ خود بھی قران مجید کی بے پناہ تاثیر کو محسوس کر رہے تھے۔ وہ دیکھ رہے تھے کہ جو بھی اس قرآن کو سن کر ایمان کی شان کے ساتھ اسے تھام لیتا ہے۔ تو قران مجید اس کے اندر ایک ایسی قوت' گرفت اور جاذبیت پیدا کر دیتا ہے کہ کوئی سننے والا اثر قبول کیے بغیر رہ نہیں سکتا اس وقت کے کفار بھی یہ جانتے تھے کہ یہ قرآن پاک ہے جو مسلمان کو وہ نگاہ عطا کرتا ہے جس سے دیکھ کر وہ اپنے دشمن کو پہچان لیتے ہیں جس کی بدولت انسانی نگاہ میں اتنی صلاحیت اور بصیرت پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ دشمن کی تمام تر حیلہ سازیوں اور کید و مکر کو روز روشن کی مانند دیکھ لیتے ہیں بالخصوص یہود یہ بھی جانتے تھے کہ یہ قران پاک کی رہنمائی ہے جس کی روشنی میں مسلمان جب قدم بہ قدم آگے بڑھتے ہیں تو پھر ہمارے اہداف کی خیر نہیں رہتی۔

لہٰذا اس وقت سے لے کر آج تک مکار یہودی ذہن اس بات پر مرکوز رہا ہے کہ کیسے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن ہمارے ہاتھوں سے چھین لیا جائے کیسے وہ مسلمان کو ان کے اصلی ہتھیار سے محروم کر سکیں۔ دشمن جانتا ہے کہ جتنی دیر امت، اپنے اصل شفاف منبع سے اور طاقت کے اصل سرچشمہ سے دور رہے گی۔ ہم سب کا بھلا رہے گا۔ لہذا اس وقت کے کفار اور ان کے متبعین بھی بوکھلاہٹ میں یہ بات کہہ گئے اور جو کہہ گئے تو ان کے وہ الفاظ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بھی سنوا دیئے تاکہ ہر دور میں قرآن کے قاری کو اہل کفر کی شناخت کرنے میں آسانی ہو۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ

(حم السجدہ:٢٦)

''اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا وہ کہنے لگے اس قرآن کو نہ سنو اور جہاں یہ پڑھا جا رہا ہے وہاں شور مچاؤ شاید کہ اس طرح تم غالب ہو جاؤ''۔

اور آج چودہ سو سال بعد کے علمبرداران کفر بھی یہ کہتے ہوئے سنائی دے رہے ہیں کہ ''وہ جو ہڑ بند کرو جہاں سے مچھر پیدا ہو رہے ہیں''۔ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ وَ مَا تُخْفِيْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ (آلِ عمران: ١١٨) ''ان کے دل کا بغض ان کے منہ سے نکلتا پڑتا ہے اور جو کچھ وہ اپنے سینوں میں چھپائے ہوئے ہیں وہ شدید تر ہے''

قرآن پاک کے خلاف پس پردہ خطرناک سازشیں تو وہ روزِ ازل سے ہی کر رہے ہیں مگر 9/11 کے بعد ان کے دل کا یہ بغض ان کے منہ سے نکلتا منظر عام پر آ رہا ہے۔ سی آئی اے اور موساد نے مل کر کیسے کیسے منصوبے تشکیل دیئے قرآن پاک کو کہا گیا کہ یہ دہشت گردی کا منبع ہے لہذا دہشت گردی کے خاتمہ کے لئے قرآن کا خاتمہ ضروری ہے پھر ان کے بغض باطن کے منظر نامے میں عراق میں فوجیوں کا قرآن پاک کو نشانہ بازی کرنے کے لئے تختہ مشق بنانا ،کتاب پاک کے پاکیزہ اوراق کو ابوغریب اور گوانتے ناموکی جیلوں میں بہا دیا جانا' کتوں کے منہ میں کتاب پاک دے کر پھرایا جانا۔ کتاب و پاک کے مقدس صفحات کو ٹائیلٹ پیپر کی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرح استعمال کرنا اور حال ہی میں امت کی بیٹی ڈاکٹر عافیہ کو بے لباس کر کے قرآن پاک کے اوراق کو زمین پر بچھا دینا کہ ان پر سے گزر کر جا سکتی ہو تو جاؤ دوسری طرف رکھا اپنا لباس پہن لو اور اب ملعون پادری کا قرآن مجید پر مقدمہ چلاتے ہوئے اس پر فردِ جرم عائد کر کے اسے پھانسی کی سزا سنانا اور اپنے انتہائی گھناؤنے ناپاک اور شرمناک منصوبہ پر عملدرآمد کرتے ہوئے قرآن کے نسخے کو نذر آتش کرنا یہ سب شامل ہے۔ایک ارب سے زائد مسلمان ہوتے ہوئے قرآن پاک کی اس درجہ تذلیل

بجھی عشق کی آگ اندھیر ہے

مسلماں نہیں راکھ کا ڈھیر ہے

کیا حاملینِ قرآن پر اب بھی وہ وقت نہیں آیا کہ وہ اس کرب ناک صورت حال میں کفار کی ان گھناونی اور اس حد سے بڑھتی ہوئی گستاخیوں اور سینہ زوری کا پوری قوت سے جواب دیں؟ قرآن کے خلاف ہر سازش کے اصل اسباب پر غور کریں اور ہر سازش کا ڈٹ کر مقابلہ کریں۔

آج امت کو یہ سیاہ دن صدیوں پر محیط قرآن مجید سے عدم واقفیت' انتہا درجے کی مجرمانہ غفلت اپنی انتہائی بے حسی و بے غیرتی کی وجہ سے دیکھنا نصیب ہوا۔ کیا حقیقت یہ نہیں ہے کہ کثیر امت قرآن مجید سے مکمل نابلد ہے جو قرآن مجید کو جانتا ہی نہ ہو اس کے دل میں قرآن مجید کی عظمت وقدر و قیمت کیسے ہو سکتی ہے؟ اور جو قرآن مجید کی قدر و قیمت سے آشنا ہی نہیں وہ کیسے اس کی پوری ڈھٹائی سے کی جانے والی بے حرمتیوں کا بدلہ لے کر اپنے اس گناہ عظیم کا ازلہ کر سکتا ہے؟ یا وہ قوم جو قرآن مجید کی واضح تعلیمات کو خود پامال کر رہی ہو کیا وہ اس قابل ہے کہ دشمن قرآن کا ڈٹ کر مقابلہ کرے۔

ضرورت اور شدید ترین ضرورت اس امر کی ہے کہ امت کے ایک ایک فرد کو طاقت

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقوت کے اصل سرچشمہ ''قرآن مجید'' تک لے جائیں۔ امت کے نونہالوں کے ہاتھوں میں قرآن مجید آ جائے۔ امت کی مائیں اور بیٹیوں کے ہاتھ ''اللہ نور السموات والارض'' کے ہاتھ میں تھما دیں۔ وہ روشن چراغ ''نور مبین'' کو مضبوط ہاتھوں سے تھام لیں جس سے وہ دنیا کی تیرہ و تاریک ظلمتوں کو اجالے میں بدل دینے کی قوت پا سکیں اور پھر یقیناً ان کی پشت پر وہ ''علی کل شی مقتدر'' ہستی ہوگی جس کا یہ اٹل فیصلہ ہے۔

يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُونَ (سورة الصف:٨)

''یہ لوگ چاہتے ہیں کہ اپنے منہ کی پھونکوں سے اللہ کے نور کو بجھا دیں اور اللہ کا فیصلہ یہ ہے کہ وہ اپنے نور کا اتمام کر کے رہے گا خواہ یہ بات کافروں کو کتنی ہی ناگوار کیوں نہ گزرے۔

حقیقت یہ ہے کہ لمۃ مسلمہ کی نشاۃ ثانیہ کا کام جب بھی ہوگا اس کی صرف یہی ایک ترتیب ہے کہ اسے اللہ کی کتاب سے جوڑ دیا جائے۔

وہی دیرینہ بیماری وہی نامحکمی دل کی
علاج اس کا وہی آبِ نشاط انگیز ہے ساقی

تو پھر آیئے قران کا فانوس لے کر اس کی روشنی عام کریں۔

یہ کتاب ''خذ الکتب بقوۃ'' اسی سلسلہ کی ایک ادنیٰ سی کوشش ہے جو آپ کے سامنے ہے۔ اپنی علمی بے بضاعتی کا پورا احساس رکھتی ہوں یہ تحریر تو محض میرا حاصل مطالعہ ہے یہی وجہ ہے کہ جابجا حوالہ جات کا بھی تذکرہ موجود ہے اس کتاب میں اصلاً ان کلاسز کا مواد تحریری شکل میں آپ کے سامنے ہے جو مدرسات کی تربیت کے ضمن میں لی گئیں۔

- کتاب کا اصل مدعا یہی ہے کہ کیوں خالق و مخلوق میں حائل رہیں پردے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- مقصد یہ ہے کہ ہم میں سے ہر ایک قرآنِ پاک سے اپنا رشتہ مضبوط جوڑ لے اور ہر انسان کا اس کتاب سے دلی تعلق استوار کر سکیں۔

- اللہ تعالیٰ کی ہر ایک بات کا منشاء سمجھ میں آ جائے اور دل اس کے ایک ایک پیغام کو قبول کر لے اور عمل اِس کے ایک ایک فرمان سے ذرّہ برابر بھی نہ ہٹ سکے۔

- ایک ایک آیت قرآنی پر اس درجہ شرح صدر نصیب ہو جائے جو ایک طرف عملِ صالح پر یکسوئی کا باعث بنے تو دوسری طرف ہمیں اللہ کا پیغام ہر انسان تک بہترین طریقہ سے سمجھانے میں معاون بنے۔

- اور ہم اللہ تعالیٰ کا پیغام اس طرح سے پہنچا سکیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر ایک بات مخاطب کے دل پر چپک جائے۔ ایسے چپک جائے کہ زمانہ بھر اسے کھرچنے کی کوشش کرے تو نہ کھرچ سکے۔ حکم بھی تو یہی ہے۔ فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِيْٓ اُوْحِيَ اِلَيْكَ (سورة الزخرف: ٤٣)

- ہم خود بھی اور ہر انسان قرآن پاک کو پوری قوت کے ساتھ مضبوط ہاتھوں سے (ڈھیلے ڈھالے ہاتھوں سے نہیں) پکڑے کہ ہلا مارے جائیں مگر ہل کر نہ دیں۔ قرآن پر عمل سے سرِمو انحراف نہ کر سکیں۔

- دنیا بھر کی طاقتیں شیطان اور اولیاء الشیطن جو اس کتاب کے ابدی دشمن ہیں اس آواز کا گلا گھونٹنے کیلئے ایڑی چوٹی کا زور لگا کر دیکھ لیں اس کتاب سے برگشتہ کرنے کے لئے خوف یا طمع یا کسی چیز سے بھی ڈرا کر یا ورغلا کر اپنا پورا زور لگا کر دیکھ لیں ہمیں اس سے ہٹانے نہ پائیں اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ نبی حضرت یحییٰ علیہ السلام کی مانند کہ جب عالم بالا سے انہیں يٰيَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ (سورة مریم: ١٢) کہہ کر پکارا گیا تو انہوں نے کتنی قوت اور کتنے عزم سے اس امانت کو لے کر اٹھایا اور اس کتاب کے احکامات کی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حفاظت میں سر کٹوانا تو قبول کر لیا مگر سر جھکایا نہیں۔

کتاب کو چار ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔

پہلے باب میں: کتاب وسنت کی روشنی میں قرآن مجید سے تعلیم وتربیت پانے کی فضیلت اور قرآن مجید سے اعراض برتنے والوں کی بدبختی کا ذکر کیا گیا۔

دوسرے باب میں: ''قرآن مجید کیسے پڑھیں'' میں اس معیار کو سامنے رکھا گیا ہے جو اللہ تعالیٰ کو مطلوب ومحمود ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم' صحابہ کرامؓ اور اسلافؒ کے طریقہ تعلیم، تعلق بالقرآن اور عمل بالقرآن سے سیکھنے کی ترغیب دی گئی ہے۔

تیسرے باب میں: چند عملی نمونے اور تجاویز اس ضمن میں تحریر کی گئی ہیں تاکہ ہمیں بھی دوسروں کو قرآن مجید سے وابستہ کرنے کا طریقہ اور انداز سمجھ میں آئے۔

چوتھے باب میں: مدرسات کی ذاتی' فکری اور عملی تربیت کا سامان ہے۔ مدرسات کی تربیت اپنی ذات کے حوالہ سے' اپنی فکری تربیت اور درسِ قرآن کی تیاری کے لئے عملی نکات کا تعین کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ادنیٰ سی اس کوشش کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت بخشے۔ میرے عظیم مربی والدین کے لئے اسے بہترین صدقہ جاریہ کے طور پر قبول فرما لے کہ جن کی غایت درجہ توجہ اور شعوری مسلسل محنت قرآن مجید سے وابستگی کا باعث بنی الحمد للہ۔ میرے رفیق زندگی کو بھی عزت و وقار کا تاج پہنائے کہ جن کے ہمہ وقتی خوشدلانہ عملی تعاون سے قرآن کے راستہ پر چلنا آسان ہوا۔ الحمد للہ۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو تمام معاونین کے لئے تمام قارئین کے لئے اور تمام عمل میں سبقت لے جانے والوں کے لئے اس خوشخبری کا باعث بنائے کہ جس کا تذکرہ قرآن نازل کرنے والے نے خود کیا ہے (آمین)

يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنٰتِ يَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ
بُشْرٰكُمُ الْيَوْمَ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ذٰلِكَ هُوَ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ(سورة الحديد: ۱۲)

''اس دن جب تم مومن مردوں اور عورتوں کو دیکھو گے کہ ان کا نور ان کے آگے آگے اور ان کے دائیں جانب، دوڑ رہا ہو گا۔(ان سے کہا جائے گا کہ) آج بشارت ہے تمہارے لئے جنتیں ہوں گی جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے یہی ہے بڑی کامیابی''۔

یاسمین حمید، اسلام آباد

۱۳/اپریل ۲۰۱۱ء

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب اوّل

مطالعہ قرآن ...... کیوں؟

- اولین وحی کا حرفِ اول
- بدترین عذاب کس کے لئے؟
- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا استغاثہ
- فتنے سے نکلنے کی راہ
- تم کبھی گمراہ نہ ہو گے اگر......
- ایک حرف پر دس نیکیاں
- حبل اللہ المتین کو تھامو!
- قرآن پاک کی سفارش کے حقدار
- عزت کا لباس اور رب کی رضا
- انبیاء کا ورثہ
- سب کی دعائیں ان کے ساتھ
- انہیں سب کچھ عطا ہو گا
- دو قابل رشک افراد
- تم میں سب سے بہتر کون؟
- والدین کے لئے چمکتا دمکتا تاج
- ملائکہ کی بزم میں تذکرہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- متاعِ بے بہا
- سو رکعت نفل سے بہتر
- قرآن مجید سے بے رخی کی سزائیں
- دینوی زندگی ــــ انتہائی تکلیف دہ
- شیطان کا تسلط
- ذلت ورسوائی کا باعث
- شدید عذاب قبر
- روزِ قیامت کا تکلیف دہ بوجھ
- قبر میں اندھا
- آگ ہی آگ
- آخرت میں اجر سے محرومی
- جنت کی خوشبو نہ پانا
- تیر بے ہدف
- پتھر سے سر کچلا جانا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مطالعہ قرآن کیوں؟

یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ شِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ وَ هُدًى وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ٥ قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَ بِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْیَفْرَحُوْا هُوَ خَیْرٌ مِّمَّا یَجْمَعُوْنَ (سورة یونس ۵۸)

اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت آ چکی ہے یہ وہ چیز ہے جو دلوں کے امراض کی شفا ہے اور جو اسے قبول کرلیں ان کے لئے رہنمائی اور رحمت ہے۔ اے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم! یہ اللہ کا فضل اور اس کی مہربانی ہے کہ یہ چیز اس نے بھیجی اس پر تو لوگوں کو خوشی منانی چاہیے۔ یہ ان سب چیزوں سے بہتر ہے جنہیں لوگ سمیٹ رہے ہیں۔

اس آیت کریمہ نے پوری انسانیت کو مخاطب کیا ہے اے دنیا بھر کے لوگو! اے عقل وخرد رکھنے والو! اے دنیا بھر کے ہوش گوش رکھنے والے انسانو! اے لوگو! جو ایمان ویقین کے طالب ہو ہدایت ورحمت کے محتاج ہو سکون اور طمانیت کے متلاشی ہو مصائب و آلام رنج وغم میں مبتلا ہو ذہنی، روحانی، قلبی بیماریوں پریشانیوں میں مبتلا دکھی انسانیت کے لئے قرآن مجید کا یہ پیغام عام ہے کہ تمہیں جینے کا سلیقہ سکھانے کو کتاب آ چکی ہے سراپا ہدایت اور سرتاپا رحمت بن کر آئی ہے۔ جو تمہیں زندگی کی تاریکیوں میں بھٹکنے سے بچانے کے لئے آئی ہے اور زندگی کے ایک روشن واضح مستقیم راستے پر چلانے کو آئی ہے۔ جس میں شفا ہے سینوں کے امراض کے لئے۔ منافقت' غفلت' حُبّ دنیا' مادیت کے نشہ سے نجات کا سامان ہے مایوسی ڈپریشن فریسٹریشن سب کے لئے شفا ہے۔ فبذلک۔ پس چاہیے کہ اس سے چمٹ جایا جائے۔

کیونکہ ''ھو خیر مما یجمعون''۔ یہ ان تمام چیزوں سے بہتر ہے جنہیں دنیا پرست جمع

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر رہے ہیں۔ یہ اعلیٰ سے اعلیٰ ڈگریاں یہ اونچے سے اونچے مناصب یہ شاندار سے شاندار محلات یہ عمدہ سے عمدہ پسندیدہ معیار زندگی کی دوڑ......ان سب سے کہیں قیمتی یہ قرآن پاک ہے' کیسے؟

ان میں سے کوئی ایک چیز بھی ایسی ہے جو پائیدار ہو؟ سب کی سب متاع قلیل ہے۔ یہ سب چیزیں لمحاتی خوشیاں دینے والی ہیں جبکہ قرآن پاک آپ کے لئے دنیا سے آخرت تک کی حقیقی خوشیاں حقیقی مقام ومرتبہ رفعت وبلندیوں کا سامان کرتا ہے۔ سو چاہیے کہ آپ قرآن سے منسلک ہو جائیں۔

اولین وحی کا حرف اول:

اللہ تعالیٰ نے پہلی بات جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہی وہ ''اقراء'' ہے۔ پڑھو یہ رب کائنات کا آپؐ کے نام پہلا پیغام ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''ما انا بقاری'' یعنی میں پڑھا ہوا نہیں ہوں تو جبرئیل نے آپ کو زور سے بھینچا پھر چھوڑ دیا اور کہا ''اقراء'' آپؐ نے پھر وہی جواب دیا اس طرح تین بار کہا پھر آخر میں دبانے کے بعد چھوڑ کر کہا۔ ''اقراء باسم ربک الذی خلق'' پڑھ اپنے رب کے نام سے جس نے تجھے پیدا کیا۔ (صحیح مسلم)

معلوم ہوا کہ پہلی وحی کا آغاز ایک حکم سے ہوا۔ حکم ہوا کہ پڑھو۔ تو پھر آیئے ہم سب اپنا اپنا' اپنے گھر والوں کا اپنے عزیز واقارب کا اور ان تمام لوگوں کا جو اللہ ہی کو اپنا آقا مالک اور حاکم مان چکے ہیں جائزہ لے کر دیکھیں کہ کس کس نے اس پہلے حکم پر لبیک کہتے ہوئے قرآن مجید کو پڑھنا اور سمجھنا شروع کر دیا ہے؟ کہیں ہمارے اپنے ہی گھر میں کوئی ایسا تو نہیں (معاذ اللہ) جس کا رویہ اللہ تعالیٰ کے اس پہلے پیغام ہی سے بے اعتنائی کا ہو؟ وہ اور تو سب کچھ پڑھ پڑھا رہا ہو لیکن ''اقراء'' کے جواب میں قرآن پاک کو سمجھ کر پڑھنا اور اس کی تعلیمات کو اخذ کرنا ابھی تک اس کے روزانہ کے معمولات میں شامل نہ ہوا ہو؟ یوں تو وہ ڈگریوں پر ڈگریاں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاصل کر کے شاندار کیرئیر کے پیچھے ہلکان ہو رہا ہو لیکن اس نے تا حال اس کتاب عظیم کو جو اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے زندگی کا نصاب بنا کر بھیجی اب تک آنکھ اٹھا کر نہ دیکھا ہو؟

بدترین عذاب کس لئے؟

کہیں ایسا تو نہیں کہ ہمیں اپنے بچوں کے اندر اس سب سے بڑی خرابی کا کوئی احساس بھی نہ ہو اور حقیقت میں ہم اسے کوئی بڑا عیب سمجھتے ہی نہ ہوں مگر کیا اللہ تعالیٰ کے ہاں، جس کی طرف ہم سب کو پلٹ کر جانا ہے کیا یہ قابلِ معافی جرم ہے؟ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَ صَدَفَ عَنْهَا سَنَجْزِی الَّذِيْنَ يَصْدِفُوْنَ عَنْ اٰيٰتِنَا سُوْٓءَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يَصْدِفُوْنَ (سورۃ الانعام: ۱۵۷)

''اور اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو اللہ کی آیات کو جھٹلائے اور ان سے منہ پھیر لے؟ وہ لوگ جو ہماری آیات سے روگردانی کرتے ہیں ہم اس روگردانی کی پاداش میں انہیں بدترین سزا دے کر رہیں گے۔

حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا استغاثہ

اور کل جب اللہ تعالیٰ کی عدالت قائم ہوگی اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم جو فردِ جرم عائد کریں گے تو اس استغاثہ کے الفاظ یہی ہوں گے۔

''وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِی اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا''
(سورۃ الفرقان: ۳)

''اور رسول ﷺ کہے گا اے میرے رب میری قوم کے لوگوں نے اس قرآن کو چھوڑ دیا ہے''

''یعنی ان لوگوں نے قرآن کو قابل التفات ہی نہیں سمجھا اس کی طرف دھیان ہی نہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیا نہ ہی سمجھا نہ ہی قبول کیا نہ ہی اس سے کوئی اثر لیا اسے نشانہ تضحیک بنایا۔ انہوں نے اسے اپنے ہذیاں اور اپنی بکواس کا ہدف بنا دیا اور اس پر طرح طرح کی باتیں چھانٹتے رہے۔'' (تفہیم القرآن از سید مودودی جلد سوم ص ۴۴۷)

عزیز بہنو! اس روز کیا حال ہوگا جب ''وَجَآءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَآئِقٌ وَّشَهِيْدٌ'' (سورۃ ق آیت ۲۱)

''ہر نفس اس حال میں آئے گا کہ اس کے ساتھ ایک ھانک کر لانے والا اور ایک گواہ ہوگا''۔ جائے فرار تو ہے نہیں۔ عدالتِ الٰہی میں پیشی تو ہم سب کی ہوگی پھر کیا جواب ہوگا؟

فتنے سے نکلنے کی راہ:

آپ نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان تو سنا ہوگا آپؐ فرماتے ہیں ''عنقریب فتنے نمودار ہونگے پوچھا گیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نکلنے کی راہ کون سی ہوگی فرمایا'' اللہ کی کتاب جس میں تم سے پہلے لوگوں کی بھی خبر موجود ہے اور بعد میں آنے والوں کی بھی اور تمہارے اپنے متعلق بھی حکم موجود ہے۔ وہ قولِ فیصل ہے وہ فضول بات اور یا وہ گوئی نہیں ہے۔ جو کوئی (سرکشی سے) قرآن کو چھوڑے گا اللہ تعالیٰ اس کو کچل کر رکھ دے گا۔ اور جس نے اسے چھوڑ کر کسی اور جگہ سے ہدایت حاصل کرنے کی کوشش کی اللہ اسے گمراہ کر دے گا۔ یہ قرآن ہی اللہ کی مضبوط رسی ہے جس کی پیروی سے خیالات کجی سے محفوظ رہتے ہیں اور علماء کبھی اس سے سیر نہیں ہو سکتے۔ اس کے عجائبات ختم ہونے کو نہیں آتے اور بار بار پڑھنے سے پرانا نہیں ہوتا۔ جو قرآن کے مطابق بات کرے گا وہ سچی بات کرے گا۔ جو اس کے مطابق عمل کرے گا۔ یقیناً اجر پائے گا۔ جو اس کے مطابق فیصلہ کرے گا ضرور عدل کا فیصلہ کرے گا جو لوگوں کو اس کی پیروی کی دعوت دے گا وہ سیدھے راستے کی طرف لوگوں کی رہنمائی کرے گا۔ (ترمذی' کتاب الذبائح حدیث ۲۹۰۸)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عزیز بہنو! کیا یہ دور فتن نہیں ہے؟ ایک ایک کر کے قرب قیامت سے متعلق وہ ساری علامتیں جن کا تذکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا آنکھوں کے سامنے نہیں آ رہی ہیں؟ صحابہ کرامؓ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر بات کو سچا مانتے تھے۔ گھبرا کر بے تابانہ حضور سے پوچھتے کہ ان فتنوں سے نکلنے کی راہ کونسی ہے؟ لیکن افسوس ہم پر ہم دنیا اور اس کی محبت میں اس درجہ گرفتار ہو چکے ہیں کہ حضورؐ کی مبارک آواز کانوں کو سنائی ہی نہیں دیتی۔ اور سنائی دے بھی تو معاذ اللہ ہم اسے جھٹک دیتے ہیں کیوں نہیں تڑپ کر ہم پوچھتے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم! ہے کوئی راستہ ایسا کہ جس پر چل کر ہم ان فتنوں سے بچ سکیں گے۔ ہم خود اور ہماری نسلیں ان فتنوں کے سمندر میں ڈوب رہی ہیں۔ فتنوں کے تباہ کن ہونے کا احساس ہو جائے تو مایوسی اب بھی نہیں ہے۔ نکلنے کا راستہ ہے اور وہ کیا ہے؟ اللہ کی کتاب۔ اللہ کی کتاب تھام لو۔ اللہ کی کتاب مضبوط ہاتھوں سے تھام لو۔ پڑھو سمجھو اور اسے برتنا شروع کر دو۔ جو دے وصول کر لو جس سے روکے رک جاؤ۔ اسے اپنی زندگی میں رہنما بنا لو اس کی روشنی میں چلو ٹھوکر کھانے سے بچ جاؤ گے۔ یہ وہ کتاب ہے جس میں پہلوں کے تذکرے تمہارے لئے عبرت کا سامان ہیں۔ اس میں تمہارا ایسا تذکرہ ہے جسے کتاب کے آئینہ میں تلاش کرو۔ اس میں جتنی باتیں ہیں قطعی ہیں اٹل ہیں دوٹوک ہیں شک وشبہ سے بالاتر ہیں۔ لہذا ان کی طرف متوجہ رہو قرآن کو چھوڑ دو گے تو قرآن کا نقصان نہیں ہو گا۔ تم خود کچلے جاؤ گے اپنا مقام بلند پہچان نہ پاؤ گے۔ احسن تقویم ہوتے ہوئے اسفل سافلین بن جاؤ گے۔ تم خود روندے جاؤ گے دنیا بھر کی قومیں تمہیں کچل کر رکھ دیں گی۔ قرآن جو اللہ اور بندے کے درمیان سب سے بڑا ذریعہ ابلاغ ہے اس کی نشریات تو ۵ منٹ کو نہیں سنتے ہو اور دن اور رات گھنٹوں ان نشریات کو سنتے ہو۔ جو درحقیقت دشمن کے عیار ذہن کی کارفرمائی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تم کبھی گمراہ نہ ہو گے اگر۔۔۔:

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ فرمان مبارک کیا میری ہر بیٹی نے میرے ہر بیٹے نے سن لیا ہے کہ ''اے لوگو! میں دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ ایک اللہ کی کتاب اور دوسری اس کے نبیؐ کی سنت۔ اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامو گے تو کبھی گمراہ نہ ہو گے۔ (مؤطا امام مالک حدیث ۱۶۱۴) ہم اپنے باپ کے ورثہ کے بارے میں تو حد درجہ حساسیت رکھتے ہیں مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم جو چیز ہمارے لئے چھوڑ کر گئے ہیں اس کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتے!

ایک حرف پر دس نیکیاں:

اللہ کی کتاب پاک سے تعلق کی اہمیت کا اندازہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث پاک سے بہت واضح ہوتا ہے جس میں آپؐ نے فرمایا ''جو شخص اللہ کی کتاب میں سے ایک حرف بھی پڑھتا ہے اسے اس کے بدلے میں ایک نیکی ملتی ہے اور ایک نیکی دس نیکیوں کے برابر قرار پائی ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ الم ایک حرف ہے بلکہ ''الف'' ایک حرف ہے ''لام'' ایک حرف ہے اور ''م'' ایک حرف ہے (ترمذی)۔ اب ہمارا مسئلہ یہ ہے کہ ہمارے ہاں نیکی کو پانا کوئی خاص خوشی کی بات نہیں ہے ہاں اگر دس ڈالرز' دس ریال' دس پاؤنڈز ملتے ہوں تو بڑی خوشی کی بات ہے۔ یہ ڈالرز یہ ریال تو اس دنیا کی کرنسی ہے۔ جبکہ نیکیاں تو آخرت میں دائمی نعمت دلانے والی کرنسی ہے۔ اور ''آخرت کا عیش'' اور اس کا حصول تو یہ ابھی ہماری تمناؤں میں شامل ہی نہیں ہوا ہے یہی وجہ ہے کہ ہم ان احادیث سے کوئی تحریک نہیں پاتے۔

حبل اللہ المتین کو تھامو!:

قرآن مجید کا ایک سرا اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا سرا اہل ایمان کے ہاتھ میں ہے پس جو اسے تھامے رکھیں گے (دنیا میں گمراہ ہوں گے نہ آخرت میں) ہلاک ہونگے (طبرانی)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن کی سفارش کے حقدار:

حضرت جابرؓ کہتے ہیں رسول اللہ نے فرمایا (قیامت کے روز) قرآن سفارش کرے گا اور اس کی سفارش قبول کی جائے گی۔ پڑھنے والوں کے حق میں جھگڑا کرے گا اور اپنی بات منوائے گا جس نے قرآن کو اپنا پیشوا اور رہبر بنایا اسے جنت کی طرف لے جائے گا اور جس نے اسے پیٹھ پیچھے ڈالا اسے جہنم میں لے جائے گا۔ (حسن روایت ابن حبان)

عزت کا لباس اور رب کی رضا:

قرآن مجید اپنے پڑھنے والوں کی مغفرت اور بخشش کے علاوہ اللہ تعالیٰ سے مندرجہ ذیل تین باتوں کا مطالبہ کرے گا۔

یا اللہ اسے عزت کا لباس پہنا۔ چنانچہ قرآن مجید کی سفارش پر اس کے پڑھنے والے کو عزت کا تاج پہنایا جائے گا۔

قرآن مجید دوبارہ اپنے قاری کے لئے درخواست کرے گا۔ چنانچہ دوسری مرتبہ اسے عزت کا لباس پہنایا جائے گا۔

قاری کے لئے قرآن مجید تیسرا مطالبہ یہ کرے گا یا اللہ اس سے راضی ہو جا تو قرآن مجید کا یہ مطالبہ بھی قبول کیا جائے گا (ترمذی)

نیک اور معزز فرشتوں کی معیت:

قرآن مجید کی تلاوت میں مہارت رکھنے والا قیامت کے دن نیک اور معزز فرشتوں کے ساتھ ہو گا (مسلم)

انبیاء کا ورثہ:

انبیائے کرام درہم و دینار کا ورثہ نہیں چھوڑتے وہ ورثے میں علم چھوڑ کر جاتے ہیں اور انبیاء کے حقیقی وارث تو علماء ہوتے ہیں (مسند احمد۔ جامع) دکھ تو یہ ہے کہ ہم نے انبیاءِ کرام

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے اور اپنے نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنا رشتہ جوڑا ہی نہیں۔ ان کا ورثہ پانے کی کوئی تمنا ہمارے سینوں میں موجود ہی نہیں عمر حیات کا سب سے قیمتی سرمایہ وقت تو لارڈ میکالے کے نظام تعلیم کے اندر کھپا کر ہم تو یہ سمجھ رہے ہیں کہ زمانے میں پنپنے کی یہی باتیں ہیں اور اپنی سنہری تاریخ کو بھول گئے۔

وہ زمانے میں معزز تھے مسلماں ہو کر
اور تم خوار ہوئے تارکِ قرآن ہو کے

سب کی دعائیں اُن کے ساتھ:

ہاں یہ وہ علم حقیقی ہے جس کے بارے میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ''علم حاصل کرنے والے پر اللہ تعالیٰ رحمتیں بھیجتے ہیں اور اس کے فرشتے اور زمین میں رہنے والے اس کے لئے دعا کرتے ہیں یہاں تک کہ چیونٹیاں اور مچھلیاں بھی رحمت کی دعا کرتی ہیں'' (جامع ترمذی)

اور اس وقت جبکہ نہ ہم خود نہ ہمارے بیٹے نہ ہماری بیٹیاں قرآن وحدیث کے علم کے راستے پر چل رہے ہوتے ہیں تو دعاؤں کے دروازے ہم خود بند کر دیتے ہیں نہ بلوں کی چیونٹیاں نہ پانی میں مچھلیاں نہ ملائکہ مقربین کوئی بھی تو ہمارے لئے دعا نہیں کر رہا ہے کیونکہ ہم قرآن پاک نہیں کھول رہے ہیں قرآن پاک کے زیر سایہ نہیں آ رہے ہیں اف یہ کیسی محرومی ہے؟

سب کچھ عطا ہو گا:

ہمارے ہاں ایک بڑا طبقہ اوراد و وظائف سے خوب وابستہ ہے مگر بدقسمتی سے زندگیاں قرآن سے دور ہیں۔ قرآن پاک سننے اور سمجھنے کی دعوت دی جائے تو انہیں یہ غم رہتا ہے کہ ان کا وظیفہ رہ جائے گا۔ کون ان تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ الفاظ پہنچائے گا۔ ''ایک

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شخص جو قرآن مجید کی تلاوت میں اس قدر مشغول رہتا ہے کہ دیگر وظائف اور اللہ سے دعا وسوال کی فرصت نہیں پاتا تو اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں خود فرماتے ہے کہ اس پر خوش ہو کر میں وہ تمام چیزیں اس کو عطا کر دیتا ہوں جس کے بارے میں وہ اللہ تعالیٰ کے حضور دستِ سوال دراز کرنا چاہتا تھا۔ (ترمذی)

دو قابل رشک افراد:

''صرف دو ہی قسم کے لوگ قابل رشک ہیں ایک وہ جس کو اللہ نے قرآن مجید کا علم دیا اور وہ دن رات اس کو (پڑھنے پڑھانے) میں مشغول رہتا ہے دوسرا وہ جس کو اللہ نے مال ودولت سے نوازا اور وہ دن رات اس کو اللہ کی راہ میں خرچ کرتا رہتا ہے''۔ (بخاری)

تم میں سب سے بہتر کون؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ''تم میں سے بہتر وہ لوگ ہیں جو خود قرآن سیکھیں اور پھر دوسروں کو سکھائیں (بخاری) یہ تو حضور سرور کائنات فرما رہے ہیں کوئی ہم سے پوچھے سب سے بہتر کون؟ تو ہم یہی کہیں گے جو ہم حقیقت میں سمجھتے بھی ہیں کہ وہ جو اونچے اونچے مناصب پر فائز ہوں وہ جن کے چمکتے دمکتے کاروبار ہوں جن کے بچے آکسفورڈ یونیورسٹیز وغیرہ سے فارغ التحصیل تعلیم یافتہ ہوں وہ جن کی کوٹھیوں اور کاروں کا کوئی شمار نہ ہو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے معیار خیر پر کس کی نگاہ جمی ہوئی ہے؟ دل ونگاہ مسلماں نہیں تو کچھ بھی نہیں۔

والدین کے لئے چمکتا دمکتا تاج:

جو شخص قرآن مجید پڑھے اور اس کے احکام پر عمل پیرا بھی ہو تو قیامت کے دن اس کے والدین کو ایک تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی آفتاب کی روشنی سے بھی زیادہ ہوگی جو کہ اس دنیا میں تمہارے گھروں کو پہنچ رہی ہے۔ اب تم خود بتاؤ کہ جو شخص خود عامل قرآن ہو اس کا درجہ کس قدر بلند و بہتر ہوگا۔ (ابوداؤد)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملائکہ کی بزم میں تذکرہ:

جو لوگ اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں اکٹھے ہوں اور وہ اللہ کی کتاب پڑھیں اور ایک دوسرے کو پڑھائیں ان پر اطمینان نازل ہوتا ہے رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے۔ فرشتے ان کے گرد گھیرا ڈال دیتے ہیں اور اللہ ان کا ذکر ان فرشتوں سے کرتا ہے۔ جو اس کے پاس موجود ہیں (مسلم)

متاع بے بہا:

ایک صحابیؓ فرماتے ہیں۔ ہمارے درمیان نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا ''تم میں سے کوئی شخص اس کو پسند کرتا ہے کہ وہ علی الصبح بازار میں جائے اور بڑے کوہان والی دو اونٹنیاں بغیر کسی گناہ کا ارتکاب کئے اور قطع رحمی کئے پکڑ لائے۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ اس کو تو ہم میں ہر شخص پسند کرے گا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'' تم میں کوئی اگر صبح کو مسجد میں جا کر قرآن کی دو آیتیں پڑھا دے یا پڑھ لے تو وہ اس کے لئے دو انٹنیوں سے افضل ہیں اور تین آیتیں تین اونٹنیوں سے اور چار آیتیں چار اونٹنیوں سے بہتر ہیں اور اسی طرح اونٹنیوں کی تعداد بڑھاتے جاؤ (مسلم)

جس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم صحابہؓ سے گفتگو فرما رہے تھے اس وقت طویل مسافتیں طے کرنے کا ذریعہ یہی اونٹنیاں تھیں اور ان میں بھی بڑے کوہان والی اونٹنیاں ممتاز تھیں۔ آج یہ بات سمجھنی ہو تو یوں کہا جائے گا کہ دو آیات پڑھنا پڑھانا دو عدد پجیرو مل جانے سے کہیں افضل ہے۔ تین آیات کا پڑھنا پڑھانا تین عدد لینڈ کروزر کے میسر آنے سے کہیں قیمتی ہے۔ اب ایک طرف ہونڈا سوک مرسیڈیز' ٹویاٹا کرولا' پجیرو اور لینڈ کروزر کے لئے شوق کی یہ بیتابیاں اور دوسری طرف ان سب سے کہیں قیمتی متاع قرآن پاک کی آیات کو سیکھنے سکھانے سے اس درجہ بے رخی' بے اعتنائی اور سرد مہری۔ اللہ کی پناہ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سو رکعت نفل سے بہتر:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اے ابو ذرؓ! اگر صبح اٹھتے ہی قرآن مجید کی ایک آیت سیکھ لو تو وہ تمہارے لئے سو رکعت نوافل پڑھنے سے بہتر ہے۔ (ابوداؤد)

عزیز بہنو! یہ بات تو اصولی طور پر آپ پر واضح ہے کہ قرآن مجید کا پڑھنا پڑھانا تو فرائض میں شامل ہے اور یہ بات بھی واضح رہنی چاہیے کہ نوافل کی کثرت فرض کے ہم پلہ نہیں ہو سکتی۔

قرآن مجید سے بے رخی کی سزائیں

جس طرح انسانی طبع میں خیر و بھلائی کی طرف لپکنے فضیلتوں کو پانے اور اعزازات کو حاصل کرنے کی تڑپ فطرتاً موجود ہوتی ہے اس طرح ہر انسان کی فطرت مصیبت اور پریشانی سے بھاگتی ہے۔ ذلت وخواری ناکامی و نامرادی اور بدبختی سے پناہ مانگتی ہے۔ قرآن مجید سے منہ موڑنا اس کی طرف توجہ نہ دینا زندگی اس کے بغیر گزار دینا یہ کوئی معمولی نقصان نہیں آیئے کتاب وسنت کی ان یاددہانیوں کو غور سے سنتے ہیں اور اپنے مقدر کو بگڑنے سے بچانے کے لئے سنجیدگی سے پروگرام بناتے ہیں۔ قرآن پاک سے دوری آخرت میں تو عذاب سے دوچار کرتی ہے دنیا کی زندگی کو بھی انتہائی تکلیف دہ بنا دیتی ہے اور دنیا میں بھی سکون وراحت سب چھین لیتی ہے۔

دنیوی زندگی ـــــ انتہائی تکلیف دہ:

وَ مَنۡ اَعۡرَضَ عَنۡ ذِکۡرِیۡ فَاِنَّ لَہٗ مَعِیۡشَۃً ضَنۡکًا (سورۃ طه: ١٢٤)

جو شخص ہمارے ذکر یعنی قرآن پاک سے منہ موڑے گا اس کے لئے دنیوی زندگی بہت تکلیف دہ ہوگی۔

شیطان کا تسلط:

قرآن مجید سے اعراض کی ایک سزا یہ بھی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ

(سورۃ الزخرف: ٣٦)

''جو شخص رحمان کے ذکر سے تغافل برتتا ہے ہم اس پر ایک شیطان مسلط کر دیتے ہیں اور وہ اس کا رفیق بن جاتا ہے''۔

ذلت ورسوائی کا باعث:

قرآن مجید سے اعراض کی ایک سزا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے افراد یا ایسی قوموں کو ذلت ورسوائی سے دوچار کر دیتا ہے۔ ارشاد نبویؐ ہے۔''اس کتاب کے ذریعہ اللہ تعالیٰ بعض لوگوں کو عروج عطا فرماتے ہیں اور بعض لوگوں کو ذلیل اور رسوا کر دیتے ہیں (مسلم)

شدید عذاب قبر:

قرآن مجید سے اعراض کرنے والوں کو قبر میں شدید عذاب دیا جاتا ہے حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا''جب بندہ قبر میں دفن کیا جاتا ہے اور اس کے ساتھی واپس پلٹتے ہیں تو وہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اسے بٹھاتے ہیں اور پوچھتے ہیں''تو اس آدمی کے بارے میں کیا کہتا تھا۔(یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں) بندہ کہتا ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسولؐ ہیں۔ پھر اسے کہا جاتا ہے''دیکھو جہنم میں تمہاری جگہ یہ تھی جس کے بدلے اللہ تعالیٰ نے تجھے جنت میں جگہ عنایت فرما دی''۔ چنانچہ وہ اپنے دونوں ٹھکانے دیکھ لیتا ہے اور کافر یا منافق (منکر نکیر کے جواب میں کہتا ہے مجھے معلوم نہیں (محمد صلی اللہ علیہ وسلم کون ہیں) میں وہی کہتا تھا جو لوگ کہتے تھے۔ چنانچہ اسے کہا جاتا ہے۔''لا دریت ولا تلیت'' یعنی تو نے نہ تو سمجھا نہ ہی پڑھا (قرآن وحدیث) پھر اس کے دونوں کانوں کے درمیان لوہے کے ہتھوڑے سے مارا جاتا ہے اور وہ بری طرح چیخ اٹھتا ہے اسکی آواز جن وانس کے علاوہ اس

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
کے پاس والی ساری مخلوق سنتی ہے۔ (بخاری)

روز قیامت کا تکلیف دہ بوجھ:

پھر قرآن مجید میں قرآن سے اعراض کرنے والوں کی آخرت کی سزا کی یہ تفصیل بھی ملتی ہے۔

مَنْ اَعْرَضَ عَنْهُ فَاِنَّهٗ یَحْمِلُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وِزْرًا ﴿﴾ خٰلِدِیْنَ فِیْهِ وَ سَآءَ لَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ حِمْلًا ﴿﴾ یَّوْمَ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ وَ نَحْشُرُ الْمُجْرِمِیْنَ یَوْمَئِذٍ زُرْقًا (سورۃ طه: ۱۰۱۔۱۰۲)

اور جو اس قرآن سے منہ موڑے گا وہ قیامت کے روز سخت گناہ اٹھائے گا۔ ایسے لوگ ہمیشہ وبال گناہ میں مبتلا رہیں گے قیامت کے روز ان کے لئے یہ بوجھ اٹھانا بڑا تکلیف دہ ہوگا جس روز صور پھونکا جائے گا ہم مجرموں کو اس حال میں گھیر لائیں گے کہ ان کی آنکھیں (خوف سے) پتھرائی ہوئی ہوں گی۔

قبر میں اندھا:

قرآن مجید نے یہ بات بھی واضح کر دی ہے کہ قرآن مجید سے اعراض کرنے والے بعض لوگوں کو اپنی قبر سے اندھا کر کے اٹھایا جائے گا۔

وَ مَنْ كَانَ فِیْ هٰذِهٖۤ اَعْمٰی فَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ اَعْمٰی وَ اَضَلُّ سَبِیْلًا

(سورۃ بنی اسرائیل : ۷۲)

(اور جو شخص دنیا میں قرآن سے اندھا بن کر رہا وہ آخرت میں بھی اندھا ہی رہے گا بلکہ راستہ پانے میں اندھوں سے بھی زیادہ گیا گزرا ہوگا)

آج تمام مسلمان ممالک کے حکمران اعیانِ حکومت اور عوام الناس کی اکثرت کی بربادیوں کا سبب یہی تو ہے کہ وہ قرآن مجید سے نابلد ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک طرف تو ہمارے سامنے قرآن مجید کو پڑھنے کے فضائل بیان فرمائے تو دوسری طرف قرآن مجید سے منہ پھیرنے کا دنیا و آخرت ہر دو جہاں میں ہولناک انجام بھی بتایا ہے۔ وہاں اس بات کی بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم دی ہے کہ قرآن پاک کو حاصل کرنے میں نیت کی درستگی لازم ہے۔ نیت کا کھوٹ تو بربادی اعمال کا باعث بنتا ہے۔

آگ ہی آگ:

حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ علم اس لئے نہیں حاصل کرو کہ علماء پر فخر جتاؤ یا جہلا سے جھگڑا کرو یا مجالس میں بڑے بن جاؤ۔ جو شخص ایسا کرے گا اس کے لئے آگ ہی آگ ہے (صحیح ابن ماجہ۔ کتاب السنۃ باب الانتفاع بالعلم والعمل بہ ۱/۲۰۶)

آخرت میں اجر سے محرومی:

حضرت سہل بن سعد ساعدی کہتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم قرآن مجید کی تلاوت کر رہے تھے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ ''الحمد للہ! اللہ کی کتاب ایک ہے۔ اور تمہارے درمیان پڑھنے والے سرخ بھی ہیں اور کالے بھی۔ لہٰذا اسے خوب پڑھو اس سے پہلے کہ ایسے لوگ آجائیں جو قرآن مجید اس طرح سنوار سنوار کر پڑھیں گے جس طرح تیر کو سنوار کر رکھا جاتا ہے لیکن وہ اس کا بدلہ آخرت کی بجائے دنیا میں وصول کریں گے۔ ابوداؤد۔ کتاب الصلاۃ۔ باب مایجزی الامی والاعجمی من القراۃ ۱/۱۴۷

جنت کی خوشبو کا نہ پانا:

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس نے وہ علم حاصل کیا جس سے اللہ کی رضا حاصل ہو (وہ درست ہے) لیکن جو اسے دنیوی مفادات کے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لئے حاصل کرے وہ جنت کی خوشبو نہیں پا سکے گا (اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے) کتاب السنۃ باب الانتفاع بالعلم والعمل بہ ۱/۲۰۲

تیر بے ہدف:

حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک منافق کے بارے میں) فرمایا اس کی نسل سے ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو قرآن مجید مزے لے لے پڑھیں گے لیکن قرآن مجید ان کے گلے سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ دین سے اس طرح خارج ہو جائیں گے جس طرح تیر نشانے سے باہر نکل جاتا ہے۔

(بخاری) کتاب المغازی باب بعث علی بن ابی طالب وخالد بن ولید رقم الحدیث (۴۳۵۱)

پتھر سے سر کچلا جانا:

حضرت سمرۃ بن جندبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اوقات (نماز فجر کے بعد) صحابہ کرامؓ سے دریافت فرماتے ''کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے؟ اللہ تعالیٰ کے حکم سے کوئی آدمی اپنا خواب بیان کرتا (تو آپؐ اس کی تعبیر فرماتے) ایک روز آپؐ نے اپنا خواب یوں بیان کیا ''گزشتہ روز میرے پاس دو (فرشتے) آئے انہوں نے مجھے اٹھایا اور کہا ''چلو'' میں ان کے ساتھ ہو لیا ہمارا گزر ایک ایسے آدمی پر ہوا جو پہلو کے بل لیٹا ہوا تھا اور ایک دوسرے (فرشتہ) اس کے سر پر پتھر لئے کھڑا تھا۔ فرشتہ پتھر اس کے سر پر مارتا اور اس کا سر کچل دیتا۔ پتھر لڑھک کر ایک طرف چلا جاتا فرشتہ پتھر لینے جاتا ہے تو اس کی واپسی تک اس شخص کا سر پہلے کی طرح بالکل صحیح سالم ہو جاتا۔ فرشتہ پھر پتھر مار کر اس کا سر کچل دیتا (ایسا مسلسل ہو رہا تھا) میں نے اس سے پوچھا ''سبحان اللہ'' یہ کون لوگ ہیں فرشتوں نے جواب دیا۔ یہ وہ آدمی ہے جس نے قرآن حاصل کیا پھر اسے چھوڑ دیا اور فرض نماز (عشاء) پڑھے بغیر سو جاتا تھا۔ (بخاری۔ کتاب التعبیر باب تعبیر الرویاء بعد صلاۃ الصبح رقم الحدیث ۷۰۴۷)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عزیز بہنو! یہ انجام بدتو اس کا ہوگا جس نے قرآن حاصل کرنے کے بعد اسے چھوڑ دیا اور جو قرآن حاصل ہی نہ کرے اس کا انجام کیا ہوگا؟ اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا۔ قرآن پاک کوئی ایسی کتاب نہیں ہے کہ ایک بار اس کی تعلیم حاصل کی اس سے تو تاحیات مربوط رہنا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب دوم

مطالعہ قرآن کیسے؟

- قرآن مجید کا جواب
- دل پر نزول کتاب
- دل کے قفل کھولیے
- ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا
- قرآن۔ایک بھاری کلام
- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا طریق تلاوت
- اصحاب رسولؓ کا طریق تعلیم
- صحابہ کرامؓ کا تعلق بالقرآن
- صحابہ کرامؓ کا عمل بالقرآن
- اسلافؒ کا طریقہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خـذِ الکتب بقوۃ قرآن پاک کو پکڑ و پوری قوت کے ساتھ فَـاسۡتَمۡسِکۡ بِالَّذِیۡۤ اُوۡحِیَ اِلَیۡکَ (سورۃ زخروف ۴۳) جو وحی آپ کی طرف کی گئی ہے اس کے ساتھ آپ چمٹ جائیں۔

قرآن مجید کی عظیم ترین سب سے بڑی نعمت جو ہمیں عطا ہوئی اس کی حفاظت کیسے؟ اس کا شکرانہ کیسے ادا کریں؟ قمت بقدر رحمت کا جو قانون اس کائنات میں کارفرما ہے اس سے ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ اور یہ پناہ اس صورت میں میسر ہوگی جب ہم نعمتِ قرآن سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں۔ قرآن کا مطالعہ کیسے کروں؟ آیئے اس سے پوچھیں جس نے قرآن بھیجا اللہ جل جلالہٗ سے پھر انؐ سے پوچھیں جو قرآن لائے (صلی اللہ علیہ وسلم) پھر ان سعید لوگوں سے پوچھیں جنہوں نے قرآن کو قرآن لانے والے سے سمجھا جنہوں نے قرآن سے ایسا تعلق رکھا کہ قرآن بھیجنے والا اور قرآن لانے والا ان سے خوش ہو گیا رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ۔ جی ہاں یہ وہی لوگ ہیں جنہیں قرآن لانے والے نے خیر القرون کہا ہے۔

قرآن کا جواب:

قرآن مجید سے اس بات کا جواب معلوم کرنے سے پہلے قرآن پاک کی ایک بات سُنی اور سمجھی ہوگی اور وہ یہ کہ قرآن نہ تو زبان پر نازل ہوا ہے کہ زبان سے اس کی تلاوت کر کے اس کا حق ادا ہو جائے۔ نہ دماغ پر نازل ہوا ہے کہ اس کے معنی سمجھ لئے جائیں نہ ہی آنکھوں پر نازل ہوا ہے کہ نظروں نظروں سے اسے پڑھ لیا جائے اور بس بلکہ قرآن تو دل پر نازل ہوا۔ فرمایا۔

نَزَلَ بِهِ الرُّوۡحُ الۡاَمِيۡنُ عَلٰى قَلۡبِکَ (سورۃ الشعرا: ۱۹۴-۱۹۵)

اسے لے کر تیرے دل پر امانت دار روح اتری ہے۔

کَذٰلِکَ لِنُثَبِّتَ بِهٖ فُؤَادَکَ (سورہ الفرقان : ۳۲)

"ہاں ایسا اس لئے کیا گیا تا کہ اس قرآن کو اچھی طرح تمہارے قلب میں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاگزیں کر دیا جائے"

دل پر نزولِ کتاب:

یہاں دل سے مراد جسم کا وہ لوتھڑا نہیں ہے جو سینے میں دھڑکتا ہے۔ دل سے مراد وہ دل ہے جو جذبات واحساسات اور خواہشات کا آرزوؤں اور تمناؤں کا مرکز ہوتا ہے' جس میں چاہت پیدا ہوتی ہے شوق امنگ جنم لیتے ہیں۔ وہ دل جو کسی چیز کو پسند و ناپسند کرتا ہے وہ دل جو ہر خوبی کی طرف نفع و کامیابی کی طرف لپکتا ہے۔ وہ دل جو ہر شر سے نقصان وخسران سے دور بھاگتا ہے۔ اُس دل پر قرآن کا نزول ہوا جس میں کسک بھی ہے۔ چبھن بھی ہے۔ ضمیر بھی ہے۔ پچھتاوا ہے۔ حسرت ہے۔ جس میں نفس لوامہ بھی ہے۔ وہ دل جس میں یاد ہے جس میں نصیحت قبول کرنے کی صلاحیت ہے۔ جس میں عبرت پذیری ہے۔ قرآن کے دل پر نازل ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ہر آیت ہر لفظ دل کے دروازے پر دستک دے۔ ہر آیت ہر لفظ ایک جذبہ بنے یا خواہش آرزو اور تمنا بن کر عزم وہمت کو جوان کر دے۔ ہر آیت زندگی کا شوق متعین کر دے۔ اور ایک ایسی امنگ بن جائے کہ جو چین سے بیٹھنے نہ دے۔ ہر آیت کسک ایک چبھن ایک خلش پیدا کر دے۔ ضمیر کی آواز ابھار دے۔ انسان کو ایسا پچھتاوا ایسی ندامت اور احساس شرمندگی دے کہ جو توبہ النصوح پر اسے کاربند کر دے۔ اگر یہ سب کچھ نہیں تو قرآن کیا پڑھا۔ قران کو دل تک پہنچایا ہی نہیں۔ دل تک پہنچایا ہوتا تو دل زندہ کے یہ سب جوابات سنتے۔

دل کے قفل کھولیے:

اس وجہ سے سورۃ محمدؐ میں قرآن بھیجنے والا فرماتا ہے۔ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا (سورة محمد : ٢٤) کیا یہ لوگ قرآن پر غور نہیں کرتے یا پھر ان کے دلوں پر قفل چڑھے ہوئے ہیں۔ مقصد یہ ہے کہ دل کے قفل کھولو۔ ہر آیت ہر لفظ جو قرآن میں ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسے دل کے اندر ڈالو۔

ترے ضمیر پہ جب تک نہ ہو نزول کتاب
گرہ کشا ہے نہ رازی نہ صاحب کشاف

پھر وہ دل ہی ہے جو غور کرتا ہے۔ نتیجہ اخذ کرتا ہے تجزیہ کرتا ہے جس میں قوت تمیز ہے جس میں قوت اختیار وانتخاب ہے۔ سورۃ الملک میں اس بات کا تذکرہ اس حوالہ سے کیا گیا ہے کہ روز قیامت انسان کہے گا کاش قرآن سنا ہوتا اور سن کر عقل سے کام لیا ہوتا تو آج بھڑکتی ہوئی آگ میں نہ ہوتے۔ وَقَالُوا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِي اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ (سورۃ الملک : ۱۰)

سیارہ ڈائجسٹ کے ایک خصوصی ایڈیشن ''قرآن نمبر'' میں ایک مفید بات اس طرح سے سمجھائی گئی کہ قرآن کی روح اور اس کا اصل فہم اس وقت ہی حاصل ہوتا ہے جب ہم دورانِ سماعت یا دورانِ مطالعہ اس آواز کو بھی توجہ سے سننے کی صلاحیت بیدار کریں جو ضمیر سے اٹھ رہی ہے۔ ایک شخص ضمیر کی آواز کو سننے کی جتنی صلاحیت رکھتا ہے قرآن اس پر اپنے معانی ومطالب اتنے ہی زیادہ واضح کرتا ہے۔ ضمیر کی آواز کو دبایئے نہیں وہ لعن طعن وہ اضطراب وہ کرب اور بے چینی جو دل سے اٹھتی ہے اس آواز کو تاویلات وجواز کے پردوں میں گم نہ کریں۔

قرآن کو دل سے قبول کریں گے تو وہ اپنے معنی ومفہوم مقصد ومدعا کو ہم پر واضح کرتا چلا جاتا ہے۔ قرآن کو سب سے پہلے سننے والوں نے اس کو سب سے زیادہ سمجھا۔ وہ شہر کے تاجر کاشت کار گلہ بان شتر سوار اور بدو لوگ تھے۔ ان کے پاس بڑی بڑی تفاسیر بھاری بھرکم لغات صرف ونحو کی موٹی موٹی کتابیں نہ تھیں۔ نہ انہیں تاریخ ' جغرافیہ' آثار قدیمہ کے علوم پر دسترس حاصل تھی مگر کیا وجہ ہے کہ وہ قرآن کو سمجھنے میں سب سے زیادہ کامیاب ہوئے؟ انہوں نے قرآن کے پیغام کو دل تک پہنچایا اور دل سے قبول کیا۔ اس پر اعتبار اور یقین کامل رکھا اور

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فوراً اس کے مطابق عمل پیش کیا۔ یہ وہی بات ہے جس کا ذکر سورۃ ق میں اسی طرح آتا ہے۔
اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَذِکْرٰی لِمَنْ کَانَ لَهٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَی السَّمْعَ وَهُوَ شَهِیْدٌ(سورۃ ق : ۳۷)
اس میں عبرت ہے ہر اس شخص کے لئے جو دل رکھتا ہو یا توجہ سے سنے۔

حسن البناء سے کسی ساتھی نے پوچھا: سب سے اچھی اور بہترین تفسیر کونسی ہے؟ قرآن فہمی کا آسان طریقہ کیا ہے۔ جواب میں ایک لفظ کہا۔ ''قلبک''۔ بہترین تفسیر تیرا دل ہے۔ یہ بات اس لئے کہ ایک بندہ مومن تدبر وانہماک سے نہایت عاجزی وخشوع کے ساتھ تلاوت کرتا ہے اللہ تعالیٰ سے دل سے رشد وہدایت کی دعا کرتا ہے۔ ساتھ ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کو پیش نظر رکھتا ہے اسباب نزول کو اس کے ساتھ جوڑتا ہے تو وہ لامحالہ قرآن کے صحیح مفہوم کو پالیتا ہے۔

ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا:

جس نے قرآن بھیجا اس نے سورۃ مزمل میں ''قرآن کیسے پڑھوں'' کا جواب اس طرح دیا: ''ورتلِ القرآنَ ترتِیلاً '' قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔ جیسے کیل کو آہستہ آہستہ ٹھونکا جاتا ہے۔ اندر تک چلا جاتا ہے۔ ہتھوڑی پر ہتھوڑی مار کر آہستہ آہستہ ٹھہر ٹھہر کر دیوار کے اندر کیل کو جما دیتے ہیں ایک دفعہ کی چوٹ سے کب بات بنتی ہے۔ بار بار تکرار کَذٰلِکَ لِنُثَبِّتَ بِهٖ فُؤَادَکَ وَرَتَّلْنٰهُ تَرْتِیْلاً (الفرقان: ۳۲) ہاں ایسا اس لئے کیا گیا ہے کہ اس کو اچھی طرح ہم تمہارے ذہن نشین کرتے رہیں اور (اسی غرض کے لئے) ہم نے اس کو ایک خاص ترتیب کے ساتھ الگ الگ اجزاء کی شکل دی ہے۔ یعنی تیز تیز نہ پڑھو۔ ایک ایک آیت پر ٹھہرو تا کہ ذہن پوری طرح کلام الٰہی کے مفہوم ومدعا کو سمجھے اور اس کے مضامین سے دل متاثر ہو جہاں اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کا تذکرہ ہو وہاں اس کی عظمت وہیبت دل پر طاری ہو جہاں رحمت کا بیان ہو تو دل اللہ تعالیٰ کے لئے تشکر کے جذبات سے لبریز ہو جائے اور

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جہاں غضب اور عذاب کا ذکر ہو تو اللہ کا خوف طاری ہو جہاں کسی چیز کا حکم دیا جا رہا ہے وہاں معلوم تو ہو کہ حکم کیا ہے اب کرنا کیا ہے اور جہاں کسی چیز سے روکا جا رہا ہے وہاں خود پر پابندی لگا دی جائے کہ اب اس کام کو ہرگز نہیں کرنا فرمایا۔

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ

(سورۃ الحشر: آیت ۱۲)

اگر اس قرآن کو ہم کسی پہاڑ پر نازل کرتے تو تم دیکھتے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی خشیت سے پھٹ پڑتا۔

''اس طرح قرآن پڑھنے والوں کو یہ کہہ کر جھنجوڑا گیا ہے اور شرم دلائی ہے کہ کیا آپ کے سینے میں جو دل ہے وہ پہاڑ سے بھی زیادہ سخت ہے پہاڑ جیسی چیز بھی اللہ تعالیٰ کی خشیت سے دبی جاتی ہے پھٹ جاتی ہے اور قرآن جس طرح خدا کی کبریائی اور اس کے حضور بندے کی ذمہ داری اور جواب دہی کو صاف صاف بیان کر رہا ہے۔ اس کا فہم اگر پہاڑ جیسی عظیم مخلوق کو بھی نصیب ہوتا اور اسے معلوم ہو جاتا کہ اس کو کس ربِّ قدیر کے سامنے اپنے اعمال کی جواب دہی کرنی ہے تو وہ بھی خوف سے کانپ اٹھتا۔ لیکن حیرت کے لائق ہے اس انسان کی بے حسی اور بے فکری جو قرآن کو پڑھتا ہے سمجھتا ہے اور اس کے ذریعہ حقیقت حال جان چکا ہے۔ پھر بھی نہ اس پر کوئی خوف طاری ہوتا ہے۔ نہ کبھی اسے یہ فکر لاحق ہے کہ جو ذمہ داریاں اس نے اس پر ڈالی ہیں اس کے بارے میں خدا کو کیا جواب دے گا بلکہ قران سن کر پڑھ کر اس طرح غیر متاثر رہتا ہے گویا کہ وہ بے جان بے شعور پتھر ہے جس کا کام سننا اور سمجھنا ہے ہی نہیں''۔(۱)

۱۔ تفہیم القرآن از سید مودودی جلد ۵ ص ۴۱۱

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن ایک بھاری کلام:

اِنَّا سَنُلْقِیْ عَلَیْکَ قَوْلًا ثَقِیْلًا (سورۃ المزمل:۵) ہم آپ کی طرف ایک ایسی کتاب بھیج رہے ہیں جو بھاری ذمہ داریاں عائد کرے گی۔ مزہ کے لئے نہیں صرف علم کے لئے نہیں صرف ڈسکشن کے لئے نہیں بھاری ذمہ داریوں کا بوجھ اٹھانے کے لئے اسے پڑھنا ہے۔ یہ مزے کے لئے نہیں آیا مزے توڑنے کے لئے آیا ہے۔ قرآن کو بھاری قرآن کلام اس بنا پر کہا گیا کہ اس کے احکام پر عمل کرنا۔ اس کی تعلیم کا نمونہ بن کر دکھانا۔ اس کی دعوت کو لے کر ساری دنیا کے مقابلہ میں اٹھنا۔ باطل قوتوں کے آگے سینہ سپر رہنا چہار عالم ''لومۃ لائم'' کی پرواہ نہ کرنا اس کے مطابق اپنے عقائد' افکار' اخلاق' آداب' تہذیب وتمدن ومعاشرت' ثقافت' سیاست غرض پورے نظام زندگی میں انقلاب برپا کردینا سب سے بڑھ کر بھاری کام ہے۔

گویا ''قرآن کا مطالعہ کیسے کروں'' کے جواب میں قرآن بھیجنے والا فرماتا ہے کہ جو ذمہ داریاں قرآن تم پر عائد کرتا ہے اور جس منصب پر وہ تمہیں متعین کرتا ہے اسے دل سے قبول کرتے ہوئے اور اس کی عائد کردہ ذمہ داریوں کا بوجھ اٹھاتے ہوئے اسے پڑھو۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقِ تلاوت:

- حضرت صہیب رومی سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص قرآن پر ایمان نہیں لایا جس نے اس کی حرام کی ہوئی چیزوں کو حلال کرلیا۔ (ترمذی)
- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا طریقہ کار قرآن پڑھتے ہوئے کیا تھا اس کی وضاحت حضرت ابن جریج کی وہ روایت کرتی ہے کہ انہوں نے حضرت ام سلمہؓ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قرآن پڑھنے کے طریقہ کے بارے میں پوچھا تو فرمایا کہ آپؐ قرآن ٹکڑے ٹکڑے کرکے پڑھا کرتے تھے۔ ایک ایک فقرے کو الگ الگ پڑھتے تھے۔ الحمد للہ پڑھتے تو رک جاتے پھر رب العالمین کہتے تو ٹھہر جاتے پھر الرحمٰن الرحیم

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہتے تو رکتے تو توقف فرماتے تھے۔

- پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے قرآن پڑھنے اور سننے کی تصویر دیکھنا ہو تو اس روایت کو تازہ کرلیں جسے عبداللہ بن مسعودؓ نے بیان کیا ہے۔ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا۔ آپ ﷺ منبر پر بیٹھے تھے۔ مجھ کو مخاطب کرکے فرمایا: عبداللہ مجھے قرآن پڑھ کر سناؤ۔ میں نے حیرت اور ادب سے پوچھا۔ میں آپ کو پڑھ کر سناؤں حالانکہ قرآن آپ پر اتارا گیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ ہاں۔ میں چاہتا ہوں کہ اپنے علاوہ کسی اور سے یہ قرآن سنوں۔ عبداللہ کہتے ہیں۔ میں نے سورۃ النساء پڑھنا شروع کردی۔ یہاں تک کہ میں اس آیت پر آیا:

فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍۢ بِشَهِيْدٍ وَّ جِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا

(سورۃ النساء: ٤١)

"اس وقت کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت سے ایک گروہ لائیں گے اور تم کو ان سب پر گواہ بنا کر لائیں گے"۔

آواز آئی عبداللہ بس کرو۔ میں نے نگاہ اٹھا کر دیکھا تو آپ کی دونوں آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ (بخاری و مسلم)

قرآن کا نزول آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک پر ہوا۔ احساس ذمہ داری اور احساسِ مسئولیت کی شدّت میں دل کی خشیت نے چہرہ مبارک کو نمناک کردیا اور دل کے بوجھ نے چہرہ مبارک پر آنسو رواں کردیئے۔ ہمیں بھی احساس و فکرمندی کی یہ کیفیات خود پر طاری کرتے ہوئے قرآن کو پڑھنا چاہیے۔

اصحابؓ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقِ تعلیم:

آیئے اب ان صحابہ کرامؓ سے پوچھیں جو بلا شبہ مربی اعظم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
کے براہ راست زیر تربیت قرآن کی روح سے آشنا ہو رہے تھے۔ قرآن کے اصل مطالب وہی جانتے تھے جن پر سب سے پہلے قرآن اترا اور جنہوں نے براہ راست صاحب کتاب سے اس کے مطالب سمجھے اور اپنی آنکھوں سے اس پر عمل کا طریقہ دیکھا۔

تو آیئے پھر ہم بھی صحابہ کرامؓ کی زندگیوں میں اُن کے مطالعۂ قرآن تعلقِ قرآن اور عملِ قرآن کی شان دیکھیں۔

صحابہ کرام نے قرآن سے اکتساب فیض کا جو طریقہ اختیار کیا تھا ہم اپنا اور اپنے حلقۂ درس کا جائزہ لے کر دیکھیں کہ آیا ہمارے ہاں ایسا ہی طریقہ تعلیم رائج ہے؟ صحابہ کرامؓ تو قرآن پاک کی تلاوت اور اس میں تدبر اس غرض کے لئے نہیں کرتے تھے کہ وہ اپنی معلومات کو بڑھائیں یا ادبی ذوق کو تسکین دیں یا ذہنی تفریح کا سامان مہیا کریں۔ کوئی ایک صحابیؓ ایسے نہ تھے جو کبھی بھی اس غرض کے لئے قران سیکھتے کہ اپنی معلومات عامہ کا دائرہ وسیع کرنا چاہتے ہیں یا کسی بھی پہلو سے اپنی علمی کسر کو پورا کرنا چاہتے ہیں یا یہ کہ درس دینے کے لئے مواد مل جائے الفاظ مل جائیں۔ نکات مل جائیں۔ بلکہ وہ قرآن کی طرف اس لئے رجوع کرتے تھے تا کہ وہ یہ معلوم کریں کہ ان کی انفرادی زندگی کے بارے میں مالک الملک نے کیا ہدایات دی ہیں؟ جس معاشرے کے اندر وہ سانس لے رہے ہیں اس کی اجتماعی زندگی کے لئے کیا احکام ہیں؟ اس مخصوص نظام حیات کے بارے میں جس کا وہ اور ان کی جماعت علمبردار ہے۔ پروردگار عالم کی طرف سے کیا تفصیلات دی گئی ہیں؟ اس برگزیدہ جماعت کا ہر فرد میدان جنگ میں لڑنے والے سپاہی کی مانند اللہ کے احکامات موصول ہوتے ہی ان پر بلا چوں چرا کار بند ہو جاتا تھا۔

- وہ ایک ہی نشست میں قرآن حکیم کی کئی سورتیں نہیں پڑھ ڈالتے تھے۔ انہیں احساس تھا کہ اس طرح ان کے کندھوں پر یکدم بہت سے فرائض اور ذمہ داریوں کا بوجھ آن پڑے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گا۔ وہ زیادہ سے زیادہ دس آیات کی تلاوت کرتے تھیں حفظ کرتے ان کو عملی زندگی پر نافذ کرتے اس طریقہ تعلیم کی تفصیل حضرت عبداللہ بن سعدؓ کی ایک روایت سے ملتی ہے ''اس اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ کتاب اللہ کی کوئی آیت ایسی نہیں کہ میں نہ جانتا ہوں کہ یہ کس کے بارے میں نازل ہوئی اور کہاں نازل ہوئی۔ میں اگر جانتا کہ کتاب اللہ کے علم میں کوئی مجھ سے زیادہ ہے اور میں وہاں تک کسی طرح پہنچ بھی سکتا ہوں تو میں ضرور اس کی شاگردی میں خود کو پیش کرتا۔ آپؓ یہ بھی فرماتے ہیں۔ ''جب تک ہم میں سے ہر شخص دس آیتوں کا پورا مطلب نہ جان لیتا اور اس پر عمل نہ کر لیتا تو گیارھویں آیت نہیں پڑھتا تھا''۔

- حضرت عبداللہ بن سلمٰی تابعی فرماتے ہیں۔ ''ہم نے جن سے قرآن سیکھا وہ ہم سے فرمایا کرتے تھے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پڑھا۔ جب تک دس آیتوں کا علم و عمل حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ سیکھ لیتے آگے نہیں بڑھتے تھے(۱)''۔ غرض یہ کہ صحابہ کرامؓ علم اور قرآن پر عمل دونوں کو ساتھ ساتھ سیکھتے تھے۔ عام صحابہؓ کا حال یہ تھا کہ ان میں سے کسی نے ایک سورۃ سیکھی ہوئی ہوتی تھی۔ کسی نے دو کسی نے چار شاید کسی کو چند آیات آتیں باوجود اس کے کہ عرب نہایت کمال کے حافظے رکھنے والی قوم تھی اور یہ بات بھی مشہور ہے کہ عربوں کو دیوان کے دیوان زبانی یاد ہوتے تھے۔
- صحابہؓ قرآن پاک کے مزید حصوں کی جانب بڑھنے سے پہلے یہ دیکھنا ضروری جانتے تھے کہ قرآن کے وہ حصے جو انہوں نے حاصل کر رکھے ہیں ان کے اندر وہ کتنا گہرا گئے ہیں؟ قرآن کے ان حصوں نے ان کے اندر کتنا تلاطم برپا کیا ہے؟ قرآن کے ان اجزاء کے حوالے سے جو ''عمل'' مطلوب ہے۔ خصوصاً قلب کا جو عمل درکار ہے۔ وہ

۱۔ تفسیر ابن کثیر جلد اوّل مقدمہ ص ۱۸، ترجمہ مولانا جونا گڑھی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہاں تک ان سے ہو سکا ہے"۔ یوں قرآن پاک کی ایک ہی سورۃ پر وہ برس کے برس لگا دیتے۔(۱)

قلب کے عمل سے مراد یہ ہے کہ قرآن پاک کے ان حصوں نے ان کے دلوں میں عزم پیدا کر دیا ہے؟ انہیں فیصلہ کی قوت عطا کر دی ہے' عمل قرآن کے شوق اور تڑپ نے ان کے اندر مسابقت کا سماں پیدا کر دیا ہے؟

صحابہؓ کا تعلق بالقرآن

"صحابہ کرامؓ کے تعلق قرآن کی شان یہ تھی کہ ان کے مربی ومزکی سرورکائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ارادۃً صرف ایک ہی چشمہ سے اکتسابِ فیض کرنے پر محدود رکھا اور وہ سرچشمہ ہدایت تھا قرآن پاک۔ آپ گا منشاء یہ تھا کہ اس جماعت اوّل کے دل صرف اللہ کی کتاب ہی کے لئے خالص ہو جائیں اور اسی کے پیش کردہ نظام حیات کے مطابق وہ اپنے حالات کی اصلاح کریں اسی لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز یہ دیکھ کر غضب ناک ہوئے کہ عمرؓ قرآن کی بجائے ایک دوسرے ماخذ کی طرف مائل ہیں۔ آپؐ نے فرمایا! خدا کی قسم! اگر موسیٰ بھی آج تمہارے اندر موجود ہوتے تو میری ہی اطاعت کرتے۔ دراصل رسول اللہ ایک ایسی لاثانی نسل تیار کرنا چاہتے تھے جس کا دل ودماغ نہایت پاکیزہ اور مطہر ہو جس کا احساس وشعور انتہائی صاف وشفاف ہو۔ اور جس کی تعمیر میں قرآن کے طریقۂ تربیت وتعلیم کے سوا کسی دوسرے طریقہ کو دخل نہ ہو۔ بعد کی نسلوں اور اسلام کی پہلی یکتا وممتاز جمعیت میں جو نمایاں اختلاف نظر آتا ہے اس کی بنیادی وجہ یہی ہے کہ بعد میں اسلام کے اولین منبع رشد وہدایت میں ان مختلف ماخذ اور گوناگوں چشموں کا اختلاط ہو گیا۔ جبکہ جس چشمہ سے صحابہ کرامؓ نے اسلام کا فہم حاصل کیا وہ صرف قرآن مجید تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث اور تعلیمات اس چشمے سے پھوٹنے والے سوتے تھے۔ صحابہ کرامؓ اس سرچشمۂ ہدایت

۱۔ سہ ماہی پرچہ ایقاظ جولائی ۲۰۱۰ء

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے سیراب ہوتے یہی وہ سانچہ تھا جس میں وہ اپنی زندگیوں کو ڈھالتے تھے۔ اسی سے وہ اکتسابِ فیض کرتے''۔(۱)

آپ کے زیرِ تربیت صحابہ کرامؓ کے دل میں قرآن کی قدر و قیمت کتنی زیادہ تھی حضرت حسنؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص حضرت عمرؓ کے دروازے پر بہت زیادہ آیا کرتا تھا حضرت عمرؓ نے کہا ''جاؤ اللہ کی کتاب سیکھو'' چنانچہ وہ چلا گیا اس کے بعد کئی دن تک وہ حضرت عمرؓ کو نظر نہیں آیا۔ پھر اُس سے حضرت عمرؓ کی ملاقات ہوئی تو حضرت عمرؓ نے نہ آنے پر خفگی کا اظہار کیا تو کہنے لگا۔ ''مجھے اللہ کی کتاب میں وہ کچھ مل گیا ہے جس کے بعد عمرؓ کے دروازے کی ضرورت نہیں رہی''۔

- حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے۔ ''قرآن اللہ کا دستر خوان ہے۔ جو آدمی اسے جتنا زیادہ سیکھ سکتا ہے سیکھے۔
- حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا طریقہ یہ تھا کہ آدمی کو ایک آیت پڑھاتے اور فرماتے جتنی چیزوں پر سورج کی روشنی پڑتی ہے یا روئے زمین پر جتنی چیزیں ہیں یہ آیت ان سب سے بہتر ہے۔
- ایک اور روایت میں ہے کہ جب صبح ہوتی تو لوگ حضرت ابن مسعودؓ کے پاس ان کے گھر آجاتے اور ان سے فرماتے ''سب اپنی جگہ بیٹھ جائیں پھر ان لوگوں کے پاس سے گزرتے جنہیں قرآن پڑھا رہے ہوتے تو ان سے فرماتے ''اے فلاں! تم کون سی سورۃ تک پہنچے ہو؟ تو وہ اس سورۃ کی آیت بتاتا۔ تو پھر یہ اس سے آگے والی آیت پڑھاتے اور فرماتے۔ ''اس آیت کو سیکھ لو۔ یہ تمہارے لئے ان تمام چیزوں سے بہتر ہے جو زمین و آسمان کے درمیان ہیں اور یہ بھی فرماتے۔ ''کسی کاغذ پر صرف ایک

۱۔ جادہ و منزل از سید قطب ص ۸۱

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آیت لکھی ہو تو اسے دیکھنا بھی دنیا مافیہا سے بہتر ہے۔ پھر دوسری آیت پڑھاتے اور یہی ارشاد فرماتے اور ان سب لوگوں کو یہی بات کہتے۔

- حضرت عکرمہؓ کے بارے میں یہ بیان کیا جاتا ہے کہ ایمان لانے کے بعد دن رات قرآن مجید کی تلاوت میں مشغول رہتے قران مجید اپنے چہرے پر رکھ لیتے اور فرماتے ''میرے رب کی کتاب میرے رب کا کلام اور پھر خشیت الٰہی سے رونے لگتے۔
- حضرت ابو امامہؓ فرماتے ہیں۔ ''ایک آدمی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر عرض کیا یا رسول اللہؐ! میں نے فلاں قبیلے کا حصہ خریدا ہے۔ تو مجھے اس میں اتنا اور اتنا نفع ہوا ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ ''کیا میں تمہیں اس سے زیادہ نفع کی صورت نہ بتادوں؟ اس نے کہا ''کیا اس سے زیادہ بھی نفع ہوسکتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: ''آدمی دس آیتیں سیکھ لے تو اسے اس سے زیادہ نفع مل جائے گا۔ چنانچہ وہ آدمی گیا اس نے دس آیتیں سیکھیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو آکر اطلاع دی۔
- حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ''اپنی آنکھوں کو بھی عبادت میں سے اس کا حصہ دیا کرو''۔ صحابہؓ نے دریافت فرمایا۔ ''عبادت میں سے آنکھوں کا حصہ کیا ہے؟ فرمایا: ''قرآن کریم کو دیکھنا اس پر غور وفکر کرنا اور اس کے مضامین سے عبرت حاصل کرنا۔ (ترمذی)
- مجاہدؒ کہتے تھے: مخلوق میں اللہ تعالیٰ کو سب سے محبوب وہ شخص ہے جو قرآن کا سب سے زیادہ علم رکھتا ہو۔
- حضرت حسنؒ فرماتے ہیں۔ ''خدا کی قسم! اللہ تعالیٰ نے کوئی آیت ایسی نازل نہیں کی جس کے مقصد نزول اور معانی کے جاننے کو وہ محبوب نہ رکھتا ہو''۔
- اس بات کا اندازہ لگانے کے لیے کہ علمائے سلف کے ہاں بھی قرآن مجید کی کس درجہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہمیت تھی اس بات سے لگائیے کہ شعبیؒ کہتے ہیں کہ مسروق نے ایک آیت کی تفسیر معلوم کرنے کے لئے بصرہ کا سفر کیا۔ وہاں پہنچنے پر انہیں پتہ چلا کہ وہ شخص جو اس آیت کی تفسیر جانتا تھا وہ تو شام چلا گیا ہے تو پھر انہوں نے شام کا رخ کیا۔

یہ سب باتیں ہم سے بھی تو کچھ کہہ رہی ہیں۔ مسلمان کی زندگی بالخصوص قرآن پاک کا درس دینے والوں کی زندگی میں کوئی دن ایسا تو نہیں آتا کہ جس دن انہوں نے ایک بار بھی قرآن کریم کی زیارت نہ کی ہو تو اس دن پر افسوس حضرت ابوموسیٰؓ فرماتے تھے۔ کہ مجھے اس بات سے حیا آتی ہے کہ میں نے کسی روز اپنے رب سے باندھے جانے والے عہد کی کم از کم ایک بار بھی زیارت نہ کی ہو۔

صحابہؓ کا عمل بالقرآن

صحابہؓ کا عمل بالقرآن ''چند آیات کی تفسیر عمل صحابہؓ کے آئینہ میں'' کتاب از مریم خنساء میں سے یہ چند واقعات بھی پڑھ لیجیے جو یہ بتانے کو کافی ہیں کہ صحابہؓ قرآن کو صرف اور صرف عمل ہی کی غرض سے پڑھتے تھے۔

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَ هُمْ فِيْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْن (سورۃ الانبیاء آیت ۱)

لوگوں کے حساب کا وقت قریب آ گیا ہے اور وہ ہیں کہ غفلت میں منہ موڑے ہوئے ہیں۔

عامر بن ربیعہؓ کے پاس عرب کا ایک آدمی ٹھہرا۔ عامرؓ نے اس کی بہت تواضع کی اور اس کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بات بھی کی۔ چند روز بعد وہ آدمی عامر کے پاس دوبارہ آیا کہنے لگا۔'' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک وادی لی ہے۔ عرب میں کوئی وادی اس سے افضل نہیں۔ میرا ارادہ ہے کہ اس میں سے ایک قطعۂ زمین میں آپ کو بھی دے دوں جو آپ کی اور آپ کے بعد والوں کی ملکیت ہو جائے۔ عامرؓ نے فرمایا۔ مجھے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمہاری جاگیر کی ضرورت نہیں ہے۔ ایک ایسی سورت اتری ہے جس نے مجھے دنیا سے غافل کر دیا ہے۔ پھر آپ نے مذکورہ بالا آیت تلاوت فرمائی۔

- لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْ ؛ (آل عمران' آیت۔۹۲)

تم نیکی کو اس وقت تک نہیں پہنچ سکتے جب تک وہ چیز خرچ نہ کرو جو تمہیں محبوب ہو۔

عبداللہ بن عمرؓ جنہیں آٹھ برس سورۃ بقرہ پڑھنے میں لگے ہیں۔ بیماری کے بعد صحت یاب ہوئے۔ مچھلی کی فرمائش کی۔ مچھلی کئی دن بازار سے تلاش کے بعد ملی۔ بیوی نے محنت سے تیار کی۔ ابھی کھانا سامنے رکھا ہی تھا کہ سائل آ گیا۔ فرمایا سائل کو دے دو۔ بیوی نے کہا اس کے بقدر قیمت دے دیں۔ کہنے لگے تم نے اچھی بات یاد دلائی۔ سائل کو قیمت بھی دے دی اور مچھلی بھی۔ بیوی نے کہا سائل کو قیمت دے دی تھی لیکن مچھلی تو کھا لیتے کہنے لگے حکم تو یہی ہے۔ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ۔

- عبداللہ بن عمرؓ ایک بار سفر میں تھے۔ اونٹنی کی چال پسند آ گئی۔ اتر گئے۔ اپنے غلام نافع سے کہا قربانی کے جانوروں میں داخل کر دو۔

- عبداللہ بن عمرؓ کو شکر بہت پسند تھی۔ خرید کر غریبوں میں تقسیم کی۔ ایک غلام نے کہا شکر کی بجائے کھانا دیا جائے تو غریبوں کو زیادہ فائدہ ہوگا۔ کہنے لگے بات تو ٹھیک ہے۔ لیکن حکم یہی ہے' پھر وہی آیت پڑھی۔

- ایک بار کہنے لگے میں نے اس آیت کی تلاوت کرتے ہوئے سوچا تو مجھے کوئی چیز اپنی ایک کنیز سے زیادہ پیاری نہ تھی۔ میں نے اسے اللہ کی راہ میں آزاد کرا دیا اور اب تک میرے دل میں اس کے لئے ایسی محبت ہے کہ اگر کسی چیز کو اللہ کی راہ میں دے دینے کے بعد لوٹانا جائز ہوتا تو میں کم از کم اس سے نکاح کر لیتا۔

- حیات صحابہ میں ابن سلیم سے ابو ذر غفاریؓ کا واقعہ مذکور ہے کہ وہ ایک گاؤں میں مقیم

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے۔ میں نے درخواست کی کہ میں آپ کے پاس رہ کر آپ سے فیضیاب ہونا چاہتا ہوں۔ آپ کا چرواہا عمر رسیدہ ہے۔ میں اس کی مدد کروں گا۔ فرمایا رہنے کی ایک شرط ہے۔ شرط یہ ہے کہ جب میں کوئی چیز کسی کو دینے کے لئے مانگوں تو سب سے عمدہ چھانٹ کر دو۔ شرط منظور کر لی' ابوذر غفاریؓ کو اطلاع ملی کہ گھاٹ پر رہنے والے لوگوں کو کھانے پینے میں تنگی ہے۔ مجھ سے فرمایا۔ میرے اونٹوں میں سے ایک اونٹ لاؤ۔ میں اونٹنیوں میں سے بہترین اونٹنی لے آیا ہوں۔ نر اونٹ صرف ایک ہے۔ آئندہ نسل کے لئے اسے چھوڑ دیا۔ کہنے لگے تم نے اسے کیوں چھوڑا تم اپنا وعدہ اتنی جلدی بھول گئے۔ میں نے کہا آپ کی ضرورت کے خیال سے اسے چھوڑا۔ سب مادہ اونٹنیوں میں یہ واحد نر اونٹ تھا۔ کہنے لگے میں تمہیں اپنی ضرورت کا وقت بتاؤں۔ میری ضرورت کا وقت وہ ہے جب میں قبر کے گڑھے میں اتارا جاؤں گا۔ وہ میری محتاجی کا دن ہوگا اور اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ کا منشاء تو یہی ہے کہ جو پسند ہے وہ راہ حق میں دو''(۱)

تو گویا قرآن کا مطالعہ اس طرح کرنا ہے کہ ہر آیت سوچ کا حصہ بن جائے۔ ہر آیت عمل میں رواں دواں ہو جائے۔ معلوم ہوا کہ قرآن کے مطالعہ کا مقصود صرف ایک ہے اور وہ یہ ہے کہ قرآن پر عمل کرنا ہے۔

- عبداللہ بن عباسؓ کہا کرتے تھے کہ'' میں القارعۃ اور القدر جیسی چھوٹی چھوٹی سورتوں کو سوچ سمجھ پر پڑھنا اس سے بہتر سمجھتا ہوں کہ البقرہ اور آل عمران فرفر پڑھ جاؤں''۔
- عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی ایک روایت بھی'' قرآن کیسے پڑھوں'' کی وضاحت کرتی ہے فرمایا:'' تم تین مواقع پر اپنے قلب کا جائزہ لو' قرآن سننے کے وقت' ذکر کی مجلسوں میں' تنہائی کے اوقات میں اگر تینوں موقعوں پر اپنے پہلو میں دل نہ پاؤ۔ (یعنی ان چیزوں میں تمہارا دل نہ لگے اور خدا کی طرف متوجہ نہ ہو تو اللہ سے درخواست کرو کہ وہ تمہیں دل

۱۔ چند آیات کی تفسیر عملِ صحابہؓ کے آئینہ میں از مریم خنساء

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرحمت فرمائے اس لئے کہ تمہارے پاس دل نہیں ہے"۔

تابعین وتبع تابعین کا حال:

- حسن بصریؒ کہا کرتے تھے اسلاف کو پورا یقین تھا کہ قرآن خدا کا فرمان ہے وہ راتوں کو غور وفکر کرتے اس پر عمل کرتے مگر تم لوگوں کا حال ایسا ہوگیا ہے کہ بس اس کے الفاظ پڑھتے ہو حروف کی زیر زبر درست کرتے ہو اور رہا عمل تو اس میں انتہائی سست اور کوتاہ ہو۔
- "لِکُلّ امرِیٍ مانویٰ"۔ آدمی کے لئے وہی کچھ ہے جس کی اس نے نیت کی ہے کے اصول کے مطابق صرف اور صرف عمل کی نیت سے اسے پڑھیں گے تو ہدایت پائیں گے۔ اگر طلب عمل کے سوا کسی دوسری غرض سے قرآن پڑھا تو نہ صرف یہ کہ قرآن کے فیض سے محروم رہ جائیں گے بلکہ اندیشہ اس بات کا ہے کہ قرآن پاک سے جتنا دور ہم اب تک رہے ہیں اس سے کہیں زیادہ دور نہ ہٹ جائیں۔

امام غزالیؒ نے اپنی تصنیف "احیائے علوم الدین" میں ایک شخص کا تذکرہ اس طرح کیا:

"میں نے قرآن کی تلاوت کی لیکن اس میں مٹھاس نہیں پائی۔ پھر میں نے اسے اس طرح سے پڑھا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے اپنے صحابہؓ کو سنا رہے ہوں۔ پھر ایک قدم آگے بڑھا اور اس طرح سے پڑھا جیسے کہ میں اسے جبرئیل امین سے سن رہا ہوں جبکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن سناتے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک قدم اور آگے بڑھا دیا۔ اور میں نے اس طرح سے اس کی تلاوت کی جیسے کہ میں اسے خود بولنے والے سے سن رہا ہوں"۔(۱)

- قرآن سے ہم کیا حاصل کرتے ہیں اس کا انحصار اس پر ہے کہ ہم اس کے پاس کس لئے آتے ہیں۔ مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی نے فرمایا۔"قرآن تو خیر کا سرچشمہ ہے۔

۱۔ احیائے علوم الدین از امام غزالی ص ۱۰

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جتنی اور جیسی خیر تم اس سے مانگو گے یہ تمہیں دے گا۔ تم اس سے محض جن بھوت بھگانا اور کھانسی بخار کا علاج اور مقدمہ کی کامیابی اور نوکری کا حصول اور ایسی ہی چھوٹی ذلیل وبے حقیقت چیزیں مانگو گے تو وہ بھی ملے گی اور اگر عرش الٰہی کے قریب پہنچنا چاہو گے تو یہ تمہیں وہاں بھی پہنچا دے گا۔ یہ تمہارے اپنے ظرف کی بات ہے کہ سمندر سے پانی کی دو بوندیں مانگتے ہو ورنہ سمندر تو دریا بخشنے کے لئے بھی تیار ہے''۔(۱)

- قرآن پڑھنے سے پہلے تفہیم القرآن میں ''مقدمہ تفہیم القرآن'' کا مطالعہ بھی آپ کی فکر ونظر میں وسعت پیدا کر دے گا۔ اور آپ کو اس قابل بھی بنائے گا کہ آپ قرآن کی اصل روح پر متوجہ رہ سکیں۔ ''مقدمہ تفہیم القرآن'' میں قرآن فہمی کے لئے یہ بنیادی اصول بھی بتایا گیا ہے کہ ہم قرآن پڑھنے سے پہلے اپنے ذہن کے پہلے سے قائم کئے ہوئے تصورات اعتقادات اور نظریات سے ذہن کو خالی کر لیں۔ ورنہ اگر ہم چند مخصوص قسم کے خیالات ذہن میں لے کر اس کتاب کو پڑھیں گے تو اس کی سطروں کے درمیان اپنے ہی خیالات پڑھتے جائیں گے اور قرآن کی ہوا تک ہمیں نہیں لگے گی۔ معاذ اللہ۔

- دوران مطالعۂ قرآن سب سے زیادہ جس فرد سے ہمیں دلچسپی ہو وہ ہماری اپنی ذات ہو۔ علامہ اقبالؒ کے والد صاحب نے انہیں یہی تاکید کی تھی کہ اقبال جب تم قرآن پڑھو تو یہ محسوس کرو کہ قرآن تم پر نازل ہو رہا ہے۔

۱۔ خطبات از سید مودودی حصہ اوّل ص ۴۶

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب سوم

قرآن سے وابستہ کرنا کیوں اور کیسے؟
چند عملی نمونے وتجاویز

- کیا آپ خیرامت میں شامل ہیں؟
- اللہ تعالیٰ کی اور لعنت کرنے والوں کی لعنت کس پر؟
- آپ بھی تو حق کے گواہ ہیں
- قرآن مجید سے جوڑنا بھی تو آپ سب کی ذمہ داری ہے
- قرآن سے وابستہ کرنے کے چند عملی نمونے اور تجاویز

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ (آل عمران۔ ۱۱۰)

تم وہ بہترین امت ہو جسے لوگوں کی خدمت و ہدایت کے لیے برپا کیا گیا ہے تم نیکی کا حکم دیتے ہو اور بدی سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہیں۔

کیا یہ خطاب آپ سے نہیں ہے؟ خیر امۃ کہہ کر کیا کسی خاص دینی جماعت کو متعین کر کے اس کے ذمہ دعوت الی اللہ کا فریضہ سپرد کیا جا رہا ہے؟ خیر امۃ میں کیا صرف علماء کرام اور مولانا حضرات ہی شامل ہیں یا پھر اس میں مخاطب امۃ مسلمۃ کا ایک ایک فرد ہے مرد ہو یا عورت اسکی بھی تخصیص نہیں۔ جس نے کلمہ طیبہ کا اقرار کر لیا ہے وہ خیر امۃ میں شامل ہے جسے اخرجت للناس کہہ کر اسکے اعلیٰ و ارفع با مقصد وجود کا شعور دیا گیا ہے۔ کائنات کی اسٹیج پر اسے جس امتیازی ڈیوٹی پر متعین کیا گیا وہ تامرون بالمعروف و تنھون عن المنکر ہے۔ تم نیکیوں کو بالفعل قائم کرو گے اور منکر کو جڑ سے اکھاڑ پھینکو گے۔

اس اعلیٰ و اشرف اور ممتاز گروہِ مسلم کو اس عظیم فرض منصبی کی رہنمائی آخر کہاں سے ملے گی؟ اس کے پاس سرچشمۂ ہدایت اللہ تعالیٰ کی کتاب پاک ہے۔ فرض صرف اتنا ہی نہیں ہے کہ اللہ کی کتاب کو پڑھا جائے۔ سمجھ لیا جائے عمل میں لایا جائے۔ بلکہ اس کتاب پاک کو پھیلانا اسکے سائے میں لوگوں کو لانا۔ اسکی روشنی میں لوگوں کو چلانا بھی فرض منصبی میں شامل ہے۔ کل دنیا کی امامت پر بنی اسرائیل فائز تھے قرآن پاک میں ان کے اس جرم عظیم کی داستان اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس لیے سنائی ہے کہ آج دنیا کی اسٹیج پر خیر امۃ کے فرائض انجام دینے پر چونکہ تم مکلف ہو اس لیے یہ بات توجہ سے سنو۔

اللہ تعالیٰ اور لعنت کرنے والوں کی لعنت کس پر؟

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا بَيَّنّٰهُ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لِلنَّاسِ فِی الْکِتٰبِ اُولٰٓئِکَ یَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَ یَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ ○ اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا وَ اَصْلَحُوْا وَ بَیَّنُوْا فَاُولٰٓئِکَ اَتُوْبُ عَلَیْهِمْ وَ اَنَا التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ(البقرة: ۱٦۰)

جو لوگ ہماری نازل کی ہوئی روشن تعلیمات اور ہدایات کو چھپاتے ہیں، دراں حال یہ کہ ہم انہیں سب انسانوں کی رہنمائی کے لیے اپنی کتاب میں بیان کر چکے ہیں یقین جانو کہ اللہ بھی ان پر لعنت کرتا ہے اور تمام لعنت کرنے والے بھی لعنت بھیجتے ہیں البتہ جو لوگ اس روش سے باز آ جائیں اور اپنے طرز عمل کی اصلاح کر لیں اور جو کچھ وہ چھپاتے ہیں اسے بیان کرنے لگیں تو ان کو میں معاف کر دوں گا۔

معلوم ہوا کہ قرآن پاک پر عمل کرنا ہی واجب نہیں ہے بلکہ اس کی تعلیمات کی اشاعت بھی لازما کی جائے گی۔ جو قوم بھی اللہ کے رسول ﷺ کی لائی ہوئی کتاب کی تعلیمات کو عام نہیں کرتی اس پر اللہ کا غضب ٹوٹتا ہے۔

وَ اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ لَتُبَیِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَ لَا تَکْتُمُوْنَهٗ فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ وَ اشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِیْلًا فَبِئْسَ مَا یَشْتَرُوْنَ

(سورة آل عمران۔۱۸۷)

''اہل کتاب کو وہ عہد بھی یاد دلاؤ جو اللہ نے ان سے لیا تھا کہ تمہیں کتاب کی تعلیمات کو لوگوں میں پھیلانا ہوگا اور انہیں پوشیدہ نہیں رکھنا ہوگا۔ مگر انہوں نے اس کتاب کو پس پشت ڈال دیا اور تھوڑی قیمت پر بیچ ڈالا۔ کتنا برا کاروبار ہے جو یہ لوگ کر رہے ہیں''۔

کیا وہ جرم عظیم جس پر اہل کتاب کو سرزنش کی جا رہی ہے اس میں مبتلا آج کا مسلمان

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہے؟ حضرت موسیٰ علیہ اسلام کی تقریر جس کا ذکر بائبل میں آیا ہے اس میں وہ بار بار بنی اسرائیل سے عہد لیتے ہیں کہ جو احکام میں نے تمہیں پہنچائے ہیں انہیں اپنے دل میں نقش کرنا، اپنی آئندہ نسلوں کو سکھانا۔ گھر بیٹھے اور راہ چلتے اور اٹھتے ہر وقت ان کا چرچا کرنا، اپنے گھر کی چوکھٹوں پر اور اپنے پھاٹکوں پر ان کو لکھ دینا۔ تو پھر کیا ہمارے حضور ﷺ جو اللہ کی کتاب لائے اس میں ہمارے سپرد کوئی ذمہ داری نہیں کی گئی تھی؟

آپ بھی تو حق کے گواہ ہیں

وَ كَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَ يَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا (البقرة: ۱۴۳)

"اور اسی طرح ہم نے تمہیں ایک امت وسط بنایا ہے تا کہ تم دنیا کے لوگوں پر گواہ ہو اور رسول ﷺ تم پر گواہ ہو"۔ غور کیجئے کہ ہم قرآن پاک کے معاملے میں کس قدر ذمہ دار ٹھرائے گئے ہیں۔ آخرت میں جب پوری نوع انسانی کا اکھٹا حساب لیا جائے گا۔ تو اس وقت آپ کو بھی مجھے بھی ہمارے آباو اجداد کو بھی اور ہماری نسلوں کو بھی رسول اللہ ﷺ کے قائم مقام ہونے کی حیثیت سے عام انسانوں پر گواہ کی حیثیت سے اٹھنا ہوگا۔ اور یہ گواہی دینی ہوگی کہ رسول ﷺ نے جو کچھ پہنچایا تھا وہ تم نے عام انسانوں تک پہنچانے میں اور جو کچھ رسول ﷺ نے تمہیں دکھایا تھا وہ تم نے انہیں دکھانے میں اپنی حد تک کوتاہی نہیں کی۔

اور یہ گواہی حد درجہ حسّاس اس لحاظ سے بھی ہے کہ عام انسان تو ہمارے خلاف بعد میں جرح کریں گے وہ جنہیں ہم جان وجگر کے ٹکڑے کہتے ہیں وہ ہمارے اپنے بچے وہ ہمارے عزیز ترین رشتے ہمارے اپنے احباب سب دامن گرفتہ ہوں گے (معاذ اللہ) تو پھر اس روز کیا حال ہوگا۔ فَمَا لَهٗ مِنْ قُوَّةٍ وَّلَا نَاصِرٍ (سورة الطارق: ۱۰) نہ کوئی قوت ہوگی جو اللہ کے حضور ہمیں پکڑنے سے بچا سکے گی نہ ہی ہمارا کوئی ایسا غمخوار و مددگار ہوگا۔ ایک طرف اللہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعالیٰ کی کتاب میں اتنی واضح وعید اور دوسری طرف قرآن پاک سے ہماری بے توجہی عدم دلچسپی اور بے تعلقی کا یہ عالم۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایک لحہ کی تاخیر کئے بغیر دعوت الی القرآن کی توفیق سے نوازے تا کہ ہم اس نقصان عظیم کے ازالہ کی کوئی صورت نکال سکیں۔

قرآن مجید سے جوڑنا بھی تو آپ سب کی ذمہ داری ہے:

اب جبکہ ہم پر پوری طرح سے یہ بات واضح ہے کہ قرآن پاک سے انسانیت کو جوڑنا یہ ہماری ذمہ داری ہے بدنصیبی یہ ہے کہ خود امت مسلمہ کا کثیر طبقہ ایسا ہے کہ قرآن پاک سے رشتہ بالکل منقطع ہو چکا ہے۔ اور ہماری بدبختی تو یہ بھی ہے کہ خود ہمارے گھروں کے اندر ہمارے اپنے خاندان و برادری کے دائرہ میں' اپنے حلقہ یاراں میں قرآن سے مکمل دوری ہے۔''اقرب فالا قرب'' کا یہ عین تقاضا ہے کہ ہم اپنی توجہات کو اس ایک ایجنڈے پر مرتکز کردیں کہ ایک ایک فرد کو قرآن پاک سے جوڑنا ہے قرآن پاک کے پیغام کو پھیلانے اور قرآن پاک سے ہر فرد کو جوڑنے کی صرف یہی ایک صورت تو نہیں ہے کہ ہم درس قرآن ہی کے ذریعے قرآن کی دعوت دیں۔ ہم اگر اپنے اندر درس قرآن دینے کی صلاحیت نہیں پاتے تو کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ قرآن پاک سے اپنی نسل کو جوڑنے کا فرض بھی ہم پر سے ساقط ہو گیا ہے؟ ہرگز نہیں ذیل میں چند تجاویز بطور مشورہ پیش خدمت ہیں۔

قرآن مجید سے وابستہ کرنا.......... چند عملی نمونے و تجاویز

ذیل میں چند عملی نمونے و تجاویز بطور مثال و مشورہ پیش خدمت ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے کچھ بھی بعید نہیں کہ ان تجاویز پر عمل قرآن مجید سے رشتہ قائم کرنے میں موثر ثابت ہو جائے۔

بحیثیت ماں ہم اپنے بچوں کو جس چیز سے چاہیں اور جس انسان سے چاہیں جوڑنے کی خوب مہارت رکھتے ہیں جوڑنے توڑنے کے فن میں باپ سے کہیں زیادہ ماں ہی تو ماہر ہوتی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے تو پھر ہم اپنے اس فطری فن کو قرآن وحدیث سے جوڑنے کے لیے کیوں نہ استعمال کریں۔

ایک نانی جان نے جبکہ ان کی نواسی کی عمر 5 برس اور نواسے کی عمر 3 سال تھی جس انداز سے انہیں قرآن مجید کا تحفہ دیا اور جس طرح سے ان ننھے ننھے دلوں میں قرآن پاک کی محبت' عظمت اور کل اللہ تعالیٰ کے حضور مسئولیت کا احساس اجاگر کیا یقیناً قابل رشک اور قابل تقلید ہے۔ نانی جان بہت دنوں تک تو یہی کہتی رہیں کہ میں تم دونوں کو دنیا کا سب سے قیمتی تحفہ دینے والی ہوں تاکہ میں اللہ تعالیٰ کے پاس جا کر یہ کہہ سکوں کہ وہ بچے جو مجھے دنیا میں سب سے پیارے تھے انہیں میں نے آپ کے حکم پر سب سے قیمتی تحفہ دے دیا ہے بہت انتظار کے بعد آخر وہ مبارک دن بھی آیا نانی جان نے پہلے اپنی نواسی کو بلایا حیرت اور اشتیاق کے عالم میں بڑی مودّب کھڑی اپنی نواسی کے ہاتھ میں قرآن مجید تھمایا اور کہنے لگیں جب تم بڑی ہو گی تو اپنے امی ابو سے کہنا اس سب سے قیمتی کتاب کا حرف حرف تمہیں سمجھا دیں اس پر عمل کرنے کا طریقہ بھی سکھا دیں۔ پھر ننھی نواسی سے وعدہ لیا کہ تم اسے پڑھو گی سمجھو گی عمل کرو گی اور اس کا پیغام عام کرو گی۔ یہ منظر ننھا نواسا جو تین برس کا تھا دروازہ پر کھڑا دیکھتا رہا اسکے ننھے منے پاکیزہ دل پر ایک ہیبت تھی جو طاری ہو گئی اس کے معصوم دل نے بھی محسوس کر لیا کہ یہ کتاب عظیم جو ابھی چند لمحوں بعد نانی جان اس کے سپرد کرنے والی ہیں یہ کتاب دنیا کی عام کتابوں جیسی نہیں دنیا کی سب سے بڑی سب سے اہم کتاب ہے ایک لرزش کے ساتھ وہ بھی آگے بڑھا تو نانی جان نے قرآن مجید اس کے حوالہ کیا۔ مبارک باد کی مستحق ہیں نانی جان کہ اللہ تعالیٰ نے جیتے جی فرض کی طرف ان کو متوجہ رکھا اور قابل رشک ہیں ان کے نواسی نواسہ اللہ تعالیٰ نے جب اس منظر کی تصویر کشی کی ہوگی تو یقیناً وہ کتنا خوش ہوا ہوگا۔ انشاء اللہ۔ عزیز بہنو! کیا یہ کام ہم سب نہیں کر سکتے صرف دل کی توجہ کو اصل پر مرکوز کرنے کی ضرورت ہے۔

- اللہ تعالیٰ والد محترم کے درجات میں ہر آن اضافہ فرمائے۔ (آمین) وطن سے دور

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہتے' سالانہ چھٹیوں میں صرف ایک ماہ کا قیام بچیوں کے ہمراہ ہوتا تو روزانہ قرآن کی کلاس ان کا معمول تھا۔قرآن پاک کی خاص خاص وہ آیات جن کا تعلق بنیادی عقیدہ سے ہوتا ان پر نشان لگواتے۔ ان آیات کو اپنی بچیوں کو حفظ کرنے کے لئے دیتے۔ معنی ومدعا اخذ کرواتے۔نماز کے قیام میں پڑھتے رہنے کی تاکید اور مشق کرواتے۔نماز عصر سے نماز مغرب تک کے دورانیہ کی یہ ایمان افروز کلاسز جو قرآن پاک سے براہ راست رشتہ مضبوط کر رہی تھیں ابھی جاری تھیں کہ ایک روز جب تھوڑی ہی دیر بعد سبق سنانے کا وقت آیا۔ کہ ابا جان اچانک اپنے رب سے جا ملے الحمد للہ اس حال میں کہ اپنی نسل کو قرآن کے راستے پر چھوڑ کر آرہے ہیں۔ ربنا تقبّل منه (آمین) اور ہاں اگر آپ جاننا چاہیں کہ وہ آیات کریمہ کون کون سی تھیں اور ان کو دوران تلاوت اور نماز کے قیام میں کس طرح سے ادا کرنا سکھایا تو یقیناً اس میں آپ کے لئے بھی رہنمائی موجود ہے۔ صرف تین مختلف سورتوں سے منتخب آیات بطور نمونہ پیش خدمت ہیں۔

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ o اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ كَانُوْا يَتَّقُوْنَ o لَهُمُ الْبُشْرٰى فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ فِى الْاٰخِرَةِ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ (سوره یونس: ٦٢ تا ٦٤)

''سنو جو اللہ کے دوست ہیں جو ایمان لائے اور جنہوں نے تقویٰ اختیار کیا ان کے لئے کسی خوف اور کسی رنج کا موقع نہیں ہے۔ دنیا اور آخرت کی دونوں زندگیوں میں ان کے لئے بشارت ہی بشارت ہے۔ اللہ کی باتیں بدل نہیں سکتیں یہی بڑی کامیابی ہے۔

بچیوں نے اسے حفظ کیا تو یہ تاکید بھی کی کہ ان آیات کی جب تلاوت کرو پھر رکنا اپنے رب کی طرف متوجہ ہو کر یہ دعا کرنا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللھم اجعلنا من اولیاء اللّٰہ وارزقنا الفوز العظیم

''اے اللہ ہمیں بھی اللہ کے دوستوں میں شامل کر لے اور ہمیں بھی فوز عظیم سے نواز ے۔

لِلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمُ الْحُسْنٰى وَالَّذِيْنَ لَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهٗ لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّ مِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْحِسَابِ وَ مَاْوٰهُمْ جَهَنَّمُ وَ بِئْسَ الْمِهَادُ (الرعد ـ ۱۸)

''جن لوگوں نے اپنے رب کی دعوت قبول کر لی ان کے لئے بھلائی ہے اور جنہوں نے اسے قبول نہ کیا وہ اگر زمین کی ساری دولت کے بھی مالک ہوں اور اتنی ہی اور فراہم کر لیں تو وہ خدا کی پکڑ سے بچنے کے لئے اس سب کو فدیہ میں دے ڈالنے پر تیار ہو جائیں گے یہ وہ لوگ ہیں جن سے بری طرح حساب لیا جائے گا'' اس آیات کو نماز کے دوران تلاوت کرنے کی تاکید کرتے۔ اور نماز سے باہر جب تلاوت کرو تو کہتے کہ اس کا جواب بھی دو پورے شعور کے ساتھ کہو'' استجیب لربی استجیبُ اے میرے رب میں نے آپ کی دعوت کو قبول کیا ہے۔ میں نے تو اپنے رب کی دعوت قبول کر لی ہے۔

وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ مَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ○ وَ قَالُوْا لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى تِلْكَ اَمَانِيُّهُمْ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○ بَلٰى مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَ هُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗٓ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ وَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ (البقرة: ۱۱۰ تا ۱۱۲)

''نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو۔ تم اپنی عاقبت کے لئے جو بھلائی کما کر بھیجو گے اللہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ہاں اسے موجود پاؤ گے جو کچھ تم کرتے ہو وہ سب اللہ کی نظر میں ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ کوئی شخص جنت میں نہ جائے گا جب تک کہ وہ یہودی نہ ہو یا عیسائی نہ ہو۔ یہ ان کی تمنائیں ہیں ان سے کہو اپنی دلیل پیش کرو اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو (دراصل نہ تمہاری کچھ خصوصیت ہے نہ کسی اور کی) حق یہ ہے کہ جو بھی اپنی ہستی کو اللہ کی اطاعت میں سونپ دے اور عملاً نیک روش پر چلے اس کے لئے اپنے رب کے پاس اس کا اجر ہے اور ایسے لوگوں کے لئے کسی خوف یا رنج کا کوئی موقع نہیں''۔

تو ان آیات کو یاد کروانے نماز میں دھراتے رہنے کی تاکید کی اور پھر تلاوت قرآن کے بعد رک کر یہ الفاظ بھی سکھائے کہ کہو اَسْلَمْتُ وَجْھِیَ لِلّٰہِ اسلمتُ وَجْھِیَ للّٰہ۔ یعنی شعوری طور پر رب کی اس پکار کا یوں جواب دو کہ میں نے تو اپنی ہستی کو اللہ کی اطاعت میں سونپ دیا ہے۔

عزیز بہنو! علی ھذا القیاس آپ بھی تو اس طرز پر اور اس سے بہتر کوشش اپنے بچوں کے دل میں قرآن کی ایک ایک آیت سے محبت پیدا کرنے کی کر سکتی ہیں۔ اور انہیں اس طرف آپ بھی تو متوجہ کر سکتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی ان باتوں کا ہمیں آگے بڑھ کر جواب دینا ہے۔ لبیک اللھم لبیک کا یہ ترانہ حمد دوران تلاوت آخر ہمارے دلوں سے کیوں نہ بلند ہو۔

- ماہنامہ عفت کے جولائی ۲۰۱۰ کے شمارے میں ''کھلتی کلیاں'' میں جو ''ننھے یحیٰی کی آمد کی سچی کہانی سنائی گئی ہے تو وہ بھی تو ننھے منے بچوں کے پاکیزہ دلوں میں قرآن مجید سے محبت کا گہرا تعلق قائم کروانے کے سلسلہ میں ہمارے لئے بطور مثال ہے۔ لیجئے آپ بھی سن لیجئے۔

''عمر سات سال کے ہیں۔ آج جب وہ اسکول سے گھر آئے تو نانی جان نے انہیں ایک خوش خبری سنائی۔ عمر! مبارک ہو آپ کا بھائی آیا ہے۔ نانی جان نے دیکھا کہ عمر نے فوراً وضو کیا اور دو رکعت نفل بطور شکرانہ ادا کئے...... ''اللہ تیرا ہی شکر ہے کہ تو نے ہمیں بھائی جیسی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نعمت عطا فرمائی''۔اور پھر وہ نانی جان کے ہمراہ اپنے بھیا کے استقبال کے لئے ہسپتال پہنچے۔ عمر کے ہمراہ اس کے خالہ زاد بہن بھائی سب تھے۔سبھی بے تاب کہ جلدی سے منے بھائی کو دیکھیں منے بھیا کے استقبال کی تیاری عمر کے خالہ زاد بہن بھائیوں نے بہت پہلے سے کر رکھی تھی اور وہ یہ کہ ننھے منے محمد یحیٰی کو سب ایک ایک تحفہ دیں گے......تحفوں کا آغاز سب سے پہلے منے کے حقیقی بھائی عمر نے کیا۔عمر کی طرف سے بھیا کو تحفہ اس کے کان میں اذان کی شکل میں دیا گیا......''اللہ اکبر'' اللہ اکبر'' عمر کو اگرچہ یہ بتایا گیا کہ منے کے کان میں اذان تو انکے بابا نے دے دی ہے مگر عمر کو شوق تھا کہ اللہ تعالیٰ کی پہچان اللہ تعالیٰ کی بڑائی کا تعارف کروانے کی یہ سعادت ان کو خود ملے......عمر کی اذان کے بعد عمر کے خالہ زاد بہن بھائیوں میں سے سب سے ننھے بھائی جن کی اپنی عمر صرف تین برس کی ہے آگے بڑھے یہ کہتے ہوئے کہ اب میری باری تحفہ دینے کی ہے۔عثمان بھیا آپ کیا تحفہ دیں گے؟ عثمان بولے۔''سورۃ الفاتحہ'' اور پھر اپنی پیاری توتلی زبان میں پوری سورۃ فاتحہ کی تلاوت کا تحفہ پیش کیا۔سارہ آپی جو چار برس کی ہیں بہت صبر سے اپنی باری کی منتظر ہیں......اور پھر محمد یحیٰی کو''لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ'' کلمہ طیبہ کا سب سے قیمتی تحفہ دیا۔قریب ہی عائشہ آپی موجود تھیں ان کی اپنی عمر بھی چھ برس سے زیادہ نہیں ہے۔منے بھیا کے تحفہ کی تیاری بڑی محنت اور بہت شوق سے کی ہے۔ سورۃ النباء بہت دنوں سے حفظ کر رہی تھیں۔آج خوش ہیں کہ سورۃ النباء کی تلاوت کا تحفہ پیش کرنے کا مبارک موقع آ گیا۔آٹھ سالہ آمنہ آپا تو اور بھی خوش ہیں کہ آج وہ منے بھیا کو سورۃ النازعات سنا رہی تھیں۔جسے بطور تحفہ انہوں نے حفظ کیا تھا۔اور اب اپنی باری کے منتظر سعد بھائی آگے بڑھے۔یہ سورۃ النباء کا تحفہ لائے ہیں اور ماریہ باجی نے سورۃ التکویر منے کو گود لیتے ہوئے سنائی۔اور اب آخر میں باری آئی'' محمد یحیٰی'' کی اپنی مُدیٰ جی'' کی جو بہت صبر اور قرار سے اپنی باری کی منتظر تھیں وہ بھی اپنے بھیا کے لیے تحفہ بہت اہتمام سے تیار کر کے لائی تھیں کیا آپ جاننا چاہیں گے؟ تو پھر سنیے ان کا تحفہ تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک بہت ہی پیارے ساتھی حضرت کعب بن مالکؓ کی زندگی کا ایک سچا واقعہ" جو اپنے اندر بہت گہرا سبق رکھتا ہے۔ ھدیٰ باجی کا کہنا ہے کہ وہ اپنے بھیا جان کو اللہ کے دین کے لئے اخلاص، جانثاری اور ایمان میں سب سے اونچا دیکھنا چاہتی ہیں اسی لئے تو انہوں نے اس واقعہ کو بطور تحفہ منتخب کیا، محمد یحییٰ! پیارے بچے جان! آپ کی خوش نصیبی کہ دنیا میں آتے ہی آپ کا یہ کیسا استقبال ہوا۔ نہ جانے "کھلتی کلیوں" میں کتنی کلیاں اب تک اس انداز سے کھلی ہوں گی اور کتنی "کلیاں" اب بے چین ہو کر اپنے بڑے بہن بھائیوں کے گرد جمع ہوں گی کہ ہمیں بھی تو ان قیمتی تحفوں سے مسرور کرو۔

ہاں بولو بچو! آپ کو یہ سب تحفے کیسے لگے۔

کیا آپ نے بھی کبھی اپنے بہن بھائیوں کا ایسا استقبال کیا تھا؟

اور کیا آئندہ آپ بھی ایسے ہی شاندار استقبال کرنے کی خواہش رکھتے ہیں؟

سلام ہو ان پیاری عظیم ماؤں کو جنہوں نے ننھے معصوم دلوں میں یہ بات ڈال دی کہ سورج کی روشنی پوری کائنات کی جن جن چیزوں پر پڑی ہے خدا کی قسم! اس میں سب سے زیادہ قیمتی وہ آیت ہے جس کی تم تلاوت کرتے ہو۔

اور کتنے سعادت مند کتنے اعلیٰ وارفع ہیں محمد یحییٰ کے وہ سب ننھے منے بہن بھائی جو قرآن پاک کی روشنی کا فانوس بن کر آپ کے استقبال کو آئے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کے دم سے دنیا میں اجالا کر دے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ملت کے یہ تارے سدا جگمگاتے رہیں۔ آمین

والدین کا حد درجہ توجہ کے ساتھ اپنی نسلوں کو قرآن مجید سے وابستہ کرنے کے ان عملی نمونوں کے ساتھ چند مزید عملی مشورے بھی ہمارے بچوں کا اللہ کی کتاب کے ساتھ براہ راست رابطہ کروانے کے ضمن میں مفید ثابت ہوئے ہیں۔

- ہر ایک بچہ کا اپنا قرآن کا نسخہ الگ ہو۔ اپنی ذاتی چیز ا سے محبت اور وابستگی فطرتاً

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زیادہ ہوتی ہے۔

- اپنے ہر ایک بچے کو قرآن پاک کا لفظی ترجمہ آپ خود پڑھائیں۔ قرآن کا اصلی پیغام آپ خود دیں جیسا کہ آپ اپنے ہاتھ سے کھانا تیار کر کے اور اپنے ہاتھ سے کھلا کر کتنا پر سکون ہو جاتی ہیں روحانی غذا کا اہتمام بھی اپنے ہاتھ سے کیجئے۔ اور جس طرح جسم وجان کی خوراک میں آپ ایک دن کا بلکہ ایک وقت کا ناغہ برداشت نہیں کر سکتیں اسی طرح قرآن وحدیث کی ایمانی وروحانی خوراک سے آپ ایک وقت بھی غافل نہ ہوں اس کے لئے بھی مناسب مختصر وقت کے دورانیہ مختص کر لیں۔
- بچوں کا تعلق قریب کے بچوں کے پروگرام سے جوڑ دیجئے ایسے پروگرام سے جہاں بچے مل کر اپنی ذہنی استعداد کے مطابق قرآن وحدیث کے اسباق سیکھ رہے ہوں۔
- اپنے کسی بچے کے بارے میں یہ مفروضہ نہ قائم کر لیں کہ انہیں خود سے قرآن پاک کی تفسیر سے عملی زندگی کے لئے اصول اخذ کرنا آتا ہوگا۔ تفہیم القران سے تفسیر پڑھنے کا طریقہ آپ خود سکھائیں بہتر ہوگا کہ کچھ مدت تک بچوں کے ساتھ مل کر پڑھیں تاکہ ترجمہ اور اس کے بعد کالمز کے تحت تشریح پڑھنا سطر سطر پر غور کرنا اور اپنے عمل کے لئے نکات طے کرتا ہوا بچہ آگے بڑھے۔ اگر گھر میں سب بچوں کی یکجائی اور اجتماعی مطالعہ تفسیر ممکن نہ ہو تو پھر الگ الگ ایک ایک بچے کے ساتھ آپ اپنا مطالعہ الگ رکھیں۔ یوں بھی سب بچوں کی علمی ذہنی استعداد اور صلاحیت ایک سی تو نہیں ہوتی ہے۔
- اپنے گھر کی فضاؤں میں قرآن کا پیغام سمو دیجئے۔ یوں بھی تو ہو سکتا ہے کہ آپ ہر روز قرآن پاک کی ایک آیت بطور عمل منتخب کر لیجئے۔ گھر کے اندر نمایاں جگہ پر White Board پر آج کی آیت بغرضِ عمل لکھ دیجئے۔ ایسی نمایاں جگہ پر اسے رکھیے کہ چلتے پھرتے گھر کے سبھی افراد کی نگاہ پڑتی رہے سب ایک دوسرے کو یاد دہانی بھی کرواتے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہیں پورے گھر کا منظر ایسا ہو کہ ہر ایک جانتا ہو کہ آج کا دن کس آیت قرآنی کے سایہ میں گزارنا ہے۔ اور پورا گھرانہ آیت قرآنی پر عمل پیش کرنے میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے والا ہے۔

زوجین۔ قرآن کے سائے میں:

وہ جو ''متاع قلیل'' کی باہم افہام و تفہیم سے پلاننگ کرنا جانتے ہیں۔ دائمی آسائشوں اور ابدی راحتوں اور کبھی نہ ختم ہونے والی آرائشوں وزیبائشوں کو پلان کرنے کے لئے قرآن مجید کے سایہ میں کیوں نہیں بیٹھ سکتے۔ روز روز کا اجتماعی مطالعہ قرآن (مختصر دورانیہ ہی سہی) شاہراہ حیات میں آپ کے لئے جگ مگ روشنیوں کا سامان کرتا رہے گا۔ یہ ابتداء ہی میں طے کرنے والی باتیں ہیں بہر طور مایوسی زندگی کے کسی دور میں بھی نہیں انشاء اللہ۔

دیگر افراد خانہ کو بھی قرآن سے جوڑیئے کہ جن رشتوں کے ساتھ مل کر آپ قرآن پاک اجتماعی طور پر پڑھ رہے ہوتے ہیں تو نہ صرف یہ کہ اپنے علم ایمان و عمل میں اضافہ کے لئے بہتر ہو گا اس کا نقد انعام یہ بھی ملے گا انشاء اللہ کہ ان رشتوں کے مابین محبت والفت اور باہم احترام قرآن پاک خود پیدا کرے گا۔

وَ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا (آل عمران :۱۰۳)

''اللہ کے اس احسان کو یاد رکھو جو اس نے تم پر کیا ہے۔ تم ایک دوسرے کے دشمن تھے اس نے تمہارے دل جوڑ دیئے اور اس کے فضل و کرم سے تم بھائی بھائی بن گئے'' یہ قرآن پاک کا اعجاز ہے کہ جو لوگ اس کے اردگرد خلوص کے ساتھ بیٹھیں گے تاکہ اس کی رہنمائی حاصل کریں۔ تو وہ ان سب کو شیر و شکر کر دے گا۔ گھروں کے اندر باہمی تعلقات کا حسن اور خوشگواری سب قرآن پاک ہی کا مرہون منت ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور یہ جو قرآن کریم سے جڑنے اور جوڑنے کی بات ہو رہی ہے تو اس سے مراد قرآن پاک کے ساتھ ایک ایسا گہرا تعلق قائم کرنا اور کروانا مقصود ہے جس طرح کہ کورس کی کتاب کے ساتھ طالب علم کا ہوتا ہے۔ کتاب ہر وقت ساتھ رہتی ہے۔ سکول جاتے ہوئے سکول بس میں پڑھی جا رہی ہے کھانا کھانے کے لئے دستر خوان پر بیٹھا ہے اور ہاتھ میں کتاب ہے تو پھر قرآن مجید جو آپ کی زندگی اور آپ کے بچوں کی زندگی کا نصاب ہے اسے بھی گاہے بگاہے بار بار کھلنا چاہے سفر میں حضر میں اپنے ساتھ رہنا چاہیے۔ اسے دن میں صرف ایک بار ہی نہیں کھولیں۔ بار بار کھولیں۔ بھلا یہ کیسی محبت ہے کہ جو محبوب کے خط کو بار بار کھولنے اور دیکھنے کی تڑپ سے خالی ہے؟ انتظار گاہ میں پڑھیے دوران سفر پڑھیے۔ دوران سفر پڑھنا مشکل ہو تو دوران سفر قرآن پاک سننے کا اہتمام تو کیا جا سکتا ہے؟

ہمسایوں کے ساتھ:

ہمسایوں میں گھلنے ملنے کا وصف اللہ تعالیٰ نے آپ کو دیا ہے تو اسے بھی اللہ ہی کے لئے وقف کر دیجئے۔ اپنی پڑوسن کے ساتھ صرف ایک آیت ہی تفسیر سے پڑھ لیجئے۔ مدعا یہ ہے کہ ہر پڑوسن ہر قریبی تعلق رکھنے والے فرد کے ساتھ یا تو آپ اجتماعی مطالعہ قرآن کر رہی ہوں یا پھر ہر کسی کو آپ نے انفرادی مطالعہ قرآن پر ایسے لگا دیا ہو کہ وہ گھر بیٹھے تفسیر پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی منشاء معلوم کر کے عمل میں مسابقت کے راستے پر آ جائے۔

- ایک اور رواں کلاس ہے جس کے لئے آپ کو چل کر بھی نہیں جانا پڑے گا وہ ٹیلی فون پر ہو سکتی ہے۔ اپنی کسی بہن کسی دوست کے ساتھ روز کا وقت طے ہو۔ دورانیہ مختصر طے شدہ ہو۔ تفہیم القرآن کھول لیں۔ صرف ۵ منٹ مطالعہ کر لیں پیغام کی روشنی میں اپنا جائزہ لینے کی دعوت دیں۔ آئندہ عمل کی صورت طے کر کے عزم صمیم پیدا کریں۔
- سکول کالج کی اسمبلی میں موقع میسر ہو۔ خواہ دس منٹ کیوں نہ ہوں۔ ایک آیت روز

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے حساب سے رگ و پے میں اتارنے کی کوشش کریں۔ ایک چھوٹا سا قاعدہ "ایمان کی آبیاری سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے جس کی مدد سے قرآن پاک اور ہماری زندگی کے عنوان سے مختلف آیات کے ایک ایک ٹکڑے کے ذریعے اپنا پیغام دے سکتی ہیں۔

مہمان کے ساتھ:

جونہی مہمان دروازے کے اندر داخل ہوتا ہے کتنی تیزی سے آپ کا ذہن حرکت کرتا ہے کیا کھلانا پلانا ہے۔ کہاں کیا رکھا ہے؟ یہ اکرام ضیف اگر للہ وفی اللہ ہے تو محمود ہے آیئے ہم یہ بھی طے کر لیں کہ مہمان کی عزت و تکریم میں اس کی روح کی سیرابی کا بھی اہتمام کرنا ہے۔ اس حدیث قدسی پر قیاس کر کے کہ "اے ابن آدم میں بھوکا تھا تو نے مجھے کھانا نہیں دیا" کہیں ایسا نہ ہو کہ ہمارے گھر میں آنے والے کتنے ہی مہمان ایسے ہوں جو یہ شکایت لے کر کل حاضر ہوں کہ ہماری روح سسکتی رہی انہوں نے ہمیں آب حیات نہ دیا ان کے پاس روح افزا جامِ حیات کتنا فراواں تھا ایک گھونٹ کا بھی تو سرور نہ رہا لہذا آیئے آج ہی سے ہم یہ طے کر لیں آنے والے مہمانوں کی سیرابی روح کے لئے ہم کیا کیا پیش کر سکتے ہیں فکر و نظر سے عملی زندگی کی خوشگواری کے سلسلہ میں ہم انہیں کونسی کتاب دے سکتے ہیں، کس مارکیٹ اور کس سٹور کا پتہ بتادوں جہاں سے وہ سکون و طمانیت سے مالا مال ہو جائیں۔ اور اگر کہیں بطور مہمان جا رہے ہوں تو میزبان کے لئے کیا تحفہ لے کر جاؤں۔ لدی پھدی کپڑوں کی الماری میں میں مزید ایک جوڑے کا اضافہ کر دوں؟ نہ سنبھلنے والی کراکری میں ایک اور کا اضافہ کر دوں یا انتہائی تہی دامنِ دل کے لئے آب نشاط کا تحفہ دوں؟

- قرآن پاک کا پیغام عام کرنے کا جذبۂ خالص متحرک ہو تو "لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا" کے مصداق ایک بہن اپنی دوست کو یہ کہہ کر "ترجمہ قرآن" کا تحفہ پیش کر رہی تھیں کہ خوشی کے اس موقع پر ایک نہایت عمدہ جوڑا تو دے سکتی تھی مگر میں نے چاہا کہ تمہارے لئے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دائمی جہان میں حریر واطلس کے بے مثال ان گنت جوڑوں کا بندوبست کردوں"۔

- ایک اور موقع پر ایک بہن کی اس ادا نے بھی متاثر کیا جبکہ وہ ایک اجتماع میں اپنے پوتے کی آمد کی خوشخبری سناتے ہوئے تمام شرکاء اجتماع کو مٹھائی کھلانے کی بجائے ایک خوبصورت پمفلٹ بطور ہدیہ دے رہی تھیں یہ کہتے ہوئے کہ یہ تحفہ اللہ کی کتاب سے آپ کو جوڑتے ہوئے دائمی خوشیوں کا باعث بنے گا۔ انشاءاللہ۔
- یا پھر وہ نوجوان بچی جو اپنی خالہ کی مزاج پرسی کو آئی تو "دو آیات کریمہ" اپنے قلم سے لکھ کر ان کے لئے بطور تحفہ لائی۔ ایک آیت تو یہ تھی۔

یَـٰٓأَيُّهَا ٱلْإِنسَـٰنُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ ٱلْكَرِيمِ ٥ ٱلَّذِى خَلَقَكَ فَسَوَّىٰكَ فَعَدَلَكَ ٥ فِىٓ أَىِّ صُورَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ (سورۃ الانفطار: ٦ تا ٨) "اے انسان کس چیز نے تجھے اپنے اس رب کریم کی طرف سے دھوکے میں ڈال دیا ہے جس نے تجھے پیدا کیا تجھے نِک سُک سے درست کیا تجھے متناسب بنایا اور جس صورت میں چاہا تجھ کو جوڑ کر تیار"

اور دوسری آیت یہ تھی۔ كَيْفَ تَكْفُرُونَ بِٱللَّهِ وَكُنتُمْ أَمْوَٰتًا فَأَحْيَـٰكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ (سورة البقره:٢٨) "تم اللہ کے ساتھ کفر کا رویہ کیسے اختیار کرتے ہو حالانکہ تم بے جان تھے اس نے تم کو زندگی عطا کی پھر وہی تمہاری جان سلب کرے گا پھر وہی تمہیں دوبارہ زندگی عطا کرے پھر اس کی طرف تمہیں پلٹ کر جانا ہے"۔

خالہ سے کہنے لگی "اس سے پیارا اور قیمتی تحفہ مجھے نہ مل سکا" اور یوں اس نے کس حسن تدبیر سے خالہ کے ہاتھ میں نسخہ شفا تھما دیا۔

ان تجاویز وتدابیر کو بیان کرنے کا مقصد یہی ہے کہ ہم سب اس ٹوٹے ہوئے رشتہ کو بحال کر سکتے ہیں جو خالق ومخلوق کے مابین قرآن کریم سے دوری کے نتیجہ میں پیدا ہوا۔ اپنے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بچوں، اپنے اعزہ واقارب اپنے زوجین اپنے دوست واحباب کے ساتھ اس سے بڑھ کر اور کوئی بھلائی نہ ہوگی کہ ہم انہیں اللہ تعالیٰ سے بذریعہ قرآن مجید ملوا دیں۔ یہ وہ عمل ہے یقیناً جس کا سلسلہ مرنے کے بعد بھی ختم نہیں ہوتا۔ اور ہم میں سے کون اس ضرورت سے بے نیاز ہوسکتا ہے کہ دنیا سے جانے کے بعد بھی نیکیوں کا تحفہ اسے وصول ہوتا رہے؟

- حضرت سہل بن معاذؓ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ''جس نے کسی کو علم سکھایا اس کے لئے اتنا ہی اجر ہے جتنا عمل کرنے والے کے لئے اور عمل کرنے والے کے اجر میں اس سے کوئی کمی نہیں ہوگی (ابن ماجہ۔ کتاب السنۃ)
- ایک اور روایت حضرت ابو ہریرہؓ سے ہے کہ آپؐ نے فرمایا۔ ''جب انسان مر جاتا ہے تو اس کے عمل کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے البتہ تین چیزوں کا ثواب جاری رہتا ہے۔ صدقہ جاریہ، علم جس سے دوسرے لوگ فائدہ اٹھائیں، نیک اولاد جو (اپنے والدین کے لئے) دعا کرے۔ (مسلم کتاب الوصیۃ باب یلحق الانسان من الثواب بعد وفاتہ)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب چہارم

مدرّسات کی تربیت

(i) اپنی ذات کے حوالہ سے

- اوّلین ہدف تربیت مدرّسات خود ہیں
- ایمان ۔ مدرسات کی زندگی کا سب سے بڑا مسئلہ
- مدرّسات کے اپنے ایمان کا معیار کیا ہے؟
- مدرّسات اپنے ایمان کی افزائش کے لئے کیا کریں؟

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مدرسات کی تربیت

مدرسات کی تربیت کی بات ہم تین پہلوؤں سے کرتے ہیں۔

۱۔ اپنی ذات کی حوالے سے

۲۔ فکری رہنمائی کے لحاظ سے

۳۔ درس قرآن کی تیاری کے لیے عملی رہنمائی۔

مدرسات کی تربیت اپنی ذات کے حوالہ سے۔

- اولین ہدف تربیّت مدرّسات خود ہیں

اپنے حلقۂ درس کی اوّلین مخاطب اور اوّلین ہدف تربیت وہ خود ہیں۔ اپنے درس کا پہلا سامع وہ خود ہوں۔ سمع و اطاعت میں کوئی ان سے آگے بڑھ کر بازی نہ لے جا سکے۔ انا اول المسلمین کی شان کے ساتھ مسابقت فی الخیرات کا عزم درس دینے سے پہلے خود اپنے دل میں تازہ کر لیں۔

جس حق کی صداقت کی طرف درس میں آنے والوں کو بلا رہی ہیں لوگوں نے اپنی آنکھوں سے مدرّسات کے برتاؤ میں اُس حُسن کو جھلکتے دیکھا ہے اور ایسا اسی وقت ممکن ہوگا جب مدرّسہ اپنی داعیانہ حیثیت کا احساس صرف درس دیتے ہوئے نہیں، ہر مقام پر ہر حیثیت میں ہر رشتہ میں ہمہ وقت رکھے یہ کہ میں ایک داعی حق ماں ہوں، ایک داعی حق بیٹی ہوں ایک داعی حق ساس ہوں، ایک داعی حق بہو ہوں۔ ایک داعی حق نند ہوں، ایک داعی حق بھابی ہوں۔ یہی وہ عملی سیرت کی تربیت ہے جس کی طرف مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ ہمیں کس

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرح متوجہ کرتے ہیں۔ ''آپ ایک بہت بڑا دعویٰ لے کر ایک بہت بڑے کام کے لیے اُٹھ رہے ہیں اگر آپ کی سیرتیں آپ کے دعویٰ کی نسبت سے اس قدر پست ہوں کہ نمایاں طور پر ان کی پستی محسوس ہوتی ہو تو وہ اپنے آپ کو اور اپنے دعویٰ کو مضحکہ بنا کر رکھ دیں گے اس لیے ہر شخص کو جو اس جماعت میں شامل ہو اپنی دوہری ذمہ داری محسوس کرنی چاہیے خدا کے سامنے تو وہ بہرحال ذمہ دار ہے ہی مگر خلق خدا کے سامنے بھی اس کی ذمہ داری بہت سخت ہے۔ جس بستی میں آپ موجود ہوں۔ وہاں عام آبادی سے آپ کے اخلاق بلند تر ہونے چاہئیں بلکہ آپ کو بلندی درجات پاکیزگی سیرت اور دیانت وامانت میں ضرب المثل بن جانا چاہیے''۔(۱)

حضرت فضیلؒ نے کہا'' قرآن کا حامل اسلام کا علمبردار ہے اسے لائق نہیں کہ لغو گوئی کرنے والوں کے ساتھ مل کر لغو گوئی کرے بھولنے والے کے ساتھ بھول جائے۔ اور کھیلنے والے کے ساتھ کھیلے اسے چاہیے کہ اللہ کی عظمت کو ملحوظ رکھے اور نہ یہ لائق ہے کہ وہ اپنی حاجت کسی کے پاس لے کر جائے بلکہ لوگ اپنی حاجتیں اس کے پاس لے کر جائیں''۔(۲)

ایک موقع پر سیدنا حضرت علیؓ نے ایک خطبہ دیا جس کے حرف حرف میں ہم مدرسات کے لئے تربیت کے پہلو سے خود احتسابی کا سامان ہے۔

'اے لوگو! ان میں سے نہ بنو جو بغیر کچھ کیے آخرت کی امید رکھتے ہیں اور لمبی امیدوں کی وجہ سے توبہ کو ٹالتے رہتے ہیں۔ دنیا کے بارے میں باتیں تو زاہدوں جیسی کرتے ہیں لیکن دنیا کا کام ان لوگوں کی طرح کرتے ہیں جن میں دنیا کی رغبت اور شوق ہو۔ اگر انہیں دنیا ملے تو وہ سیر نہیں ہوتے اور اگر نہ ملے تو ان میں قناعت بالکل نہیں ہے۔ جو نعمتیں انہیں اللہ دے رہا ہے ان کا شکر کر نہیں سکتے اور پھر چاہتے ہیں کہ نعمتیں اور بڑھ جائیں۔ دوسروں کو نیک کاموں کا حکم کرتے ہیں لیکن خود نہیں کرتے۔ اوروں کو برے کاموں سے روکتے ہیں لیکن خود

۱۔ روداد جماعت اسلامی حصہ اوّل ص ۳۸

۲۔ حیات صحابہ از مولانا یوسف کاندھلوی جلد سوم ص ۵۷۴، ۵۷۵

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں رکھتے۔ محبت تو نیک لوگوں سے کرتے ہیں لیکن ان کے والے عمل نہیں کرتے اور ظالموں سے بغض رکھتے ہیں لیکن خود ظالم ہیں اور (دنیا کے) جن کاموں پر کچھ ملنے کا صرف گمان ہی ہے' ان کا نفس ان سے وہ کام تو کروا لیتا ہے اور (آخرت کے) جن کاموں پر ملنا یقینی ہے' وہ کام ان سے نہیں کروا سکتا۔ اگر انہیں مال مل جائے تو فتنہ میں پڑ جاتے ہیں۔ اگر بیمار ہو جائیں تو غمگین ہو جاتے ہیں۔ اگر فقیر ہو جائیں تو ناامید ہو کر کمزور پڑ جاتے ہیں۔ وہ گناہ بھی کرتے ہیں اور نعمتیں بھی استعمال کرتے ہیں۔ عافیت ملتی ہے۔ تو شکر نہیں کرتے اور جب کوئی آزمائش آتی ہے تو صبر نہیں کرتے۔ ایسے نظر آتا ہے کہ جیسے دوسروں کو موت سے ڈرایا گیا ہے' انہیں نہیں اور آخرت کے سارے وعدے اور وعید دوسروں کے لئے ہیں۔ اے موت کا نشانہ بننے والو! اور موت کے پاس گروی رکھے جانے والو! اے بیماریوں کے برتنو! اے زمانے کے لوٹے ہوئے لوگو! اے زمانہ پر بوجھ بننے والو! اے زمانہ کے پھلو! اے حادثات کی کلیو! اے دلائل کے سامنے گونگے بن جانے والو! اے فتنہ میں ڈوبے ہوئے لوگو! اے وہ لوگو جن کے اور عبرت کی چیزوں کے درمیان رکاوٹیں ہیں! میں حق بات کہہ رہا ہوں آدمی صرف اپنے آپ کو پہچان کر ہی نجات پا سکتا ہے اور آدمی اپنے ہاتھوں ہی ہلاک ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: يَـٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ ءَامَنُوا قُوٓا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا (تحریم آیت ٦) ''اے ایمان والو! تم اپنے کو اور اپنے گھر والوں کو (دوزخ کی) اس آگ سے بچاؤ۔'' اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو ان لوگوں میں سے بنائے جو وعظ ونصیحت سن کر قبول کر لیتے ہیں اور جب ان کو عمل کی دعوت دی جاتی ہے تو وہ اسے قبول کر کے عمل کر لیتے ہیں''۔(١)

ایمان۔ مدرسات کی زندگی کا سب سے بڑا مسئلہ:

اپنی ذات کی تربیت کے لحاظ سے اہم ترین بات یہ ہے کہ مدرسات نے ایمان کو خود

١۔ ایضاً

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنی زندگی کا اولین مسئلہ بنالیا ہے؟ کیا مدرسات کو اس بات پر یقین ہے کہ ایمان کا معاملہ کوئی ضمنی یا ثانوی حیثیت کا نہیں ہے کہ ہم اس سے ادنی درجہ کی بھی بے اعتنائی گوارا کرلیں۔ یہ بات جاننا اور مان لینا اس لئے انتہائی ضروری ہے کہ اگر ایمان۔ مدرسات کی زندگی کا اہم ترین مسئلہ نہیں بن سکا ہے اور کئی ایک مسئلے عملاً ایمان کے مسئلے سے زیادہ اہم زندگی میں موجود ہیں تو یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ شرکاء درس کی زندگی میں سب سے بڑھ کر ایمان کی قدر و قیمت کو شامل کرسکیں۔

اولین اور اہم ترین مسئلہ تو اسے ہی کہتے ہیں تا کہ جس کے لئے ہم اپنی تمام تر توجہات تمام تر کوششیں محنتیں، مال واسباب سب وقف کردیتے ہیں۔ ہم اگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنی زندگی کا بے لاگ جائزہ لینے میں کامیاب ہو جائیں تو کیا یہ حقیقت سامنے نہیں آتی کہ روٹی، کپڑا اور مکان اچھا اسکول کالج شاندار سے شاندار یونیورسٹی' اعلیٰ سے اعلیٰ ڈگریاں عمدہ سے عمدہ جابز یہ سب ہماری زندگی میں ایمان کے مسئلہ سے کہیں زیادہ بڑے اور اولین مسائل ہیں۔ تبھی تو ہم اپنا کل سرمایہ حیات جو کہ وقت، مال، صلاحیتوں اور قابلیتوں کی شکل میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا فرمایا ہے۔ انہی چیزوں کے حصول کے لئے کھپا رہے ہیں۔ ایمان اور ایمان کے تقاضے ہاتھ سے چھوٹتے ہیں تو چھوٹ جائیں ہے جستجو کہ خوب سے ہے خوب تر کہاں کے چکر میں ایمان کے بھاری بھاری نقصانات ہمیں محسوس ہی نہیں ہوتے۔ اس کے بعد بھی ہمیں یہ دعوی ہو کہ ایمان ہماری زندگی کا اولین مسئلہ بن چکا ہے تو کیا یہ درست ہے؟ مدرسہ اس پہلو پر بار بار سوچیں اور اپنی عملی زندگی کی ترجیحات کا جائزہ لیتی رہیں اس لئے کہ کل اللہ کی عدالت میں جو سوال اہم تر ہے وہ یہی تو ہے کہ تم اس کے روبرو ایمان پر قربان کی ہوئی زندگی لائے ہو؟ یا زندگی پر قربان کیا ہوا ایمان لائے ہو؟

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مدرسہ کے ایمان سے مراد کیا ہے؟

جب ہم ایمان کی بات کریں تو اس سے مراد ضعیف ایمان نہیں ہے جس پر اضمحلال ہو' جو غیر متحرک ہو' جو بے جان ہو ہم تو مدرسہ کے ایمان کی جب بھی بات کریں گے تو اس سے مراد زندہ بیدار شعوری مضبوط ایمان ہے اس لئے کہ مدرسہ کو ایسے ہی قوی ایمان کی پرچار کرنا ہے۔ حسن البناء شہید ایسے بجھے ہوئے مردہ ایمان کے قائل نہ تھے جو مسلمان کو ایمان کے عملی تقاضوں پر عمل پیرا ہونے کے لئے بے قرار نہ کر دے۔ وہ کہا کرتے تھے۔ ہمارے اور دوسرے لوگوں کے درمیان فرق صرف اتنا ہے کہ ان کا ایمان اونگھتا اور سوتا ہوا ایمان ہے اور ایسا کمزور ایمان ہے جس کی نہ وہ بات ماننے کو تیار ہیں اور نہ اس کے تقاضوں پر عمل کرنے کیلئے تیار ہیں۔ جب کہ یہی ایمان اخوان کے پہلو میں زندہ و بیدار قوی اور دھڑکتا ہوا سوز ایمان ہے۔

مدرسہ سے بڑھ کر اس بات کو کون جانے گا کہ ایمان کسی دعویٰ کا تو نام ہے نہیں' نہ ہی ایمان کسی درس دینے کا نام ہے۔ ایمان تو وہ ہے جو قلب میں جاگزیں ہو جائے اور عمل سے اس کی تصدیق ہو۔

- مدرسہ کو اس پہلو سے بھی اپنی حساست بڑھاتے رہنا چاہیے کہ مومنوں کے اعمال سے ملتے جلتے اعمال اختیار کر لینے کو ایمان سے تعبیر نہیں کیا جا سکتا۔ مدرسہ کر اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا کتنا خوف اپنے دل میں رکھنا چاہیے کہ بہت سے لوگ ایسے ہیں جو زبان سے تو کہتے ہیں ہم اللہ پر اور یوم آخر پر ایمان لاتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ ان پر تبصرہ کرتے ہیں کہ **وما هم بمومنین** (وہ ایمان لانے والے نہیں ہیں)
- مدرسہ سے اگر تمام شرکاء درس خوش بھی ہو جائیں سب نیک لوگوں میں اس کی نیک نامی بھی ہو۔ تب بھی اس کی یہ فکر غالب تر رہے کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗۤ اَحَقُّ اَنْ يُّرْضُوْهُ اِنْ كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ (التوبۃ ٢٦)

اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ تم اُسے راضی کرنے کی فکر کرو اگر تم واقعی مومن ہو۔

- اللہ تعالیٰ کی تمام صفات پر اور آخرت کی ان تمام حقیقتوں پر جنہیں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا ہے۔ مدرسہ کو نہ صرف ان کا علم ہو۔ شعور ہو بلکہ ان پر یقین کامل مدرسہ کی رگ و جان میں خون بن کر اسے جانب منزل دوڑاتا رہے۔

مدرسہ کے اپنے ایمان کا معیار کیا ہے؟

مدرسہ نہ صرف یہ کہ اس بات کو بخوبی جان لے بلکہ اس بات کو دل سے مانے کہ اس کے لیے ایمان کا معیار مطلوب صحابہ کرامؓ اور صحابیات مطہراتؓ ہیں۔

وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَاۤ اٰمَنَ النَّاسُ (البقرۃ۔١٣)

جو کچھ چودہ سو برس پہلے کفار مکہ نے کہا وہی تبصرہ کرنے والے ہم بھی لوگ ہیں کہ آج کی اکیسویں صدی میں روشن خیالی کے اس دور یہ تم کیا پچھلوں کی کہانی لے بیٹھی ہو۔

جب ان سے یہ کہا جاتا ہے کہ ایمان لاؤ جیسا کہ ایمان لائے لوگ۔ کون سے لوگ؟ آئیڈیل کیسے بنایا جائے؟ تو اگر خود مدرسات ان آئیڈیلز کو دیکھنے سے نظریں چرائیں۔ اور خود انہوں نے اپنی ہمہ پہلو تربیت کے لیے عظیم الشان کردار جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے براہ راست تربیت پائی۔ صحابہ وصحابیاتؓ کو نمونہ عمل بنانے کا تہیہ نہیں کر رکھا ہے۔ خود مدرسہ کی نگاہ بلندی پر مرکوز نہیں ہے تو بلند جانب وہ خود کیسے چڑھ پائیں گی شرکاء درس کو بلندی کی سیڑھیاں کیسے چڑھوا پائیں گی دکھ کی بات تو یہ ہے کہ قَالُوْۤا اَنُؤْمِنُ كَمَاۤ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور قَالَ اَسَاطِیرُ الْاَوَّلِیْنَ ۔ اورانہوں نے کہا کیا ہم ویسے ایمان لائیں جیسا کہ یہ بے وقوف لوگ تو پھر اے قابل قدر مدرسہ! خالص اسلام کی ابتداء کون کرے گا؟ انعام یافتہ لوگوں کی راہوں پر کون چلے گا؟ میرا احساس یہ ہے کہ ہم دینی جماعتوں نے اپنے ارکان کارکنان کو دور صحابہؓ سے نہیں جوڑا ہمارے دل میں ان تک پہنچنے کی تمنا پیدا ہی نہیں ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ ہم ان جیسے ایمان ان جیسے نظریہ حیات ان جیسے ترجیحات عمل سے اپنے دامن کو خالی پاتے ہیں۔ ان کا دل دینا سے نہیں آخرت سے چمٹا ہوا تھا وہ دنیا کے نہیں آخرت کے مشتاق تھے۔ اور ہم کس حال میں ہیں؟

مدرّسات اپنے ایمان کی افزائش کے لیے کیا کریں؟

اس فکر سے خالی تو صحابہ کرامؓ بھی نہ تھے۔ صحابہؓ کی کیفیت دیکھتے ہیں کہ کس طرح وہ ایمان لانے کے بعد اپنے ایمان کو تازہ کرتے رہنے کا اہتمام فرماتے اور اس غرض کے لیے بکثرت نشستیں رکھتے۔ یہ دورِ صحابہ وتابعین کا ایک عام معمول تھا۔ کتنے ہی صحابہؓ ہیں جو اپنے ساتھیوں کو بلاتے ہیں اجلس بنا نومن ساعة ۔ (صحیح بخاری۔ کتاب الایمان) آ ؤ بیٹھو کوئی گھڑی بھر ایمان تازہ کرلیں۔

- حضرت عبداللہ بن رواحہؓ اپنے ساتھیوں کا ہاتھ پکڑ کر کہتے آ ؤ کوئی گھڑی ایمان تازہ کر لیں۔ اللہ کو یاد کریں اس کی اطاعت کے سلسلہ میں تا کہ وہ ہمیں یاد کرے اپنی مغفرت کے سلسلے میں۔ اور جب ایک مرتبہ عبداللہ بن رواحہؓ نے اپنے کسی ساتھی سے ایسا کہا تو اس نے پوچھا کیوں کیا ہم حالت ایمان میں نہیں ہیں؟ فرمایا: کیوں نہیں! مگر آ ؤ ہم اللہ کو یاد کریں اپنے ایمان کو بڑھائیں۔"
- اور وہ جو مدرس ومزکی اعظم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ کیسے آپ حلقہ درس کے شرکاء کی ایمانی کیفیات کو چیک کرتے رہتے۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک روز حضور

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے جب کہ حارث بن مالکؓ مسجد میں سو رہے تھے۔ آپؐ نے حارثؓ کو پاؤں سے ہلایا اٹھایا وہ اٹھے تو آپؐ نے پوچھا: حارث کس حالت میں صبح کی؟ کہنے لگے: ''حالت ایمان میں''۔ آپؐ نے فرمایا: ''ہر بات کی ایک حقیقت ہوتی ہے جو بات تم کہہ رہے ہو اس کی حقیقت کیا ہے؟ فرمایا: میں نے اپنے آپ کو دنیا سے ہٹالیا ہے۔ مجھے ایسا لگتا ہے جیسے میں اپنے رب کا عرش دیکھ رہا ہوں اور جنت والوں کو جنت میں ایک دوسرے کی زیارت کرتا دیکھ رہا ہوں اور جہنم والوں کو ایک دوسرے پر بھونکتے دیکھ رہا ہوں۔ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہارے دل کو ایمان سے بھر دیا ہے تم نے ایمان کو پہچان لیا ہے اب اس پر پکے رہنا۔

حضرت انسؓ بن مالک سے یہ بھی روایت ہے کہ معاذ بن جبلؓ آپؐ کے پاس آئے۔ آپؐ نے پوچھا: تم نے صبح کس حال میں کی؟ فرمایا: حالت ایمان میں کی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: ہر چیز کی ایک حقیقت ہوتی ہے۔ تم نے جو کچھ کہا ہے اس کی حقیقت کیا ہے؟ معاذ بن جبلؓ کہنے لگے: جب بھی صبح ہوتی ہے میں سمجھتا ہوں کہ میں شام نہیں کرسکوں گا اور جب شام ہوتی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ میں صبح نہیں کرسکوں گا۔ گویا کہ میں امتوں کو دیکھ رہا ہوں جو گھٹنوں کے بل بیٹھی ہیں اور انہیں ان کے اعمال نامے کی طرف بلایا جا رہا ہے اور ان کے ساتھ ان کے نبی اور وہ بت بھی ہیں جنہیں وہ پوجتے تھے۔ گویا کہ میں جہنم کی سزا اور جنت کی جزا دیکھ رہا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا۔ تم نے ایمان کی حقیقت پالی۔

عزیز مدرسات ہماری صبحیں اور شامیں ایسی نہیں ہونی چاہئیں؟ اور کیا حضور کریم کے لائے ہوئے قرآن پاک کے سائے میں بیٹھنے والوں کی صبحیں اور شامیں ایسی ہو چکی ہیں؟

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مدرسات کی تربیت

(II) فکری رہنمائی کے لحاظ سے

- مجوزّہ نصاب برائے مطالعہ
- تفسیر کے مآخذ کا علم
- تفسیر قرآن میں صحابہؓ اور اسلافؒ کی احتیاط

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجوزّہ نصاب برائے مطالعہ

مدِرّسہ کی فکری رہنمائی کے لیے ناگزیر حد تک کتاب وسنت اور دیگر اسلامی لٹریچر کا ایک نصاب مطالعہ تجویز کیا گیا ہے جسے ابتدائی طور پر مدِرّسہ اچھی طرح سے اخذ کرلیں۔

- تفہیم قرآن کی چھ جلدوں کے انڈکس میں سے صرف دو عنوانات یعنی ''دعوت حق'' اور ''تبلیغ کی حکمت'' کے تحت ایک ایک آیت، اس کا ترجمہ وتفسیر سمجھ لیں اور یہ اطمینان حاصل کرلیں کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں سے ان دو عنوانات سے متعلقہ ہدایات کے تمام مطالب پر غور کرلیا ہے۔
- مقدمہ تفہیم القرآن جلد اول از سید مودودیؒ
- تحریک اور کارکن مجموعہ مضامین سید مودودی میں سے باب اول اور اسلامی اخلاقیات کے چار مراتب
- سامان سفر مجموعہ مضامین از سید مودودی حصہ اول ''ہماری دعوت کیا ہے''؟
- الرحیق المختوم از صفی الرحمٰن مبارکپوری
- رسولؐ خدا کا طریق تربیت از سراج الدین ندوی
- دعوت وعزیمت کے روشن ستارے از آبادشاہ پوری
- پہاڑی کے چراغ از آبادشاہ پوری
- جادہ ومنزل از سید قطب شہید

ان کتب سے مدِرّسہ کو اسلامی احیاء کے طریقۂ کار، انبیاء کرام کی تبلیغی پالیسی، ہمارے پیش نظر کام کا جامع نقشہ ہماری دعوت سے متاثرہ لوگوں میں مطلوبہ اخلاقی تبدیلیوں سے آگاہی حاصل ہوگی۔ ان شاء اللہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تفسیر کے مآخذ کا علم

''عربی زبان میں تفسیر کے لفظی معنی کھولنا ہے۔اور اصطلاح میں علم تفسیر اس علم کو کہتے ہیں جس میں قرآن مجید کے معانی بیان کیے جائیں اور اس کے احکام اور حکمتوں کو کھول کر واضح کیا جائے۔مدرّسہ کے لیے یہ بات بھی ضروری ہے کہ اسے علم تفسیر کے بارے میں بنیادی باتوں کا علم ہو۔ مدرّسہ پر واضح ہونا چاہیے کہ علم تفسیر کے اصل مآخذ کیا ہیں یعنی مفسرّ قرآن کے لیے تفسیر قرآن کے سلسلہ میں کن ماخذوں سے استفادہ لازمی ہے۔

تفسیر قرآن کے کل چھ ماخذ ہیں:ا۔قرآن مجید۲۔احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم۳۔صحابہ کرامؓ کے اقوال۴۔ تابعینؒ کے اقوال ۵۔لغت عرب۶۔عقل سلیم

تفسیر قرآن کا پہلا ماخذ..................قرآن مجید(۱)

قرآن مجید کی آیات بعض اوقات ایک دوسرے کی تفسیر کر دیتی ہیں۔ایک جگہ کوئی بات اگر مبہم انداز میں کی گئی ہے تو دوسری جگہ اُسی ابہام کو رفع کر دیا جاتا ہے۔

- مثال کے طور پر آپ ہر روز ہر نماز میں سورہ فاتحہ پڑھتے ہوئے یہ کہتے ہیں

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِينَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ

(سورۃ الفاتحہ:۶)

ہمیں سیدھا راستہ دکھایئے ان لوگوں کا راستہ جن پر آپ نے انعام کیا۔

تو یہاں یہ بات واضح نہیں کی گئی کہ جن پر انعام فرمایا گیا وہ کون لوگ ہیں؟

لیکن عزیز مدرّسات! قرآن پاک کا دعویٰ ہے کہ فَقَدْ جَآءَكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ (سورۃ انعام: ۵۷) تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک ایسی کتاب آئی ہے جو بیّن ہے واضح ہے تو پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ اس ابہام کو چھوڑ دے کہ انعام یافتہ لوگ کون ہوتے

ا۔ بیشتر مواد مقدمہ تفسیر ابن کثیر از حافظ ابن کثیر نیز علوم القرآن از تقی عثمانی سے لیا گیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں؟ یہی وجہ ہے کہ قرآن نے خود ''اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ'' کی تشریح کر دی۔

فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمَ اللّٰهُ عَلَيۡهِمۡ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَ الصِّدِّيۡقِيۡنَ وَ الشُّهَدَآءِ وَ الصّٰلِحِيۡنَ(سورہ النساء:٦٩)

یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے انعام نازل کیا یعنی انبیاء، صدیقین، شہدا اور صالحین

- قرآن پاک کی تشریح قرآن پاک سے کیسے؟ اس کی مثال آپ اس آیت میں دیکھیں

فَتَلَقّٰٓى اٰدَمُ مِنۡ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيۡهِ(سورہ البقرۃ: ٣٧)

پس آدمؑ نے اپنے رب سے کچھ کلمات سیکھ لیے تو اللہ نے ان کی توبہ قبول کر لی

لیکن سورہ بقرۃ کی اس آیت میں یہ بات واضح نہیں ہے کہ یہ کلمات کیا تھے؟ قرآن پاک نے ایک دوسری جگہ ان کلمات کی وضاحت اس طرح سے فرما دی ارشاد ہوا:

قَالَا رَبَّنَا ظَلَمۡنَاۤ اَنۡفُسَنَا وَ اِنۡ لَّمۡ تَغۡفِرۡ لَنَا وَ تَرۡحَمۡنَا لَنَكُوۡنَنَّ مِنَ الۡخٰسِرِيۡنَ(سورۃ الاعراف: ٢٣)

ان دونوں نے کہا اے ہمارے پروردگار! ہم نے اپنا جانوں پر ظلم کیا ہے اور اگر آپ نے ہماری مغفرت نہ کی اور ہم پر رحم نہ فرمایا تو ہم ضرور نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔

- نیز ایک مقام پر ارشاد ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ كُوۡنُوۡا مَعَ الصّٰدِقِيۡنَ(سورۃ التوبۃ: ١١٩)

ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچے لوگوں کے ساتھ ہو جاؤ۔

اب یہاں یہ واضح نہیں ہو رہا ہے کہ وہ سچے لوگ کون ہیں؟ لیکن قرآن مجید کی ایک دوسری آیت سچے لوگوں کی تشریح کر دیتی ہے۔ ارشاد ہوا:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَ لٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ
اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ الْمَلٰٓئِكَةِ وَ الْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ وَ اٰتَى الْمَالَ
عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِى الْقُرْبٰى وَ الْيَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِيْنَ وَ ابْنَ السَّبِيْلِ وَ
السَّآئِلِيْنَ وَ فِى الرِّقَابِ وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَى الزَّكٰوةَ وَ الْمُوْفُوْنَ
بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا وَ الصّٰبِرِيْنَ فِى الْبَاْسَآءِ وَ الضَّرَّآءِ وَ حِيْنَ الْبَاْسِ
اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ (سورۃ البقرۃ: ۱۷۷)

''نیکی یہ نہیں ہے کہ تم نے اپنے چہرے مشرق کی طرف کر لیے یا مغرب کی طرف بلکہ نیکی یہ ہے کہ آدمی اللہ کو یوم آخر کو اور ملائکہ کو اور اللہ کی نازل ہوئی کتابوں اور اسکے پیغمبروں کو دل سے مانے اور اللہ کی محبت میں اپنا دل پسند مال رشتے داروں اور یتیموں پر اور مسکینوں پر اور مسافروں کی مدد کے لیے ہاتھ پھیلانے والوں پر اور غلاموں کی رہائی پر خرچ کرے۔ نماز قائم کرے اور زکوٰۃ دے۔ اور نیک وہ لوگ ہیں جو عہد کریں تو اسے وفا کریں اور تنگی و مصیبت کے وقت میں اور حق و باطل کی جنگ میں صبر کریں۔ یہ ہیں راست باز لوگ اور یہی لوگ متقی ہیں''

لہٰذا اس آیتِ برّ نے واضح کر دیا کہ صادقین سے مراد وہ لوگ ہیں جن میں مذکورہ بالا خوبیاں پائی جاتی ہیں۔(۱)

- قرآن پاک کی تفسیر قرآن ہی سے کرنے کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ قرآنی آیت کے اندر سیاق وسباق خود آیت کی تشریح کر دیتا ہے۔قرآن پاک میں چند الفاظ ایسے ہیں جو بار بار استعمال ہوتے ہیں، جیسے الہ، رب، عبادت، دین، ایمان، اسلام، کفر، شرک فسق، منافقت،

۱۔ علوم القرآن از تقی عثمانی ص ۳۲۸، ۳۳۰

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ظلم، تقویٰ وغیرہ۔ ان بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کو قرآن کی اصطلاحات کہا جاتا ہے، قرآن پاک میں یہ الفاظ جہاں جہاں استعمال ہوئے ہیں ان الفاظ کے مفہومات خود انہی آیات کے اندر ہی موجود ہوتے ہیں۔ ان کی تشریح متعلقہ آیت خود ہی کر دیتی ہے آیت کے اندر اس اصطلاح کے وسیع تر مفہوم کو بتانے کا قرینہ خود موجود ہوتا ہے مثال کے طور پر ظلم قرآن پاک کی ایک اصطلاح ہے۔ ہمارے ذھن میں ظلم کا ایک نہایت ہی محدود تصور ہے زیادتی کرنا، حق مارنا، قرآن پاک میں یہ لفظ جہاں جہاں آیا ہے متعلقہ آیت نے اس لفظ کا وسیع اور گہرا مطلب واضح کر دیا ہے۔

مثال کے طور پر سورۃ التوبہ کی آیت ۲۳ ملاحظہ کیجئے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَآءَ كُمْ وَ اِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ

اے لوگو! جو ایمان لائے ہو اپنے باپوں اور اپنے بھائیوں کو بھی اپنا رفیق نہ بناؤ اگر وہ ایمان پر کفر کو ترجیح دیں۔ تم میں سے جو ان کو رفیق بنائیں گے وہی ظالم لوگ ہوں گے جبکہ باپ اور بھائیوں کی روش یہ ہو کہ وہ ایمان کے مقابلے میں کفر کو ترجیح دیتے ہوں

ایسے لوگوں کو کیا ہم واقعی ظالم سمجھتے ہیں؟ ہم تو ان کی تعریف کرتے ہیں کہ وہ کتنے اچھے حقوق العباد ادا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات پامال ہوتے ہوں تو ہوں پر میرے ماں باپ اور میرے بھائی بند مجھ سے کہیں ناراض نہ ہوں۔ قرآن کی نگاہ میں تو یہ رویہ صریحاً ظلم ہے۔ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ کس پر ظلم؟ اللہ تعالیٰ پر ظلم۔ کیا اللہ تعالیٰ کا ہم پر یہ حق نہیں ہے کہ ہم اس کا کہنا مانیں اور کیا اللہ کا حق چھیننے والے کو ہم ظالم نہیں کہیں گے؟ تو ظلم کا یہ وسیع تر مفہوم ہے جو آیات کے الفاظ خود متعین کر رہے ہیں۔ چونکہ ہم قرآن کی آیات سے قرآن کو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں سمجھ رہے ہوتے ہیں تو پھر ایسے میں ہمارا حال یہی ہوتا ہے کہ والدین واقرباء کی ناراضگی سے بچنے کے لیے اوران کی خوشنودی کی خاطر وراثت کے قانون میں ڈنڈی مار کر، مخلوط محفلوں میں اللہ تعالیٰ کے قوانین کو پاش پاش کر کے اوران کے کہنے پر برادری میں ناک اونچی رکھنے کی فکر میں اللہ تعالیٰ کے مال کو اَهْلَكْتُ مالا لبدا (میں نے تو ڈھیروں ڈھیر مال اڑادیا) کی نذر کر کے اسراف وتبذیر کے میدان میں خوب داد وصول کر کے سمجھ یہ رہے ہوتے ہیں کہ اب ہم صلہ رحمی کا اللہ تعالیٰ کے ہاں صلہ پائیں گے معاذ اللہ۔ جبکہ آیت مبارکہ ہماری سوچ کی درستگی کو آگے بڑھاتی ہے یہ کہہ کر کے ایسا کر کے تو تم اللہ کے حقوق کے غاصب بن گئے ہو۔ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ۔

- یا پھر سورۃ التوبۃ آیت ۳۶ میں اس بات کو مزید سمجھ لیں کہ

وَ قَاتِلُوا الْمُشْرِکِیْنَ کَآفَّةً کَمَا یُقَاتِلُوْنَکُمْ کَآفَّةً وَ اعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ

اورمشرکون سے سب مل کرلڑو جس طرح وہ سب مل کرتم سے لڑتے ہیں اور جان رکھواللہ متقیوں ہی کے ساتھ ہے۔

کیا آیت مشرکوں کے سامنے سربسجود ہونے والوں کو متقی کہہ رہی ہے؟ قرآن کی اس آیت کی اپنی عبارت میں یہ قرینہ موجود ہے کہ مشرکوں کے عین حملہ آور ہونے پر امن، یگانگت، سلامتی، رواداری کے لاگ الاپنے والوں کو متقی نہیں کہا جاتا ہے بلکہ قَاتِلُوا الْمُشْرِکِیْنَ کَآفَّةً کے حکم ربانی پر عمل کرنے والے اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں متقی ہیں یہ جو ہماری جسارتیں اس حد تک بڑھ گئی ہیں کہ ہم بلاروک ٹوک بغیر کسی علم حقیقی کے مشرکوں کا مقابلہ کرنے والوں کے لیے شدت پسندی، دہشت گردی کا ڈھول پیٹ رہے ہیں۔ تو اس کی بنیادی وجہ قرآن سے ہماری دوری ہے کہ ہم آیات قرآن کو پڑھتے ہیں مگران آیات کو قرآن کے سیاق وسباق سے نہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سمجھتے ہیں۔

- لفظ تقویٰ کے معنی، مفہوم مطالبات کی وضاحت کے لیے آپ سورۃ البقرہ آیت ۲۴۱ کا مطالعہ کر لیجئے

وَ لِلْمُطَلَّقٰتِ مَتَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ حَقًّا عَلَی الْمُتَّقِیْنَ

جن عورتوں کو طلاق دی گئی ہو انہیں مناسب طور پر کچھ نہ کچھ دے کر رخصت کیا جائے یہ حق ہے متقی لوگوں پر۔

قرآن کہتا ہے کہ طلاق جیسے ابغض الحلال عمل میں بھی اگر خدا خوفی کے باعث فیاضانہ رویہ اختیار کیا جائے گا تو یہ روش تقویٰ کی روش ہوگی جبکہ ہمارے ہاں تو یہ تصور بھی نہیں کیا جاسکتا کہ طلاق دینے والا بھی کبھی کسی حال میں متقی ہوسکتا ہے۔عزیز مدرسات! تقوی کے وسیع تر معنی قرآن کی آیات ہی متعین کرتی ہیں نا

سورہ البقرہ کی آیت ۱۷۹ آیت قصاص ہے ملاحظہ کیجئے

وَ لَکُمْ فِی الْقِصَاصِ حَیٰوۃٌ یّٰۤاُولِی الْاَلْبَابِ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ

اے عقل و خرد رکھنے والو! تمہارے لیے قصاص میں زندگی ہے امید ہے کہ تم تقوی کی روش اختیار کرو گے۔

آیت مذکورہ تقویٰ کا کونسا تقاضا پیش کر رہی ہے؟ یہ تقاضا کہ قصاص کے معاملہ میں کسی قسم کی سہل انگاری، کسی جانبداری، کسی چشم پوشی، کسی بے جا رحم و مودّت کو حائل نہ ہونے دیا جائے کیونکہ جو شخص کسی کو قتل کرتا ہے وہ صرف ایک شخص ہی کو قتل نہیں کرتا بلکہ ایک قانون کو قتل کرتا ہے وہ قانون جو سب کی جان و مال کی حفاظت کی ضمانت دیتا ہے۔آیت تو کہہ رہی ہے کہ تعزیرات اسلامی کو قائم کرنا تقویٰ ہے اور یہ کہ تعزیرات اسلامی نہ تو خلاف عقل ہیں نہ خلاف تقویٰ جبکہ ہمارے ہاں تو متقی کا تصور یہ ہے کہ مسجد و محراب سنبھالے اسے دینوی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معاملات سے کیا غرض؟

یہ جو چند ایک مثالیں آپ کے سامنے رکھی گئی ہیں تو اس وضاحت کے لیے ہیں کہ ہمیں قرآن کی اصطلاحات کی تشریح خود متعلقہ قرآنی آیات میں سے سمجھنی چاہیں۔ اور یہ کہ قرآن پاک کی آیت کا ہر لفظ توجہ طلب ہے بنیادی اصطلاحات کی تشریح آیات خود کر دیتی ہیں۔ عبارت میں وہ قرینہ موجود ہوتا ہے جو بتا دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں کافر، ظالم، مشرک، منافق، مرتد، مجرم کون ہوتا ہے۔ اور یہ کہ آیت کے الفاظ خود ایمان، اسلام کی تشریحات کر دیتے ہیں۔

''عرب میں جب قرآن پیش کیا گیا تو اس وقت ہر شخص جانتا تھا کہ ان الفاظ کے حقیقی معنی کیا ہیں اور وہ ان الفاظ کے معنی پوری وسعت اور گہرائی سے سمجھتے تھے لیکن بعد کی صدیوں میں رفتہ رفتہ ان سب الفاظ کے وہ اصل معنی جو نزول قرآن کے وقت سمجھے جاتے تھے بدلتے چلے گئے یہاں تک کہ ہر لفظ اپنی پوری وسعتوں سے ہٹ کر نہایت محدود اور مبہم مفہوم کے لیے خاص ہو گیا اس کی ایک وجہ تو خالص عربیت کے ذوق کی کمی تھی دوسری وجہ یہ تھی کہ جو لوگ اسلام کی سوسائٹی میں پیدا بعد میں پیدا ہوئے تھے ان کے لیے اب ان اصطلاحوں کے وہ معانی باقی نہیں رہے تھے جو نزول قرآن کے وقت غیر مسلم سوسائٹی میں رائج تھے انہی دونوں وجوہات سے دور اخیر کی کتب لغت، تفسیر میں اکثر قرآنی الفاظ کی تشریح، اصل معنی لغوی کی بجائے ان معنوں میں کی جانے لگی جو بعد کے مسلمان سمجھتے تھے نتیجہ یہ ہوا کہ قرآن کا اصل مدعا سمجھنا لوگوں کے لیے مشکل ہو گیا''۔(۱)

تفسیر قرآن کا دوسرا ماخذ ــــ احادیثِ نبویؐ

قرآن پاک کی تفسیر کے ماخذوں میں سب سے اشرف اور سب سے

۱۔ قرآن کی چار بنیادی اصطلاحیں از سید مودودی ص۹

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاکیزہ ماخذ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ ہیں قرآن مجید نے متعدد مقامات پر یہ واضح فرمایا ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمانے کا مقصد ہی یہ تھا کہ آپؐ اپنے قول وفعل سے آیات قرآنی کی تفسیر فرمائیں۔ چنانچہ ارشاد ہے:

وَ اَنۡزَلۡنَاۤ اِلَیۡکَ الذِّکۡرَ لِتُبَیِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَیۡهِمۡ (سورۃ النحل:۴۴)

اور ہم نے قرآن آپؐ پر اس لیے نازل کیا ہے کہ آپؐ لوگوں کے سامنے وہ باتیں وضاحت سے بیان فرمادیں جو ان کی طرف نازل کی گئی ہیں۔

معلّم کی حیثیت سے رسول اللہؐ کا کام یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پیغام، قرآن پاک کی تعلیمات اور اس کے قوانین کی تشریح توضیح کریں (ویعلمهم الكتب والحكمة) اور مربی ہونے کی حیثیت سے آپؐ کا کام یہ ہے کہ آپ خود قرآنی تعلیم کا عملی مجسمہ بن کر دکھائیں تاکہ لوگوں کے سامنے اس زندگی کی ٹھیک ٹھیک تصویر آجائے جو کتاب اللہ کے مقصد کے مطابق ایک مسلمان کی زندگی ہونی چاہیے یہی وجہ ہے کہ آپؐ کی تعلیمات تفسیر قرآن کا ایک اہم ترین ماخذ ہیں

ارکان اسلام صلوٰۃ، زکوٰۃ، صوم، حج و جہاد یہ سب قرآن کی بنیادی اہم اصطلاحات ہیں اس کے حقیقی معنی بیان کرنے کا حق صرف اور صرف اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہے۔ اس لیے کہ آپؐ کی ذات پاک کے سوا اور کوئی شارع نہیں ہے۔

جہاں تک صلوٰۃ کا تعلق ہے تو اس کے لغوی معنی تو دعا کے ہیں یہ تو شارع سے پوچھا جائے گا کہ قرآن میں جہاں جہاں صلوٰۃ کا لفظ آیا ہے وہاں اس سے مراد کیا دعا ہے؟ حی علی الصلوٰۃ کی پکار پر کیا دعا کے لیے ہاتھ اٹھانے ہیں؟ قرآن کے الفاظ کے اصل معنی کے لیے اگر آپ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف رجوع نہیں کرتے تو آپ کبھی بھی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن کے مدعا کو نہیں سمجھ سکتے۔ یہ آپ کی احادیث مبارکہ ہیں یہ آپ کا عمل ہے جو صلوٰۃ کی تشریح کرے گا۔ علی ھذا القیاس زکوٰۃ، صوم، حج اور جہاد وغیرھا۔ قرآن کی تمام تعلیمات کی وضاحت آپؐ ہی کریں گے۔ لٰہذا مدرّسہ اگر تفسیر کے دوسرے بڑے مآخذ سے صرف نظر کریں گی تو قرآن کا مطلب کبھی بھی درست نہیں سمجھ پائیں گی۔

تفسیر قرآن کا تیسرا ماخذ ــــ صحابہؓ کے اقوال

صحابہ کرام اجمعینؓ کے اقوال ہیں جنہوں نے قرآن پاک کا علم اور قرآن پاک پر عمل دونوں ہی کو براہ راست رسول ﷺ سے سیکھا ہے۔ صحابہ کرامؓ چونکہ براہ راست حضور پاکؐ کے زیر تربیت تھے آفتاب نبوّت کی شعاعیں انؓ پر بلا واسطہ پڑی تھیں جو قرینے اور جو احوال اس وقت تھے ان کا علم بھی ان ہی کو ہوسکتا ہے جس وقت قرآن مجید نازل ہو رہا تھا وہ اس وقت موجود تھے حاضر تھے۔ گذشتہ اوراق میں باب ''صحابہؓ کا مطالعہ قرآن''، ''صحابہؓ کا تعلق قرآن''، ''صحابہؓ کا عمل قرآن''، میں قرآن مجید کے ساتھ ان کی براہ راست وابستگی کی ایک جھلک آپ نے دیکھی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب قرآن پاک کی کسی آیت کی تفسیر قرآن و حدیث دونوں میں نہ ملے تو اقوال صحابہؓ کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔

تفسیر قرآن کا چوتھا ماخذ ــــ تابعین کے اقوال

تابعین کون ہیں؟ جنہوں نے صحابہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا۔ اور علم حاصل کیا۔ اس مسئلہ میں علماء کے درمیان اختلاف ہے کہ تفسیر میں تابعین کے اقوال حجت ہیں یا نہیں حافظ ابن کثیرؒ نے جو کچھ بیان کیا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ تابعی اگر کوئی تفسیر کسی صحابیؓ سے نقل کر رہا ہے اس کا حکم وہی ہے جو صحابہ کرامؓ کی تفسیر کا ہے اور اگر خود اپنا قول بیان کریں تو یہ دیکھا جائے گا کہ دوسرے کسی تابعی کا قول اس کے خلاف ہے یا نہیں اگر کوئی قول اس کے خلاف موجود ہو تو اس وقت تابعی کا قول حجت نہیں ہوگا۔ بلکہ اس آیت کی تفسیر کے لیے قرآن کریم، احادیث

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبویہ، آثار صحابہؓ، لغت عرب، عقل سلیم اور دوسرے شرعی دلائل پر غور کر کے فیصلہ کیا جائے گا۔ اور اگر تابعین کے درمیان کوئی اختلاف نہ ہوتو اس صورت میں بلاشبہ ان کی تفسیر حجت اور واجب الاتباع ہوگی۔

تفسیر قرآن کا پانچواں ماخذ۔ لغت عرب

قرآن کریم کی جس آیت کا مفہوم واضح ہو اور جس کے مفہوم میں کوئی الجھن کوئی اشتباہ وابہام نہ ہو۔ نہ اسے سمجھنے کے لیے کسی تاریخی پس منظر کو جاننے کی ضرورت ہو۔ وہاں تو عربی لغت ہی تفسیر کا واحد ماخذ ہے۔

لیکن جہاں ابہام ہو آیت کسی واقعاتی پس منظر سے وابستہ ہو یا اس سے فقہی احکام مستنبط کیے جارہے ہوں۔ وہاں محض لغت کی بنیاد پر کوئی فیصلہ نہیں کیا جاسکتا۔ کیونکہ لغت میں تو کئی کئی معنی ہوتے ہیں۔ لہٰذا محض لغت کی بنیاد پر ان میں سے کوئی مفہوم متعین کرنا غلطی کا سبب بن جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ بعض حضرات نے مطلق لغت کو مستقل ماخذ ماننے سے ہی انکار کیا ہے۔ امام محمدؒ کی طرف یہ قول منسوب ہے کہ وہ لغت کے ذریعے قرآن کریم کی تفسیر کو مکروہ قرار دیتے تھے اگرچہ ان کا مقصد تفسیر میں لغت کو بالکلیّۃ نظر انداز کرنا نہیں تھا۔ بلکہ مقصد یہ تھا کہ کسی آیت کے ظاہر مفہوم کو چھوڑ کر ایسے معانی بیان کرنا ممنوع ہے جو قلیل الاستعمال ہوں اور دور از کار لغوی تحقیقات پر مبنی ہوں۔ ظاہر ہے کہ قرآن کریم عرب کے عام محاورات کے مطابق نازل ہوا۔ اس کی واضح مثال یہ ہے کہ

جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ان کی قوم نے پانی کی فرمائش کی تو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا۔

اِضْرِبْ بِعَصَاكَ الْحَجَرَ (البقرة: آیت ٦٠)

اور اپنی لاٹھی کو پتھر پر مارو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ جملہ جب کسی زبان جاننے والے کے سامنے بولا جائے تو اس کا یہی مطلب سمجھا جائے گا چنانچہ جملے کی یہی تفسیر صحیح معتبر ہے لیکن سرسید نے لغت کے دوراز کار حوالوں کی بنیاد پر یہ دعویٰ کیا ہے کہ اس جملے کا مطلب یہ ہے ''لاٹھی کے سہارے اس چٹان پر چلو'' اس میں ''اضرب'' کے معنی مارو کی بجائے چلو۔ الحجر کے معنی پتھر کی بجائے چٹان بیان کرنا ایک ایسی زبردستی ہے کہ جس کی تائید میں اگر لغت کی کتابوں کا کوئی ایک آدھا حوالہ مل بھی جائے تو عام محاورات عرب اس کی بالکلیہ تردید کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ امام احمدؒ نے لغت کے ذریعے اس قسم کی تفسیریں بیان کرنے کو ممنوع قرار دیا ہے۔

- قرآن مجید کی تفسیر کے تمام بنیادی ماخذوں سے صرف نظر کرتے ہوئے تنہا لغت کی آڑ نے منکرین حدیث اور قادیانیت کے روپ میں بڑے بڑے فتنے پیدا کئے ہیں۔

- قرآن مجید کی تفسیر کے دوسرے ماخذ ''احادیث نبویہ'' کے تحت اس بات کی وضاحت ہوچکی ہے کہ قرآن مجید کی اصطلاحات کا مفہوم بیان کرنے کا حق صرف صاحب وحی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہے۔آپؐ جس طرح سے اس کتاب کو لانے والے تھے اسی طرح سے اسکے معلّم اور مبین بھی آپؐ ہی ہیں امت کے جس تواتر نے قرآن پاک کو ہم تک منتقل کیا ہے اسی تواتر نے دین کی تمام اصطلاحات کا عملی مفہوم بھی ہم تک منتقل کیا ہے یہی وجہ ہے کہ اگر قرآن مجید کو ماننا ہم پر واجب ہے تو ان ساری اصطلاحات کا ان عملی صورتوں کو ماننا بھی ہم پر اسی طرح واجب ہے جس طرح سے سلف سے خلف تک بالتواتر وہ منتقل ہوئی ہیں۔

- مدرّسات اس بات کو بخوبی جان لیں کہ ہر اصطلاح قرآن کا ایک لغوی مفہوم کے علاوہ ایک شرعی مفہوم بھی ہے جسے صرف شارع قرآن حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرنے کا اختیار رکھتے ہیں۔ عام صحابہ کرام نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے جو اس کا مفہوم سمجھا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور جس طرح سے عمل پیش کیا اسے عرف عام کہتے ہیں اور عرف خاص سے مراد یہ ہے کہ اکابرین مفسرین و محدثین فقہائے کرام نے اس اصطلاح سے کیا مراد لی ہے۔

- نماز اسلام کا ایک بنیادی رکن ہے اس کے لیے قرآن مجید میں لفظ صلوٰۃ آیا ہے صلوٰۃ کے لغوی معنی تو دعا کے ہیں لیکن اس کا شرعی مفہوم صرف شارع بیان کریں گے عرف عام سے مراد یہ ہے کہ جب حی علی الصلوٰۃ کی پکار بلند ہوئی تو تمام کے تمام صحابہ کرامؓ نے اس پکار کا کیا مفہوم سمجھا اور کیا عمل پیش کیا؟ کیا صحابہ کرامؓ نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے؟ کیا حی علی الصلوٰۃ کی پکار پر مساجد کی طرف پانچوں اوقاتِ مقرر پر نماز ادا کرنے کو صحابہؓ جاتے نہیں دکھائی دے رہے ہیں؟ عرف خاص سے مراد یہ ہے مفسرین و محدثین اور فقہائے کرام نے تفسیر کتب احادیث اور کتب فقہ میں اس سے کیا مراد لیا ہے۔ باب الصلوٰۃ میں کیا دعاؤں کا تذکرہ کیا ہے؟ باب الصلوٰۃ میں تو واجبات نماز، اوقات نماز، شرائط نماز ہی کا تذکرہ ہے۔

- اسی طرح زکوٰۃ کے لغوی معنی تو پاکیزگی اختیار کرنا ہے لیکن اس کا شرعی مفہوم مال میں اپنے مال میں سے ڈھائی فیصد اللہ کی راہ میں نکالنا ہے۔ اگر آپ صرف لغت پر قرآن مجید کی تشریحات کو رواج دیں گے تو اسلام کے پورے نظام معیشت کو تباہ و برباد کر دیں گے۔

- علی ھذا القیاس حج اور جہاد بھی ارکان اسلام ہیں، لغت میں تو حج سے مراد ارادہ کرنا ہے۔ اگر ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے حج کا شرعی مفہوم نہ سمجھتے اور تنہا لغت پر اعتماد کرتے (معاذ اللہ) تو پھر سوچئے کہ بھئی کہاں کا ارادہ ہے؟ جس کا جو اور جدھر جی چاہے منہ اٹھا کر چلتا بنے۔ یہ شارع محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جو حج سے مراد اور عمل کا طریقہ متعین کرتے ہیں۔ عرف عام میں صحابہؓ ''حی علی الحج'' کی پکار میں حج کے مقرر

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دنوں میں حضورؐ کے بتائے ہوئے طریقہ کے مطابق بیت اللہ کا رخ کرتے ہیں۔مفسرین، محدثین اور فقہائے کرام نے باب الحج میں افعال حج، احرام باندھنے، لبیک کہنے کا بیان مکے میں داخل ہونے، طواف کا بیان، میدان عرفات میں وقوف مزدلفہ، جمرات، قربانی کے جانور، سرمنڈانے، ایام تشریق کنکریاں مارنے کا ہی تذکرہ کیا ہے نا۔

- اسلام کا ایک اور بنیادی اور اہم رکن جہاد ہے۔قرآن مجید کی تقریباً ۴۸۵ آیات مبارکہ اسی فریضۂ زندگی کی فرضیت وفضیلت کو بیان کرتی ہیں لیکن آج کل تو اس لفظِ مقدس کا لغت کی آڑ میں کھیل تماشہ بنا دیا گیا۔ جہاد کا لغوی مفہوم کوشش کرنا ہے۔لہٰذا فقط لغوی سہارا لے کر ہمارے ہاں مچھر کے خلاف جہاد، ملیریا کے خلاف جہاد، ناخواندگی کے خلاف جہاد، غربت وپسماندگی کے خلاف جہاد، مہنگائی کے خلاف جہاد کا ہر طرف شوروغوغا ہو رہا ہے۔ یہ سب کچھ سوچی سمجھی اسکیم کے تحت ہو رہا ہے کہیں آج کا مسلمان اپنے شارع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن کی اس بنیادی اصطلاح کا مفہوم اخذ نہ کرلے اور یوں عمل بالقرآن کا سنجیدہ پروگرام بنالے۔عمرو بن عبسہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے کئی سوالات کئے جس میں ایک سوال یہ بھی تھا ''**ماالجهاد قال ان قاتل الكفّار اذا القيتم ولاتغل ولاتجبن**'' (کنز العمال) جہاد کیا ہے؟ تو آپؐ نے فرمایا جہاد یہ ہے کہ بوقت مقابلہ کفار سے لڑو نہ خیانت کرو نہ بزدلی دکھاؤ۔ حی علی الجهاد کی پکار میں عام صحابہ کرامؓ کیا لوگوں کو ترقی دلانے کے لیے ان کے مادی وسائل کو حل کرنے کی کوشش میں نظر آتے ہیں؟ معیار زندگی کو بلند کرنا ہی اگر جہاد ہوتا تو اسلام کے عہد زریں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ بنونضیر اور بنوقریظہ سے نمٹنے کی بجائے اور بدر وحنین سے گزرتے ہوئے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تبوک و طائف کے معرکے سر کرنے کی بجائے (معاذ اللہ) ایسا لائحہ عمل بنا کر دیتے کہ جس میں پہلے مدینے کی گلیوں کو کشادہ اور ہموار کیا جاتا۔ چوراہوں میں قمقمے اور مشعلیں روشن ہوتیں سڑکوں اور پلوں کی افتتاحی تقریبات منعقد کی جاتیں تجارتی میلوں کو فروغ دیا جاتا۔ اور کچھ نہیں تو کم از کم مسجد نبویؐ کے ستونوں اور فرش ہی کو پختہ کر لیا جاتا وہاں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پکار ''حی علی الجہاد'' پر جہاں ہم رافعؓ اور سمرہؓ اور معاذؓ اور معوذؓ جیسے کم سن پہلوانی میں ایک دوسرے کو پچھاڑ پچھاڑ کر اور ایڑیاں اٹھا اٹھا کر بلند ہوتے دیکھتے ہیں کہ کہیں میدان جہاد و قتال سے لوٹائے نہ جائیں وہاں عمرو بن جموع جیسے باریش صحابی کو لنگڑاتے لنگڑاتے میدان جہاد کی طرف لپکتے بھی دیکھتے ہیں۔

مفسرین و محدثین اور فقہائے کرام نے باب الجہاد میں قتال سبیل اللہ کی فضیلت اہمیت طریقے جہاد کے لیے سامان جہاد کی تیاری ساز و سامانِ لشکر جہاد میں لڑنے کا بیان، مجاہدین کے گھر کی خبر گیری، جہاد کے لیے انفاق قیدیوں، مال غنیمت کی تقسیم کا تذکرہ ہی کیا ہے۔

- اس میں شک نہیں کہ لغوی معنی کا کوئی نہ کوئی قرینہ خود قرآن مجید میں موجود ہوتا ہے یا جملے کا سیاق و سباق خود بتا رہا ہوتا ہے کہ یہاں جہاد کا لفظ لغوی معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے کہ ارشاد ہوا۔

وَ اِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰٓى اَنْ تُشْرِكَ بِىْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا

(سورة لقمان: ۱۵)

لیکن اگر وہ دونوں تجھ پر دباؤ ڈالیں کہ میرے ساتھ کسی ایسے کو شریک کرے جسے تو نہیں جانتا تو تُو ان کی بات ہرگز نہ مان۔

لیکن شرعی مفہوم کو چھوڑ کر اس کے لغوی معنی کو عام کرنا قرآن مجید کے اصل منشاء

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو یکسر تبدیل کرنے کے مترادف ہے دشمن اسلام دشمنِ قرآن آج بڑی ہوشیاری سے اصطلاحات کی جنگ لڑ رہا ہے۔ (War of the Words)اور ہم کتنے نادان ہیں کہ دشمن کے پھیلائے ہوئے جال میں پھنس کر اسی کی زبان بن چکے ہیں۔ کافروں نے تو گہری سازش کے ساتھ اس مبارک لفظ جہاد کو اتنا متنازعہ اور اتنا مبہم بنا دیا ہے اور اس کے لیے دہشت گردی کی جو اصطلاح وضع کی ہے اس کا صور اس زور سے پھونکا ہے کہ ''دیندار لوگ'' بھی جہاد کے نام پر ناک بھوں چڑاتے ہیں۔ عزیز مدرّسات! یہ کیسے ممکن ہے؟ کہ جو حکم شرعی اتنے نصوص سے ثابت ہو اسے غیر واضح چھوڑ دیا گیا ہو؟ شارع نے اسکے قطعی بیّن معنی متعین ہی نہ کیے ہوں گے (معاذ اللہ) یا پھر اس کے مختلف معنی تجویز کئے ہوں گے۔ یہ تمام تفصیل اس غرض کے لیے بیان کی گئی ہے کہ مدرسات تفسیر قرآن کے اصل ماخذوں سے براہ راست تعلق رکھنے میں کوتاہی نہ برتیں۔

تفسیر قرآن کا چھٹا ماخذ ـــــ عقلِ سلیم

عقل سلیم سے مراد ایسی عقل جس میں کوئی ٹیڑھ نہ ہو کسی قسم کی کجی نہ ہو جو سلیم ہو اللہ تعالیٰ کے آگے جھکنے والی ہو جو اللہ تعالیٰ کے ادب اور احترام کو ہر وقت متحضر رکھے۔ جو اللہ تعالیٰ کے مقام کو پہچان کر اس کے سامنے ہر وقت تواضع اور عاجزی سے رہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے احکامات اور قوانین کو بلاچوں چرا بغیر حیل وحجّت کے قبول کرے کٹ حجتی نہ کرے۔ سر اٹھانے کی جرات نہ کرے۔ رہی وہ عقل جو وَ مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ (الانعام: ۹۱) کے مقام کبریائی کو پہچان ہی نہ سکی ہو اور اپنے تئیں خود کو اللہ تعالیٰ کے مقابل میں زیادہ دانشور، زیادہ صاحب علم قدیم و جدید سمجھے اور جس نے خود کو اپنے مالکِ حقیقی کی غلامی و سپردگی میں دیا ہی نہ ہو اسے کیسے یہ حق حاصل ہوگا کہ قرآن پاک کی تفسیر بیان کرنے کا اسے ماخذ بنانا جائے۔ دور اول کے مفسرّین میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا کتنا بلند اور ممتاز مقام تھا۔ اسد الغابۃ میں لیث بن ابن سلیم کے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حوالہ سے یہ بات بیان کی گئی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے طاؤس سے کہا کہ تم اس لڑکے یعنی ابن عباسؓ کے پاس بیٹھتے ہو اور تم نے اکابر صحابہؓ کو چھوڑ دیا ہے تو طاؤس نے جواب دیا میں نے ستر آدمیوں کو اصحابؓ رسولؐ میں سے دیکھا ہے کہ جب وہ کسی امر میں اختلاف کرتے تو حضرت ابن عباسؓ کے قول کی طرف رجوع کرتے تھے۔آپ بلند پایہ مفسرِ قرآن تھے روایات میں آتا ہے کہ حضرت عمرؓ کے پاس جب پیچ دار مقدمات آتے تو وہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے کہتے کہ ایسے مقدمات کے لیے تو تم ہو۔ پھر انہی کے قول پر عمل کرتے اس قسم کے کاموں کے لیے سوائے ابن عباسؓ کے کسی اور کو طلب نہ کرتے حالانکہ خود سیدنا عمرؓ اللہ تعالیٰ کے لیے اور مسلمانوں کے لیے اجتہاد کرنے میں بے نظیر تھے یہ وہ مفسر قرآن ہیں جن کے لیے خود اللہ تعالیٰ کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی تھی۔(۱) اللھم علمه وفقهه في الدين اے اللہ انہیں تفسیر کا علم عطا فرما اور دین میں سمجھ عطا فرما۔ معلوم ہوا کہ اتنے جلیل القدر صحابہؓ بھی عقل سلیم اور قلب سلیم کی دعاؤں کے کس درجہ محتاج تھے اور تفسیر قرآن میں ان کے بلند مقام کی شان یہی تھی کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حضور کامل سپردگی رکھتے تھے۔ اور اس سب کے باوجود وہ تفسیر کے بیان کرنے میں کس درجہ محتاط تھے۔

''امام ابن تیمیہؒ نے تفسیر قرآن کے سلسلہ میں سو سے زائد کتابوں کا مطالعہ کیا۔ ان کا طریقہ یہ تھا کہ تضرع وزاری سے دعا کرتے کہ اللہ تعالیٰ ان کے سینے کو قرآن کے فہم کے لیے کھول دے وہ خود فرماتے تھے کہ ایک ایک آیت کے لیے میں نے سو سو تفسیروں کا مطالعہ کیا۔ مطالعہ کے بعد میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا کہ مجھے اس آیت کا فہم عطا فرما۔ اے آدمؑ اور ابراہیمؑ کے معلم مجھے بھی علم عطا کر۔ میں سنسان غیر آباد مساجد و مقامات کی طرف چلا جاتا، اور اپنی پیشانی پر خاک ملتا اور عرض کرتا اے ابراہیمؑ کو تعلیم دینے والے مجھے سمجھ عطا فرما''۔(۲)

۱۔ ''اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ'' از ابن الجزری جلد دوم، ص ۲۸۷

۲۔ زندگی بے بندگی شرمندگی، حصہ ''علم'' از بنت الاسلام، ص ۳۵

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تفسیر قرآن میں صحابہؓ اور اسلاف کی احتیاط

علم تفسیر کی قدر و قیمت کے باوجود صحابہ کرامؓ اور ہمارے اسلافؒ تفسیر کے معاملے میں حد درجہ احتیاط کرتے اور اس بات کا خاص خیال رکھتے کہ کہیں ذاتی اغراض، خواہشات اور شخصی رائے تفسیر قرآن میں شامل نہ ہونے پائے حالانکہ وہ اپنے آپ کو ان تمام میلانات سے آزاد رکھتے تھے۔

- ابن عطیہ کہتے ہیں: سلف صالحین میں سے بڑے بڑے لوگ مثلاً سعید بن مسیّب عامر شعبی تفسیر قرآن کو خود سے بہت بلند کام سمجھتے تھے وہ اپنی پرہیز گاری کے سبب اس میں سخت احتیاط کرتے تھے حالانکہ وہ مسائل و معاملات کو سمجھتے تھے۔ صحابہ کرامؓ اور اسلاف کے اندر اس درجہ فکری مندی آخر کیسے نہ ہوتی جبکہ وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ ارشادات سنتے۔

- حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے قرآن میں اپنی رائے سے کچھ کہا۔ چاہیے کہ وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔ (جامع ترمذی و ابوداؤد کتاب تفسیر القرآن، ص ۱۹۵۶)

- جامع ترمذی و ابوداؤد میں حضرت جندبؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے قرآن پاک کی تفسیر اپنی رائے کے مطابق کی اگر وہ صحیح بھی ہوئی تو وہ خطا کا مرتکب ہوا''۔ (کتاب تفسیر القرآن، ص ۲۹۵۳)

اپنی رائے کے مطابق تفسیر کرنے کا کیا مطلب ہے؟ اس کا مطلب ہے کہ کوئی شخص جہالت اور نادانی کی بناء پر یا پھر جہالت اور لاعلمی کی تہمت سے بچنے کی خاطر یا اپنی ذاتی خواہش سے مغلوب ہو کر یا فہم قرآن کے علاوہ کسی بھی دوسری غرض کے لیے راہ حق کو چھوڑ کر من مرضی کی تفسیر کرنے لگ جائے۔ اس نیت سے تفسیر کرنے والا اگر کہیں کوئی صحیح بات بھی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہہ دے تب بھی وہ خطا کار اور گناہ گار شمار ہوتا ہے۔ اس کے برعکس وہ لوگ جو قرآن کی تفسیر کے سلسلہ میں حق اور درست رائے تک پہنچنے کی کوشش کرتے ہیں اور خواہشات نفس کے اسیر بن کر نہیں رہتے ان کی یہ سعی و محنت کسی صورت اجر و ثواب سے خالی نہیں رہتی۔ نیک نیتی کے ساتھ راہ راست تلاش کرنے والوں سے اگر کوئی غلطی بھی سرزد ہو جائے تب بھی ان کے لیے ایک اجر تو ضرور ہوگا۔ اگر وہ اپنے اجتہاد میں حصول حق تک پہنچ جائیں تو پھر ان کے لیے دوہرا اجر ہوگا۔ ان شاء اللہ (۱)

- حضرت مسروقؒ کا قول ہے: ''تفسیر میں بے حد احتیاط برتو کیونکہ تفسیر تو اللہ تعالیٰ سے روایت کرنا ہے۔''
- حضرت ابوبکر الغفاریؒ کہتے ہیں: ''ماضی کے ائمہ کرام قرآن کے مشکل مقامات کی تفسیر سے بچتے تھے ان میں سے کچھ کا خیال تھا کہ ہوسکتا ہے کہ ان کی تفسیر اللہ کی مراد کے مطابق نہ ہو۔''
- حضرت ابن ملیکہؒ فرماتے ہیں حضرت ابوبکرؓ سے قرآن مجید کے ایک لفظ کی تفسیر پوچھی گئی تو انہوں نے جواب دیا ''اگر خدانخواستہ میں قرآن کے کسی لفظ کی ایسی تفسیر کروں جو اللہ کی مراد کے مطابق نہ ہو تو آخر کون سا آسمان مجھے سایہ دے گا اور کون سی زمین مجھے ٹھکانہ دے گی۔ میں کہاں جاؤں گا اور میرا کیا بنے گا۔''(۲)
- ایک اور روایت میں ہے کہ ایک شخص نے حضرت عباسؓ سے پوچھا کہ قرآن میں جو ایک ہزار سال کے برابر ایک دن کا ذکر آیا ہے تو یہ کیا ہے؟ آپؓ نے فرمایا: ''پچاس ہزار برس کے برابر کے دن کا ذکر ہے وہ کیا ہے؟ اس نے کہا: ''میں تو آپؓ سے سمجھنا چاہتا ہوں''۔ آپؓ نے فرمایا: یہ دو دن ہیں جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں کیا

۱۔ مقدمہ تفسیر ابن کثیر، ص ۲۱،۲۰۔ ترجمہ مولانا جونا گڑھی مکتبہ اسلامیہ

۲۔ فتح الباری از ابن الحجر عسقلانی جز،۸ص ۴۷۷

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ ان کا حقیقی علم اللہ تعالیٰ ہی کو ہے۔ اس جواب سے اندازہ کیجئے کہ اتنے بڑے مفسرِ قرآن نے قرآن کی تفسیر میں کس قدر احتیاط سے کام لیا کہ جس بات کا علم نہ تھا. اس کے بیان سے صاف انکار کر دیا۔

- تفسیر ابن جریرؒ میں صحیح سند کے ساتھ مروی ہے کہ ابن ملکیہؒ فرماتے ہیں: ''حضرت عباسؓ سے کسی شخص نے ایک آیت کی تفسیر پوچھی تو آپؓ نے کچھ بیان نہیں فرمایا حالانکہ اگر اس کی تفسیر تم میں سے کسی سے پوچھی جاتی تو فوراً جواب دے دیتے۔''
- حضرت عکرمہ یزید بن ابی یزید کہتے ہیں: ''ہم حضرت سعید بن میتبؒ سے حلال وحرام کے مسائل پوچھتے تھے آپ ان میں سے زیادہ عالم نظر آتے لیکن جب قرآن پاک کی کسی آیت کی تفسیر پوچھتے تو ایسے خاموش ہو جاتے گویا سنا ہی نہیں۔''
- حضرت عبید اللہ بن عمرو فرماتے ہیں: ''میں نے مدینہ کے بڑے بڑے فقہاء کو دیکھا کہ وہ قرآن پاک کی تفسیر کرتے ہوئے جھجکتے تھے۔ جیسے حضرت سالم بن عبداللہ، حضرت قاسم بن محمدؒ، حضرت سعید بن میتب اور حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہم اجمعین''
- حضرت عبیداللہ سلیمانی سے قرآن کی ایک آیت کی تفسیر پوچھی جاتی ہے تو فرماتے ہیں کہ ''جو لوگ قرآن پاک کی آیات کو جانتے تھے کہ کس بارے میں نازل ہوئیں وہ تو اس دنیا کو خالی کر گئے۔''
- حضرت مسلم بن یسارؒ فرماتے ہیں: ''جب تم کتاب اللہ کی تفسیر میں کچھ کہنا چاہو تو آگے پیچھے دیکھ لو کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف نسبت کر کے بات کہنی ہے''۔
- حضرت ابراہیمؒ فرماتے ہیں ''ہمارے سب ساتھی قرآن مجید کی تفسیر کو بڑی چیز سمجھتے تھے اور اس میں سخت احتیاط کرتے تھے۔''
- امام شعبیؒ فرماتے ہیں: ''گو میں نے قرآن کی ایک آیت کا علم حاصل کر لیا ہے تاہم میں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہتے ہوئے جھجک محسوس کرتا ہوں اس لیے کہ یہ اللہ تعالیٰ سے روایت کرنا ہے۔"

- ہر مدرسہ کے لیے ضروری ہے کہ انہیں صحابہ کرامؓ اور اسلاف کی اس درجہ احتیاط کا علم ہو کیونکہ ان باتوں کے جاننے کے بعد مدرّسات قرآن پاک سامنے رکھ کر بے دھڑک اور بے خوف انداز میں تفسیر نہیں بیان کر سکتیں۔ یہ سب باتیں مایوس کرنے کے لیے نہیں ہیں بلکہ قرآن پاک سے متعلق بات کرنے کی عظمت اور قرآن پاک کی ہیبت دل میں ڈالنے کے لیے ہیں ان باتوں کا شعور مدرّسہ کو اس بات کا پابند کرنے کے لیے ضروری ہے کہ وہ بغیر علم کے قرآن کے معنی و مطلب میں لب کشائی نہ کریں۔

- "سلف کے مفسرین کے بارے میں کسی کے ذہن میں یہ بات آ سکتی ہے کہ جب یہ بزرگ اس طرح کانپتے رہا کرتے تھے تو پھر ان سے تفسیر منقول کیوں ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ چپ وہاں رہتے تھے جہاں نہیں جانتے تھے اور کہتے اس جگہ تھے جہاں کا علم ہوتا تھا۔ اور یہ دونوں باتیں ہی ہر ایک پر واجب ہیں چنانچہ بے علمی کے وقت چپ رہا جائے لیکن علم ہو تو اسے بیان کیا جائے جیسے کہ قرآن مجید میں ہے: لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُونَهُ (آل عمران: ۱۸۷) کے سامنے بیان کرتے رہو اور چھپاؤ نہیں۔ حدیث شریف میں ہے "جس سے کوئی مسئلہ پوچھا جائے اور وہ باوجود جاننے کے اسے چھپائے تو قیامت کے دن اسے آگ کی لگام چڑھائی جائے گی"۔(۱)

اس تفصیل کا اصل مقصد یہ ہے کہ مدرّسہ قرآن کی جس آیت، آیت کے ٹکڑے، الفاظ کی تفسیر بیان کریں تو اس کے بارے میں اس نے بساط بھر علم حاصل کر لیا ہو۔ اور وہ اس فکر سے خالی نہ ہو کہ آیا اس نے اللہ تعالیٰ کی منشاء کے مطابق اس کا پیغام مِن عن اس کے بندوں تک پہنچا دیا ہے؟ اس سے اللہ تعالیٰ کی منشاء کو سمجھنے میں اور بیان کرنے میں کوتاہی تو نہیں ہوئی ہے؟

۱۔ مقدمہ تفسیر ابن کثیر، ص ۲۲، ۲۱۔ ترجمہ مولانا جونا گڑھی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

• ہمارے ہاں سال بھر کا قرآن کورس کروا کے مدرّسہ تیار کرنے کا رجحان بڑھتا جا رہا ہے اس طرح کے سرسری کورس سے فارغ التحصیل اور سند یافتہ مدرّسہ کے اندر ایک مان اور غیر حقیقی پُر اعتمادی پیدا ہو جانا خارج از امکان نہیں تجربہ اور مشاہدہ ہمارے اندیشہ کی تائید کرتا ہے۔ عاجزی و انکساری، وسعتِ قلب و نظر، اللہ تعالیٰ کی خشیت تو علم کی گہرائی اور پختگی سے ہی نصیب ہوتی ہے۔ ایک سال کا دورانیہ قرآن کا علم حاصل کرنے اور عملی زندگی کی تربیت کے لیے انتہائی ناکافی ہے۔ علم جب عملی زندگی کے مختلف ادوار میں برتا جاتا ہے تب وہ فہم بنتا ہے۔ جب آپ اپنے پورے وجود کی کامل سپردگی اور حوالگی کے ساتھ سر جھکا کر قرآن پاک کے پاس آتے ہیں اس کے ایک ایک حکم پر عمل کا پختہ عزم وارادہ کے ساتھ اور پھر جب آپ قرآن پر عمل حقیقتاً پیش کرتے ہیں تب قرآن پاک اپنے مطالب آپ پر کھولتا جاتا ہے۔ بیگم سید مودودی صاحبہ (اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو آمین) کے درسِ قرآن سننے کے مواقع اللہ تعالیٰ نے فراہم کئے تھے۔ شرکاء درس کہا کرتے آپا جان! درس تو اور لوگوں کے بھی سنتے ہیں مگر آپ کے درس کے بعد قرآن مجید جس طرح سے سمجھ میں آتا ہے وہ کہیں اور سے کیوں نہیں؟ تو تحدیثِ نعمت کے طور پر فرماتیں ”بیٹا! قرآن کی آیات تو ہمارے گھروں کے اندر سے ہماری زندگیوں سے گزر رہی ہیں۔“

حرف مدعا یہ ہے کہ محض ایک سال کے عرصہ میں قرآن مجید پڑھنے کے بعد آخر کوئی کیسے اس قابل ہو جاتا ہے کہ اب اسے دوسروں کو فہم قرآن کورس کروانے کی ذمہ داری دے دی جائے؟ طالب علم بن کر طالب ہدایت بن کر تفسیر کا اجتماعی مطالعہ تو اگرچہ کیا جا سکتا ہے مگر مدرّسہ کا ذمہ دارانہ مقام دیئے جانے کی حوصلہ افزائی نہیں ہونی چاہیے۔ درس قرآن دینے کی ذمہ داری سونپنے سے پہلے کم از کم اتنا اطمینان تو بہر طور کیا جانا چاہیے کہ مستقل نصاب مطالعہ و عمل سے گزر کر دین کے بنیادی تصورات اور اسلام کی حقیقی روح تک رسائی حاصل ہو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائے۔ احیائے اسلام کی کوشش صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ تعلیم وتربیت کے طرز پر کرنے کا داعیہ پیدا ہو جائے ایک مدت تک فرد کو اس کے میدان دعوت وعمل کے حوالہ سے ہمہ پہلو ترتیب دی جائے، پردہ وحدود کی پاسداری کو شرط لازم رکھا جائے، حلال وحرام کے بارے میں حساسیت اور کبائر سے مکمل اجتناب ہو۔ اپنی دعوت اسلام کی بنیادی تعلیمات توحید، رسالت اور آخرت کے گرد مرکوز رکھیں۔ علمی وفقہی مسائل کے لیے علماء کرام سے رجوع کرنا بھی سکھائیں فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ (سورۃ الانبیاء:۷)

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مدرّسات کی تربیت

(III) درس قرآن کی تیاری کے لیے عملی رہنمائی

دعاؤں کے ذریعہ رجوع الی اللہ

ہم تو ہر ہر قدم پر اللہ تعالیٰ سے رشد و ہدایت کے یوں بھی متمنی ہیں اور خاص اس وقت جب ہم اس کے پیغام کو اس کے بندوں تک پہنچانے کی غرض سے درس قرآن کی تیاری کر رہے ہوں، درسِ قرآن دینے کی نیت سے گھر سے نکل رہے ہوں، درس قرآن کا آغاز کر رہے ہوں، درسِ قرآن کا اختتام کریں کتنا اچھا ہو کہ کوئی لمحہ بھی ہم اس سے مدد مانگنے سے غافل نہ ہوں۔ ذیل میں چند دعائیں تحریر کی جا رہی ہیں یہ اور دیگر قرآنی و مسنون دعائیں اگر قلب و ذہن کی یکسوئی سے مانگتے رہیں گے تو اس کی طرف سے ضرور ہدایت و رہنمائی سے نوازے جاتے رہیں گے۔ ان شاء اللہ

- اَللّٰهُمَّ اَلْهِمْنِیْ رُشْدِیْ

  اے اللہ جو صحیح بات ہے (رشد و ہدایت) اسے مجھ پر الہام کر دے

- اَللّٰهُمَّ وَفِّقْنِیْ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی

  (اے اللہ مجھے ایسی بات سمجھنے، کہنے اور عمل کرنے کی توفیق دے جو آپ کو پسند ہے جس سے آپ خوش ہوتے ہوں)

- اَللّٰهُمَّ اَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَّارْزُقْنَا اتِّبَاعَهٗ وَاَرِنَا الْبَاطِلَ بَاطِلًا وَّارْزُقْنَا اجْتِنَابَهٗ

  (اے اللہ! ہم پر حق کا حق ہونا واضح کر دے اور ہمیں حق کی پیروی کی توفیق سے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نواز اور باطل کا باطل ہونا دکھا دے اور اس سے اجتناب کی توفیق دے۔

- یا پھر وہ دعا جو سیدنا عمر فاروقؓ مانگا کرتے:

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ اَلتَّفکُّرَ وَالتَّدبُّرَ بِمَا یَتْلُوْہُ لِسَانِیْ مِنْ کِتَابِکَ وَالْفَھْمَ لَہٗ وَالْمَعْرِفَۃَ بِمَعَانِیْہِ وَالنَّظْرَ فِیْ عَجَائِبِہٖ وَ الْعَمَلَ بِذٰلِکَ مَابَقِیْتُ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٌ

اے اللہ اس کتاب (قرآن) میں سے میری زبان جو پڑھتی ہے اس میں مجھے تفکر تدبر اور اس کی سمجھ عطا فرما اور اس کے معنوں اور عجائبات کی پہچان کروا اور جب تک میں زندہ رہوں اس کے مطابق عمل کروں بے شک تو ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔

- یا پھر وہ دعا جو قرآن مجید کے نسخوں کے آخر میں ''دعا ختم قرآن'' کے طور پر لکھی ہوتی ہے۔ قرآن مجید سے ہمارے تعلق کو نافع بنانے کے لیے بہت موثر ہے۔

اَللّٰھُمَّ اٰنِسْ وَحْشَتِیْ فِیْ قَبْرِیْ اَللّٰھُم ارْحَمْنِیْ بِالْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ وَاجْعَلْہُ لِیْ اِمَاماً وَّنُوْراً وَّھُدًی وَّرَحْمَۃً اَللّٰھُمَّ ذَکِّرْنِیْ مِنْہُ مَانَسِیْتُ وَعَلِّمْنِیْ مِنْہُ مَاجَھِلْتُ وَارْزُقْنِیْ تِلَاوَتَہٗ اٰناءَ اللَّیْلِ وَ اٰنَا النَّھَارِ وَاجْعَلْہُ لِیْ حُجَّۃً یَآ رَبَّ الْعَالَمِیْنَ.

اے اللہ (تلاوت قرآن کو) میری قبر میں ویرانیوں اور وحشتوں کا ساتھی بنا۔ اے اللہ قرآن عظیم کی برکت سے مجھ پر رحم فرما۔ اور اس کو میرے لیے امام (رہنما) روشنی، ہدایت اور رحمت بنا دے۔ اے اللہ تو مجھے یاد دلا دے جو اس میں سے میں بھول گئی ہوں اور تو مجھے سکھا دے اس میں سے جو میں نہیں جانتی اور تو مجھے رات کے اوقات اور دن کے اوقات میں اس کو پڑھنے کی توفیق بخش

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور تو اس کو میرے حق میں شہادت قاطع (حجت) بنا دے۔

- مسند احمد میں ایک دعا جو پریشانی کے وقت مانگنا مسنون ہے وہ بھی معنوی مناسبت اور ہماری عین حاجت پوری کرنے کے لیے بہت موثر ہے۔

اللَّهُمَّ إِنِّي عَبْدُكَ، ابْنُ عَبْدِكَ، ابْنُ أَمَتِكَ، نَاصِيَتِي بِيَدِكَ، مَاضٍ فِيَّ حُكْمُكَ، عَدْلٌ فِيَّ قَضَاؤُكَ، أَسْأَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّيْتَ بِهِ نَفْسَكَ، أَوْ عَلَّمْتَهُ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ، أَوْ أَنْزَلْتَهُ فِي كِتَابِكَ، أَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِهِ فِي عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ، أَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رَبِيعَ قَلْبِي، وَنُورَ صَدْرِي، وَجِلَاءَ حُزْنِي، وَذَهَابَ هَمِّي

(مسند احمد مخرج ج۱ ۱۲/۳۷)

(اے اللہ! میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے بندے کا بیٹا ہوں اور تیری بندی کا بیٹا ہوں میری پیشانی تیرے قابو میں ہے میرے حق میں تیرا حکم جاری ہے۔ تیرا فیصلہ میرے بارے میں انصاف کے ساتھ ہے۔ میں سوال کرتا ہوں تیرے اس نام کے ساتھ کہ جو تو نے اپنی کتاب میں اتارا ہے یا اپنی کسی مخلوق میں سے کسی کو سکھایا ہے یا اپنے علم غیب میں تو نے اسے اختیار کر رکھا ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ تو قرآن پاک کو میرے دل کی بہار میرے سینے کا نور اور میرے رنج وغم پریشانیوں کو دور کرنے کا ذریعہ بنا دے۔ آمین)

- پھر وہ قرآنی دعا بھی مدرّسہ کی طبیعت میں عاجزی وانکساری اور علمی زعم سے پناہ مانگنے کے لیے بہت موثر ثابت ہوگی جسے ملائکہ مقربین کی زبان سے اپنی کوتاہی علم کے اعتراف کے سلسلے میں اور اللہ تعالیٰ ہی کے سرچشمہ علم کی طرف راغب ہونے کے سلسلہ میں بیان کیا گیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سُبْحٰنَکَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّکَ اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَکِیْمُ

(البقرہ: ۳۲)

(فرشتوں نے عرض کیا) نقص سے پاک تو آپ ہی کی ذات ہے ہم تو بس اتنا ہی علم رکھتے ہیں جتنا آپ نے ہم کو دے دیا ہے حقیقت میں سب کچھ جاننے اور سمجھنے والا آپ کے سوا کوئی نہیں ہے۔

- یا پھر وہ دعا کہ جسے "والی ربک فارغب" کی عملی تصویر بنتے ہوئے اس موقع پر پڑھنے سے طبیعت میں عاجزی وانکساری اور خدا ترسی کی کیفیت پیدا ہوتی ہے۔

'اللّٰھُمَّ إِنِّی أَسْأَلُکَ بِحَقِّ السَّائِلِینَ عَلَیْکَ، وَبِحَقِّ مَمْشَایَ فَإِنِّی لَمْ أَخْرُجْ أَشَرًا وَلَا بَطَرًا، وَلَا رِیَاءً وَلَا سُمْعَةً، خَرَجْتُ اتِّقَاءَ سَخَطِکَ، وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِکَ، أَسْأَلُکَ أَنْ تُنْقِذَنِی مِنَ النَّارِ، وَأَنْ تَغْفِرَ لِی ذُنُوبِی، إِنَّهُ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ " (ابوسعید خدری سنن ابن ماجہ ۷۷۸ ومسند احمد ۳/۲۱)

اے میرے اللہ! مانگنے والوں کا جو تجھ پر حق ہے اس کے واسطے سے مانگتا ہوں اور تیری طرف میرے اس چلنے کا جو حق ہے اس کے واسطے سے میں اکڑتا اتراتا نہیں نکلا ہوں، نہ دکھاوے اور شہرت کے لیے میں صرف تیرے غضب سے بچنے کے لیے اور تیری رضا کی تلاش میں نکلا ہوں، میرا سوال یہ ہے کہ مجھے آگ سے بچا دے اور میرے گناہ معاف کردے بے شک تیرے علاوہ کوئی گناہ معاف نہیں کرسکتا۔

- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب لوگوں سے خطاب فرماتے تو آغاز خطبہ میں جو دعا پڑھتے مدرّسہ اپنے درس کے آغاز میں اس دعائے مسنونہ کے ذریعے بھی اپنے رجوع الی اللہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو بڑھا سکتی ہیں۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ نَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا، مَنْ يَهْدِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ (سنن أبي داود ۲۱۱۸)

- یا پھر وہ قرآنی دعا جو موسیٰ علیہ السلام نے اس وقت مانگی جب انہیں دعوت الی اللہ کے کام مامور کیا گیا تھا۔

قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي ٥ وَيَسِّرْ لِيٓ أَمْرِي ٥ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِي (سورۃ طه آیت: ۲۵ تا ۲۷)

اے میرے رب! میرے سینے کو میرے لیے کھول دے اور میری مہم کو آسان کر دے اور میری زبان کی گرہ کھول دے کہ لوگ میری بات سمجھ لیں۔

اس دعا کے لفظ لفظ سے اندازہ ہوتا ہے کہ حضرت موسیٰ نے دعوت پہنچانے کی ذمہ داری کے بوجھ کو کتنا بھاری محسوس کیا ہے اور کتنی دلسوزی کے ساتھ اس بارگراں کی ذمہ داریاں ادا کرنے میں اللہ تعالیٰ سے مدد و رہنمائی کے لیے درخواست کی ہے۔

عزیز مدرّسات! درس قرآن دینا واقعی ایک بھاری ذمہ داری ہے اگر اس ذمہ داری کا کما حقہ احساس دل میں ہو تو ہر حساس مدرسہ کا سینہ اس سے بھینچتا ہے اور یہ آدمی کی کمزوری کی دلیل نہیں ہے بلکہ یہ اس کے حساس اور فرض شناسی کی دلیل ہے۔

رجوع الی اللہ کی یہ شان دیکھنی ہو تو امام بخاریؒ کے ہاں دیکھیے صحیح بخاری میں بیان کردہ احادیث کی تعداد تقریباً ۳۰۰۰ بتائی جاتی ہے۔ امام بخاریؒ نے ایک ایک حدیث کو صحیح بخاری میں شامل کروں یا نہ کروں کی خاطر دو نفل صلوٰۃ استخارہ پڑھی۔ اس درجہ احتیاط کی وجہ یہی تھی کہ بات کی نسبت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہے۔ عزیز مدرّسات! ہم جس کی بات

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگوں کو سنا رہے ہیں۔ اس کی نسبت تو اللہ رب کائنات کی طرف ہے۔ سو اگر ہو سکے تو دو رکعت نفل نماز پڑھ کر درس قرآن کے آغاز میں اللہ تعالیٰ سے رہنمائی کی طلبگار بن جائیں۔

- مدرسہ جب درس قرآن سے فارغ ہو جائیں تو دل کی پوری گہرائی کے ساتھ یہ قرآنی دعا کریں:

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ (سورة البقرة: ۱۲۷)

اے ہمارے رب! ہماری طرف سے قبول فرمالے یقیناً تو سننے والا اور جاننے والا ہے۔

تو یہ دعا مدرّسہ کے اس شعور کو بیدار کرنے میں معاون بنے گی ان شاء اللہ کہ جہاں مدرسہ کے سامنے شرکاء درس سامعین بن کر بیٹھے ہوئے تھے وہاں ایک 'السامع' وہ بھی ہے جسے اس قرآنی دعا میں 'السمیع' کہا گیا ہے اور اسی کا پیغام تو مدرسہ نے سنایا ہے لہٰذا مدرِسہ اسی 'السمیع العلیم' سے عاجزی سے درخواست کریں کہ پیغام رسانی کا جو حق اس کے ذمہ تھا اس کی ادائیگی کو وہ قبول فرمائے وہ راضی ہو جائے۔ ''وہ تو ناراض نہیں ہے''؟ اختتام درس پر مدرسہ کی بس صرف یہی ایک فکر غالب تر رہنی چاہیے سامعین سب کے سب راضی ہوں اور وہ ناراض ہو جائے تو مدرِسہ کی جھولی تو خالی رہی۔ یہ فکر جتنی زیادہ ہوگی اتنی ہی پبلک کی شاباش سے ہم بے نیاز رہ سکیں گے۔

ہم نے اپنی تاریخ میں ایسے ہی اخلاص کو اکابرین علماء میں دیکھا ہے عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے بارے میں یہ واقعہ مشہور ہے کہ ایک بار ایک بڑے مجمع سے دو گھنٹے خطاب کیا تو دور دراز سے ایک دیہاتی بڑے اشتیاق سے آیا درس ختم ہو چکا تھا اسے تاخیر کا ملال تھا تو اس کے لیے وہ دوبارہ طویل وقت پھر بولے۔ اس پر وہ حیران ہوا تو ؒ لگے کہ میں پہلے بھی اسی ایک کے لیے بولا تھا اور اب بھی اسی ایک کے لیے بول رہا ہوں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک دعا مسنونہ ہے جو شیطانی اغوا سے ہمیں بچانے کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھائی ہے آیئے اسے بھی یاد کرلیں اور ہر موقع دل سے مانگنے والے بنیں۔ دعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ لَا تُؤَاخِذْنِی بِمَا یَقُولُونَ، وَاغْفِرْ لِی مَا لَا یَعْلَمُونَ، وَاجْعَلْنِی خَیْرًا مِمَّا یَظُنُّونَ

اے اللہ تو ان (ستائش بھری) باتوں پر مجھے نہ پکڑیئے گا جو یہ لوگ (میرے بارے میں) کررہے ہیں مجھے ان تمام باتوں پر بخش دیجئے جو انہیں پتہ نہیں ہیں (وہ قصور مجھ سے سرزد ہوتے رہے ہیں یہ لوگ تو نہیں جانتے مگر تجھے تو معلوم ہے نا) اور مجھے اس سے زیادہ بہتر بنا دے جو یہ (میرے بارے) میں گمان رکھتے ہیں۔ (صحیح الادب المفرد للالبانی حدیث ۵۸۵ شعب الایمان للبیہقی)

قرآن کا اچھا سامع بننا

مدرِّسہ کا منصب اور مقام کتنا حساس ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا پیغام ہے جس کو بندوں تک مِن وعَن پہنچانے کی ذمہ داری آپ پر ہے ٹو زمانے میں خدا کا آخری پیغام ہے۔ پیغام تو درست وہی پہنچا سکتا ہے جو پہلے خود توجہ سے پیغام کو سنے اور پیغام کو پوری سمجھ کے ساتھ اخذ کرے۔ پیغام دینے والے کا منشاء جان لے، کہنے والے کا اصل مدعا کیا ہے؟ وہ کسے پیغام دینا چاہتا ہے کیا پیغام ہے؟ ایک بات پہنچانا چاہتا ہے یا دو تین باتیں پہنچانا چاہتا ہے؟ آپ اپنے بچے سے کتنا ناراض ہوتی ہیں جب وہ آپ کی طرف سے پیغام کو کچھ کا کچھ بنا کر دے آتا ہے اور جب آپ بچے کی سرزنش کرتی ہیں تو اس کا جواب یہی ہوتا ہے "میں نے آپ کی بات سنی نہیں تھی۔ میں نہیں سمجھا آپ کیا کہہ رہی ہیں؟" بس قابل صد احترام مدرِّسات بہنو! یہی معاملہ کہیں اللہ تعالیٰ کے پیغام کے ساتھ تو نہیں ہورہا؟ تو آیئے سب سے پہلے اپنے اوپر یہ لازم کرلیں کہ میں قرآن پاک کی اچھی سامع بنوں گی۔ پوری توجہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے پیغام کو وصول کروں گی کیونکہ اچھی مدرِّسہ وہی ہے جو قرآن کی اچھی سامع ہے۔ حکم یہی ہے:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَ اِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَ اَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ

(سورۃ الاعراف: ۲۰۴)

جب قرآن تمہارے سامنے پڑھا جائے تو اسے توجہ سے سنو اور خاموش رہو شاید کہ تم پر رحمت ہو جائے۔

مطلب یہی ہے کہ سنو گے غور کرو گے، صحیح اخذ کرو گے تو پھر کہیں جا کر پیغام درست دے پاؤ گے انسانی ذہن کی مثال پیراشوٹ سے دی جاتی ہے۔ کھولو گے تو کھلے گا۔ نہیں کھولو گے تو نہیں کھلے گا۔

قرآن پر عمل کا پختہ عزم

درس قرآن دینے کے لیے جب آپ قرآن مجید کھولیں تو اپنے دل سے پوچھ لیں کیا ارادہ ہے؟ دل سے ایک عہد لیجئے اور جب تک آپ کا دل مضبوط ارادے، قوی عزم، اور پختہ تہیہ کا آپ کے سامنے اعلان نہ کرے، کیا اعلان؟ یہ کہ میں تاحیات ان آیات سے سر کنے کھسکنے کی خود کو کبھی رعایت نہیں دوں گی۔ جس چیز سے روکا جائے گا سب سے بڑھ کر اس سے رکنے والی ہوں گی۔ اور جس چیز کا حکم دیا جائے گا اس پر بہترین نمونہ عمل پیش کروں گی، اس وقت تک آپ زبان نہ کھولیں۔ حضوریٔ قلب اور سپردگی قلب ان دونوں چیزوں کے اہتمام کے ساتھ درس کی ابتداء کیجئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اس انجام بد سے خبردار کر چکے ہیں جو اس شخص کا مقدر ہوگا جو اوروں کو تو نصیحت کرتا رہا لیکن خود عمل نہیں کیا کرتا تھا۔

- حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: ''معراج کی رات میرا گزر ایک ایسی قوم پر ہوا جس کے ہونٹ آگ کی قینچیوں سے کاٹے جاتے اور وہ پھر صحیح سالم ہو جاتے (پھر دوبارہ کاٹے جاتے) میں نے جبرائیل سے پوچھا۔ یہ کون لوگ ہیں۔ جبرئیل نے بتایا۔ یہ آپؐ کی امت کے وہ خطیب ہیں جو دوسروں کو وعظ کرتے تھے لیکن خود عمل نہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے تھے۔ اللہ کی کتاب پڑھتے تھے لیکن اس پر عمل نہیں کرتے تھے"۔ (بیہقی) صحیح الجامع الصغیر للالبانی الجزء الاول، رقم الحدیث ۱۲۸)

- حضرت اسامہؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ایک آدمی کو لایا جائے گا اور اسے جہنم میں پھینک دیا جائے گا اس کی انتڑیاں پیٹ سے باہر نکل آئیں گی پھر جس طرح گدھا چکی کے گرد گھومتا ہے اسی طرح وہ آدمی اپنی انتڑیوں کے گرد گھومے گا۔ اہل جہنم اس کے پاس اکٹھے ہوں گے اور پوچھیں گے اے فلاں! تمہیں کیا ہوا؟ تم تو ہمیں نیکی کا حکم دیتے تھے اور برائی سے روکتے تھے وہ جواب دے گا۔ ہاں! میں نیکی کا حکم دیتا تھا لیکن خود اس پر عمل نہیں کرتا تھا۔ اور تمہیں برائی سے روکتا تھا لیکن خود برائی کا ارتکاب کرتا تھا۔ (بخاری کتاب بدالخلق باب صفۃ النار رقم الحدیث ۳۲۶۸)
- حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ قیامت کے روز ایک شخص کا سب سے پہلے فیصلہ کیا جائے گا جو وہ ہوگا جس نے خود بھی علم سیکھا اور دوسروں کو بھی سکھایا اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتیں گنوائے گا اور وہ ان نعمتوں کا اقرار کرے گا تب اللہ اس سے پوچھے گا ان نعمتوں کا شکریہ ادا کرنے کے لیے تو نے کیا عمل کیا؟ وہ عرض کرے گا میں نے خوب ھی علم سیکھا اور دوسروں کو بھی سکھایا اور تیری خاطر لوگوں کو قرآن پڑھ کر سنایا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا۔ تو نے جھوٹ کہا ہے تو نے قرآن اس لیے پڑھ کر سنایا تھا کہ لوگ تجھے قاری کہیں سو دنیا نے عالم اور قاری کہا پھر حکم ہوگا اور اسے منہ کے بل اٹھا کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ (مسلم روایت مختصر صحیح مسلم للالبانی رقم الحدیث: ۱۰۸۹)

حضورؐ کے ان ارشادات کو سب سے زیادہ غور سے سننے اور سمجھنے والے صحابہ کرامؓ کا یہ طریقہ تھا کہ وہ قرآن پر عمل کے کساؤ کی طرف ایک دوسرے کو متوجہ کرتے رہتے خاص طور پر قرآن پاک کے معلمین کو اس بات کا شدید احساس دلاتے سیدنا عمرؓ نے ملک شام کے امراء کو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خط لکھا کہ قرآن کے تمام حافظوں کی فہرست مجھے بھیج دو تا کہ میں ان کا وظیفہ بڑھاؤں اور انہیں اطراف عالم میں لوگوں کو قرآن سکھانے کے لیے بھیج دوں۔ اس پر حضرت موسیٰ اشعری نے لکھا کہ ہمارے ہاں حافظوں کی تعداد تین سو سے زیادہ بڑھ گئی ہے جواب میں حضرت عمرؓ نے ان حافظوں کو یہ نصیحتیں لکھیں۔ قرآن پاک کی پیغام رسانی کے حوالہ سے مدرسات کی ذمہ داریاں بھی تو دو چند ہیں تو پھر آیئے سیدنا عمرؓ کی نصیحتوں کو ہم بھی غور سے سن لیں۔

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم یہ خط اللہ کے بندے عمر کی طرف سے حضرت عبداللہ بن قیس (ابوموسیٰ اشعری) اوران کے ساتھ جتنے حافظ قرآن ہیں ان سب کے نام ہے سلام علیکم امابعد! یہ قرآن تمہارے لیے باعث اجر سبب عزّت وشرف اور (آخرت میں کام آنے والا) ذخیرہ ہے۔ اس لیے تم اس کے پیچھے چلو۔ (اپنی خواہشات کو قربان کر کے اس پر عمل کرو) قرآن تمہارے پیچھے نہ چلے (یعنی قرآن کو اپنی خواہشات کے تابع نہ بناؤ) کیونکہ قرآن جس کے پیچھے چلے گا اس کو گدّی کے بل گرا دے گا۔ پھر اسے آگ میں پھینک دے گا۔ اور جو قرآن کے پیچھے چلے گا قرآن اسے جنت الفردوس میں لے جائے گا۔ تم اس بات کی پوری کوشش کرو کہ قرآن تمہارا سفارشی بنے اور تم سے جھگڑا نہ کرے۔ کیونکہ قرآن جس کی سفارش کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس سے قرآن جھگڑا کرے گا وہ آگ میں داخل ہوگا اور یہ جان لو کہ قرآن ہدایت کا چشمہ اور علم کی رونق ہے اور یہ رحمان کے پاس سے آنے والی سب سے آخری کتاب ہے۔ اس کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ اندھی آنکھوں کو، بہرے کانوں کو اور پردہ پڑے ہوئے دلوں کو کھولتے ہیں۔ اور جان لو کہ بندہ جب رات کو کھڑا ہوتا ہے اور مسواک کر کے وضو کرتا ہے پھر تکبیر کہہ کر (نماز میں) قرآن پڑھتا ہے تو فرشتہ اس کے منہ پر اپنا منہ رکھ کر کہتا ہے اور پڑھ اور پڑھ۔ تم خود پاکیزہ ہو اور قرآن تمہارے لیے پاکیزہ ہے۔ اور اگر وہ وضو کرے لیکن مسواک نہ کرے تو فرشتہ اس کی حفاظت کرتا ہے اسی تک محدود رہتا ہے اس سے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آگے کچھ نہیں کرتا۔ غور سے سنو! نماز کے اندر قرآن کا پڑھنا محفوظ خزانہ اور اللہ کا مقرر کردہ بہترین عمل ہے لہٰذا جتنا ہو سکے زیادہ سے زیادہ قرآن پڑھو۔ نماز نور ہے زکوٰۃ دلیل ہے۔ صبر روشن اور چمکدار عمل ہے اور روزہ ڈھال ہے اور قرآن یا تو تمہارے لیے حجت ہوگا یا تمہارے خلاف، لہٰذا قرآن کا اکرام کرو اور اس کی توہین نہ کرو۔ کیونکہ جو قرآن کا اکرام کرے گا اللہ اس کا اکرام کرے گا اور جو اس کی توہین کرے گا اللہ اس کی توہین کرے گا۔ اور جان لو جو قرآن پڑھے گا اور اسے یاد کرے گا او اس پر عمل کرے گا اور جو اس میں ہے اس کا اتباع کرے گا تو اس کی دعا اللہ کے ہاں قبول ہوگی۔(۱)

پھر ان نشانیوں کو بھی مدرسات اپنے اندر تلاش کریں جن کا تذکرہ ایک موقع پر حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے قرآن کے حفاظ کے حوالہ سے کیا تھا۔ فرمایا کہ قرآن کے حافظوں میں مندرجہ ذیل نشانیاں ہونی چاہیں جن سے وہ پہچانا جائے۔ (اس زمانے میں قرآن کا حافظ قرآن کا عالم بھی ہوتا تھا)

- رات کو لوگ جب سو رہے ہوں تو وہ اللہ کی عبادت کر رہا ہو۔
- دن کو لوگ خوش ہو رہے ہوں تو وہ امت کے غم میں غمگین ہو۔
- دن کو لوگ بغیر روزہ کے ہوں تو وہ روزہ دار ہو۔
- اور جب لوگ ہنس رہے ہوں تو وہ اللہ کے سامنے رو رہا ہو۔
- اور جب لوگ آپس میں مل کر ادھر ادھر کی باتیں کر رہے ہوتو وہ خاموش ہو۔
- اور جب لوگ اکڑ رہے ہوں تو وہ عاجز اور مسکین بنا ہوا ہو۔

اور اسی طرح حافظ قرآن کو رونے والا، غمگین، حکمت والا، بردبار، علم والا اور خاموش رہنے والا ہونا چاہیے اور بدسلوک، غافل شور مچانے والا، چیخنے والا اور تیز مزاج نہیں ہونا چاہیے۔(۲)

۱۔ حیاۃ صحابہؓ جلد سوم از یوسف کاندھلوی، ص ۲۹۹، ۲۹۸

۲۔ حیاۃ صحابہؓ جلد سوم از یوسف کاندھلوی، ص ۳۰۱

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن کی تلاوت درست طریقہ سے

مدرّسہ کے لیے یہ بات بھی ضروری ہے کہ جن آیات کا درس دینا مقصود ہے ان آیات کی تلاوت معروف طریقہ سے الفاظ کی صحیح ادائیگی کے ساتھ کریں اس بات کی طرف اس وجہ سے متوجہ کرنا ضروری سمجھتی ہوں کہ بچپن سے ہمیں جس طرح قرآن پاک پڑھنے کی مشق ہوتی ہے اور جس انداز میں زبان پر آیات رواں ہوتی ہیں ہمیں اپنی غلطی کا احساس نہیں ہوتا تا نکہ کوئی صاحب علم ہماری اصلاح کر دیں اس لیے یہ بہتر ہوگا کہ متعلقہ آیات درس پہلے کسی کو سنا کر اپنی غلطیوں کی اصلاح کریں۔ آج کل تو قرآن چینلز، قراء حضرات کی سی ڈیز، کیسٹ، کمپیوٹر، لیب ٹاپس اور ویب سائٹس سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ نیز یہ کہ اپنے بچوں بچیوں کو ابتداء ہی سے نورانی قاعدہ اچھے استاد قاری/ قاریہ سے پڑھوائیں۔

درس سے متعلقہ آیات کی تلاوت

- ابتدا درس سے متعلقہ آیات کی تلاوت کے ساتھ کیجئے اس کا ترجمہ تفہیم القرآن سے پڑھ کر سنا دیں

آیت کے اجزاء کو الگ الگ سمجھنا

پھر ہر آیت کو الگ سے تشریح کرنے کی غرض سے پڑھیں، آیت کے ٹکڑے کریں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس طریقہ تلاوتِ قرآن کے مطابق جسے ام سلمیٰؓ زوجہ محترمہ نے بیان کیا جبکہ آپؓ سے پوچھا گیا کہ آپؐ قرآن کیسے پڑھتے تھے؟ فرمایا: آپؐ قرآن ٹکڑے ٹکڑے کر کے پڑھتے تھے۔ الحمد اللہ کہتے تو رک جاتے، رب العالمین کہتے تو رک جاتے۔ مثال کے طور آپ اِس کی مشق اِس طرح سے کر سکتی ہیں سورۃ ق کی آیت ١٦ ہے: وَلَقَدْ خَلَقْنَا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْاِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ

اور تحقیق ہم نے انسان کو پیدا کیا ہے اور ہم اس کے دل میں ابھرنے والے وسوسوں کو جانتے ہیں اور ہم اس کی رگ گردن سے بھی زیادہ قریب ہیں۔ یہ ایک مکمل آیت ہے مگر اس میں تین الگ الگ باتیں بیان ہوئی ہیں وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَان ہم نے انسان کو پیدا کیا ہے دوسری بات نَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُه ہے ہم اس کے دل میں ابھرنے والے وسوسوں کو بھی جانتے ہیں اور تیسری بات وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ یعنی ہم اس کی رگ گردن سے بھی زیادہ قریب ہیں۔

تین نکات کے تحت تشریح

اب ہر ایک الگ بات کی الگ تشریح ہوگی کن نکات کے تحت، تین بنیادی نکات کے تحت

۱۔ کیا بات ہے جو میرے رب نے مجھے کہی یعنی میرے رب کا میرے لیے کیا پیغام ہے؟

۲۔ میں اب تک کیا کرتی رہی ہوں؟ کیا یہ بات میں جانتی ہوں؟ اور جاننے کے بعد میں نے اسے دل سے بھی مان لیا ہے اپنا بے لاگ احتساب کرنا ہے۔ کیا میں ایسا ہی سمجھ کر زندگی گزار رہی ہوں اور وہی کچھ کر رہی ہوں جس کو کرنے کا حکم ہے اور اس کام سے رک رہی ہوں جس سے روکا جا رہا ہے؟ دل سے مان لیا ہوتا تو میری کیا مجال ہوتی کہ میں اپنے بنانے والے کے حکم کی خلاف ورزی کرتی۔ الاله الخلق والامر

۳۔ مجھے اب کرنا کیا ہے؟ میرا عزم، ارادہ، تہیہ کیا ہے؟ اللہ کو حاکم مان لینے کے بعد اس کی حکم عدولی کے سارے دروازے تو اب بند ہیں آیت نے میرے اندر کون سا عزم پیدا کیا ہے مجھے اب کیا کرنا ہے؟ اور کیا نہیں کرنا ہے؟ اپنے عمل کا نکتہ واضح ہو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آیت کا تعلق کس شعبہ زندگی سے ہے

درس میں یہ بات بھی واضح طور پر بتائیں کہ آیت کا تعلق آپ کے کس حصۂ زندگی سے ہے؟ کیا آیت آپ کے ایمان سے متعلق ہے؟ ایمان میں کیا چیز شامل کر رہی ہے؟ کیا آپ کی عبادات سے متعلق ہے؟ عبادات کی کس انداز میں تربیت کر رہی ہے؟ کیا آپ کے اخلاق سے بحث کر رہی ہے؟ کیا وصف پیدا کر رہی ہے؟ کیا آپ کے معاملات سے متعلق ہے؟ تو کس معاملۂ زندگی کو سنوار رہی ہے؟ یہ مدرسہ کا کام ہے کہ وہ انگلی رکھ کر بتائیں کہ کس سوچ کی درستگی مقصود ہے یا کس جذبہ کی بیداری مراد ہے؟ عقیدہ میں کون سی بات شامل کی جا رہی ہے یا کس غلط تصور کو کھرچ کر نکالا جا رہا ہے۔ صفائی کس کونے کی اور کیسی مقصود ہے؟

یہ کام تو اس وقت ممکن ہوسکتا ہے جب مدرّسہ نے ان آیات پر بہت پہلے سے بہت زیادہ سوچا ہوگا۔ پہلے تو اپنے آپ کو بٹھا کر سمجھایا ہوگا وہ ہستی جو ہمیں بہت عزیز ہوتی ہے اس کی بات پر، اس کے ایک ایک جملے پر اور جملے کے ایک ایک لفظ پر ہم کتنا غور کرتے ہیں۔ اس وقت بھی جب وہ بول رہی ہوتی ہیں اور جب ان کی محفل سے اٹھ کر آ بھی جاتے ہیں تب بھی ان کی باتوں کی بازگشت ہماری سوچوں کے دریچے کھولتی جاتی ہے اگر ایسا ہے تو یہ میرے مالک کے بول ہیں۔ یہ میرے آقا کی باتیں ہیں یہ میرے پروردگار کی گفتگو ہے۔ یہ میرے دل کو کیوں نہ چھوئیں اور اگر دل کو چھو جائیں تو احساس بن کر میرے لہو کو کیسے نہ گرمائیں اور اس کے حکم پر اپنی جان پیش کرنے پر مجھے کیسے نہ تڑپائیں۔

بنیادی تیاری تفہیم القرآن سے اور کیوں؟

درس قرآن کی تیاری بنیادی طور پر تفہیم القرآن سے کریں تشریحی نوٹ میں جہاں حوالہ ہے کہ اسی مضمون کو تفہیم کی دوسری جلدوں کے ان ان صفحات سے دیکھ لیں تو آپ ضرور دیکھیں تاکہ جو بات یہاں واضح نہ ہوسکی ہو دوسری جگہوں کی تفسیر اسے واضح کر دے۔ ایک

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقام میں ایک پہلو اگر مخفی ہوتا ہے تو دوسرے مقام میں وہ واضح ہو جاتا ہے ایک جگہ اس کا اصل رخ غیر معین ہوتا ہے تو دوسرے سیاق وسباق میں وہ رخ بالکل معین ہو جاتا ہے ایک جگہ اگر ایک بات کی دلیل سمجھ میں نہیں آتی تو دوسری جگہ بالکل واضح ہو جاتی ہے ایک ہی بات اتنے مختلف اسلوب سے آتی ہے کہ اگر آدمی قلب سلیم رکھتا ہے تو اسے پکڑ ہی لیتا ہے۔

تفہیم القرآن سے تیاری کا مشورہ اس لیے دیا جارہا ہے کہ انسانی ذہن میں اٹھنے والے فطری سوالات کیا، کیوں اور کیسے کے بہت آسان سادہ زبان میں قلب و ذہن کو مطمئن کرنے والے جوابات اس تفسیر میں دیئے گئے ہیں نیز یہ کہ یہ تفسیر زندگی کا جمود توڑتی ہے۔ ہمارے اندر ایک فکر وسوچ کی تحریک پیدا کر کے ہمیں میدان عمل میں کھڑا کر دیتی ہے۔ اسلام پر وہ اعتماد عطا کرتی ہے کہ جس کے بعد اسلام کے لیے معذرت خواہانہ انداز ختم ہو جاتا ہے۔ قاری پورے اعتماد اور اسلام کے قوانین پر پورے فخر کے ساتھ یکسوئی اور قطعیت کے ساتھ اسلام پر مضبوط قدموں سے جم جاتا ہے۔

دیگر تفاسیر کا مطالعہ بھی شرح صدر کے لیے

تفہیم القرآن کے ساتھ ساتھ دیگر تفاسیر جیسے تفسیر ابن کثیر از حافظ ابن کثیر، معارف القرآن از مفتی شفیع عثمانی، فی ظلال القرآن از سید قطب سے بھی استفادہ کیجئے۔ خاص طور پر وہ آیات جو کسی ایک تفسیر سے سمجھنا مشکل محسوس ہو رہا ہے تو دوسری تفاسیر اس اشکال کو حل کر دیتی ہیں۔

- کوشش کریں کہ ہمارا درس ان تفاسیر کے دائرے سے تجاوز نہ کر جائے۔ یعنی وہ مفہوم جسے کسی مفسرؒ نے بیان کرنے کی جرات نہ کی ہو۔ ہم بے دھڑک اپنی رائے سے کوئی مفہوم نہ نکالیں۔ صحابہ کرامؓ اور علمائے سلف کی احتیاط کا حال تو آپ دیکھ آئے ہیں نا!

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صرف کیسٹس/سی ڈیز پر انحصار نہ کریں

ایک اور پہلو یہ بھی توجہ طلب ہے محض کیسٹس اور سی ڈیز پر فہم قراان کا انحصار نہ کریں ہمیں تفاسیر سے براہ راست بھی قرآن پاک کی آیات کے مطالب اخذ کرنے کی محنت کرنی چاہے اور کسی حلقۂ درس سے بھی لازما مستفید ہونا چاہیے۔ اس لیے کہ وہ مدرسہ ہیں کہ جب وہ قرآن مجید سے سامعین کو جوڑتی ہیں تو اپنی نگاہ سے دیکھتی ہیں کہ سامعین نے اللہ تعالیٰ کے پیغام کو کیسے وصول کیا ہے؟ آیات سامعین پر کس طرح سے اثر انداز ہوئی ہیں؟ اور سامعین جب معاشرے میں جمے ہوئے تصورات کو توڑنے کا جذبۂ انقلابی قرآن پاک سے پاتی ہیں اور ان کے سامنے مخالفتیں اور رکاوٹیں جب ان کا راستہ روکنے کو کھڑی نظر آتی ہیں تو ایسے میں وہ کتنی بے تابی سے سوال کرتی ہیں۔ یہ مدرسہ ہی ہیں جو سامعین کے قلب و ذہن سے اٹھنے والے سوالات کا برموقع تسلی بخش جواب دیتی ہیں۔ صرف کیسٹس یا سی ڈیز اس کا متبادل کیسے بن سکتے ہیں؟ مربیانہ ہاتھ تو مدرسہ ہی رکھ سکتی ہیں کہ آپ جس الجھن کا شکار ہوں عمل قرآن کے راستے میں جو پریشانی آپ کو لاحق ہو اس میں سے آپ کو نکالنے میں اپنی عملی تجاویز کے ذریعہ سے آپ کی مدد کر سکیں۔

مخاطب کو شریک گفتگو رکھنا

درس قرآن کے دوران مخاطب کو شریک گفتگو رکھیں کوئی ہلکا پھلکا سوال کر کے ان کے ذہن کو بیدار رکھیں اور ان کی دلچسپی اور توجہ کو قرآن کے پیغام پر مرکوز رکھیں۔

فروعی فقہی بحثوں سے اجتناب

دوران درس فقہی مسائل کو نہ تو خود چھیڑیں نہ فروعی معاملات سے متعلقہ سوالات کی حوصلہ افزائی کریں فقہی نوعیت کے مسائل معلوم کرنے کے لیے فقہ کی آسان فہم کتابیں تجویز کی جا سکتی ہیں۔ آسان فقہ از یوسف اصلاحی صاحب تفہیم المسائل از مولانا گوھر الرحمٰن صاحب

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

،فقہ السنۃ از عاصم حداد صاحب، یہ وقت جبکہ عالم کفر ملۃ واحدہ بن کر اہل اسلام پر ٹوٹ پڑا ہے، باہم افتراق و انتشار کا نہیں، اتفاق و اتحادِ وملت کا ہے۔ ہمیں کفر کی طاقتوں کے علی الرغم اسلام کے نزدیک متفق علیہ عقائد ونظریات اور قوانین و احکامات کو قائم کرنے کے لیے سیسہ پلائی دیوار بنا ہے۔

قرآنی دعاؤں کو یاد کروانا

دوران درس جو بھی قرآنی دعا آ جائے اسے خود بھی اور شرکاء درس کو بھی یاد کروا دیجئے دعاؤں کی ہمہ پہلو تشریح تو آپ کر چکی ہوں گی۔ لفظی ترجمہ کی مدد سے دعائیں جلد یاد بھی ہو جاتی ہے پھر اگلے درس میں گذشتہ سے پیوستہ جائزہ بھی لیتی رہیں۔ اطمینان کر لیں کہ دعائیں صرف پڑھی جا رہی ہیں یا دل سے مانگی جا رہی ہیں اور اگر دل سے مانگی جا رہی ہیں تو ان راہوں سے ہٹ کر اب کیسے چلا جا رہا ہے؟

درس کو باعث تحریک بنانا

مدرّسہ اس بات کا اہتمام کریں کہ ان کا ہر درس شرکاء کے اندر ایک تحریک پیدا کرنے کا باعث بنے۔ قرآن مجید کی تو یہ تاثیر ہے کہ وہ قلب و ذہن کے جمود کو توڑتی ہے اور یہ کتاب تحریک اگر دل سے قبول کر لی جائے تو انسان جامد و ساکت نہیں بیٹھ سکتا۔ میدان عمل میں حرکت کرتا نظر آتا ہے۔ تحریک دینے سے مراد یہ ہے کہ درس میں شامل تمام شرکاء اپنی مخصوص صلاحتیوں اور مخصوص دائرہ کار میں بہتر طور پر دین کی کچھ نہ کچھ خدمت کریں۔ خود کو کوئی ایک بھی بے کار نہ سمجھے۔ ہر فرد کیا کر سکتا ہے؟ اس بارے میں رہنمائی دنیا مدرّسہ کا کام ہے۔ مثلا جو لوگ ناظرہ قرآن پڑھا سکتے ہیں انہیں ناظرہ قرآن کی خدمت پر لگا دیجئے جو ملاقات کر سکتے ہیں وہ ملاقات کر کے لوگوں کو درس کی دعوت دیں۔ جن کے لیے چلنا پھرنا اور گھر سے نکلنا دشوار ہو مگر ٹیلی فون کر سکتے ہوں انہیں ٹیلی فون پر دعوت کے کام پر لگا دیں۔ جو شرکاء موثر

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زبانی گفتگو کر سکتے ہیں انہیں اپنی گفتگو سے اللہ کی محبت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چاہت پیدا کرنے پر لگا دیں۔ جو کتاب یا کسی پمفلٹ کا موثر تعارف کروا کر دوسرے کو پڑھنے کے لیے دے سکتے ہوں۔ وہ تقسیم لٹریچر کی خدمت کے ذریعے اللہ کو راضی کرنے کے کام پر لگ جائیں مقصد یہ ہے کہ درس کے نتیجہ میں سو فیصد شرکاء کے اندر فعالیت پیدا ہو جائے۔ اس طرح کہ وہ اللہ کے دین کے لیے اپنا وقت اپنا پیسہ اپنی صلاحیت اپنی توانائی برضاء ورغبت پیش کرنے والی بن جائیں۔

آیات کو سیاق وسباق سے سمجھنا

تفہیم القرآن میں ہر سورۃ سے پہلے سورۃ کا دیباچہ لکھا گیا ہے جس میں سورۃ کے زمانہ نزول تاریخی پس منظر اور موضوع ومضمون کے بارے میں تفصیل دی ہوتی ہے۔ مدرّسہ کے لیے لازم ہے کہ وہ سورۃ کے دیباچے کا حرف حرف بغور مطالعہ کرے۔ آیات کا اصل مفہوم پس منظر کے بغیر کیسے صحیح سمجھ میں آسکتا ہے؟ وہ ایک خاص ماحول ہوتا ہے ''دیباچہ'' پس منظر کو واضح کر دیتے ہے کون؟ کہاں؟ کس صورت حال سے دوچار ہے؟ کون کس کے بارے میں کسے کیا ہدایت دے رہا ہے اور کیوں دے رہا ہے ان سب باتوں کو سمجھنے کے لیے پس منظر کی روشنی میں تفسیر میں دی گئی تشریح کو پوری توجہ سے سمجھنا ہوگا۔ آیت کا اگرچہ ایک عمومی مفہوم بھی ہوا کرتا ہے۔ عمومی مفہوم بھی بیان کیا جاسکتا ہے مگر خدارا! آیات کو سیاق وسباق سے ہٹا کر خود سے تشریحات تو نہ کریں۔ جس سیاق وسباق میں بات ہو رہی ہے۔ اس کو تو نہ چھپائیں۔ مثال کے طور پر

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

تمہارے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے

یہ سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر ۲۱ ہے اس آیت کی تشریح ہم بالعموم تفاسیر سے پڑھے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بغیر کر دیتے ہیں یہ جانے بغیر کہ وہ کونسی صورت حال تھی جس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ آیت اتری، اس آیت کے اس وقت مخاطب کون تھے۔ وہ اس وقت کیا کر رہے تھے کہ اللہ کی طرف سے انہیں یہ حکم سنایا گیا آپ تفاسیر کھولیں گی تو ان کی تشریحات آپ کو غزوہ احزاب کے میدان جہاد وقتال میں پہنچا دیں گی۔ آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملوا دیں گی جن کا حال یہ تھا کہ ہر مشقت جس کا آپ نے دوسروں سے مطالبہ کیا اسے برداشت کرنے میں آپؐ خود سب کے ساتھ شریک ہیں بلکہ دوسروں سے بڑھ کر آپؐ نے حصہ لیا کوئی تکلیف ایسی نہ تھی جو دوسروں نے تو اٹھائی اور آپؐ نے نہ اٹھائی ہو۔ خندق کھودنے والوں میں آپؐ شامل تھے بھوک اور دوسری تکلیفیں اٹھانے میں ایک ادنی مسلمان کے ساتھ آپؐ کا حصہ بالکل برابر تھا۔ طویل محاصرہ کے دوران آپؐ ہر وقت محاذ جنگ پر موجود تھے اور ایک لمحہ کے لیے بھی دشمن کے مقابلے سے نہ ہٹے۔ بنی قریظہ کی غداری کے بعد جس خطرے میں سب مسلمانوں کے بال بچے مبتلا تھے اسی میں آپ کے بال بچے بھی موجود تھے۔ آپؐ نے اپنے لیے کوئی الگ سیکیورٹی زون نہیں بنایا تھا۔ یہ سب ''فی رسول اللہ'' کی تشریح ہے۔ '' لَقَدْ كَانَ لَكُم میں اللہ تعالیٰ کا خطاب ان لوگوں کی طرف ہے جنہوں نے اس جنگ احزاب میں مفاد پرستی کی اور عافیت کوشی سے کام لیا۔ ان سے اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ تم ایمان واسلام اور اتباع رسولؐ کے مدعی تھے۔ تم کو تو یہی دیکھنا چاہیے تھا نا کہ جس رسولؐ کی پیروی میں تم شامل ہوئے ہو اس کا اس موقع پر کیا رویہ تھا۔ اگر کسی گروہ کا لیڈر خود عافیت کوش ہو۔ خود آرام طلب ہو۔ خود اپنے ذاتی مفاد کی حفاظت کو مقدم رکھتا ہو۔ خطرے کے وقت خود بھاگ نکلنے کی تیاریاں کر رہا ہو۔ پھر تو اس کے پیروؤں کی طرف سے ان کمزوریوں کا اظہار معقول ہو سکتا ہے۔''(۱)

ہم تو اس آیت کی تشریح میں سیاق وسباق سے ہٹ کر چند میٹھی میٹھی باتیں بتا کر سامعین

۱۔ تفہیم القرآن جلد چہارم ص ۸۰، ۸۱ از سید مودودی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو عمل بالقرآن پر مطمئن کر دیتے ہیں شکر ہے کہ میں تو صبح و شام کے اوراد و وظائف، بیت الخلا جاتے آتے گھر میں داخل ہوتے نکلتے، لباس پہنتے اتارتے سبھی باتوں میں اسوۂ حسنہ پر عمل کر رہی ہوں باقی یہ بات کہ حق کی خاطر سب کچھ قربان کر دینا، اور ہر خطرہ کو انگیز کر کے جان جوکھوں میں ڈالنے والا اسوۂ حسنہ یہ مفہوم تو خود انہوں نے واضح نہیں کیا جو قرآن کا درس دیا کرتی تھیں۔

اب اگر مدرّسہ نے سیاق و سباق کو بیان نہ کیا ہو تو کیا یہ ممکن ہے کہ اللہ کی منشاء کے مطابق وہ لوگوں کو عزیمت نبیؐ کی داستان سنا سکیں گی۔ قیامت تک آنے والے دنیا بھر کے قائدین، امراء اور لیڈران کو ان کے منصب جلیل کے شایان شان ہر خطرہ کو انگیز کر کے جان جوکھوں میں ڈالنے والے اسوۂ حسنہ کے پیغام دینے کا جو حق تھا۔ مدرّسہ ادا کر سکتی ہیں؟ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کا دم بھرنے والے وہ جو ہر دور میں مفاد پرستی اور عافیت کوشی کی روش پر چل رہے ہیں مدرسہ انہیں جھنجور سکتی ہیں؟

یا پھر ایک دوسری مثال "لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا" (اللہ تعالیٰ کسی متنفس پر اس کی مقدرت سے بڑھ کر ذمہ داری کا بوجھ نہیں ڈالتا) والی آیت کے ٹکڑے سے سمجھ لیں ہمیں معلوم ہونا چاہیے کہ قرآن پاک میں آیت کے یہ الفاظ کہاں سجائے گئے ہیں۔ سیاق و سباق نہ سمجھنے کا نتیجہ ہے کہ جس آیت نے فرار کے سارے فلسفوں کا دم توڑ دیا۔ اسی آیت کو ہم فرار کے بہترین جواز میں پیش کرتے ہیں۔ عذرات و تاویلات و جوازات کے سارے دفاتر کھل جاتے ہیں۔ فی زمانہ ان حالات میں اب تو یہ نہیں ہو سکتا نا! اللہ تعالیٰ نے ہی تو انسان پر اتنا بوجھ نہیں ڈالا ہے۔ جتنا کہ وہ اٹھا نہ سکے حالانکہ یہ بات بھی ذہن نشین کروانا ہوگی کہ انسان اپنی مقدرت کا فیصلہ خود کرنے والا نہیں ہے اس کا فیصلہ بھی اللہ ہی کر سکتا ہے کہ ایک شخص فی الحقیقت کس چیز کی قدرت رکھتا ہے اور کس چیز کی نہیں رکھتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میری محترم مدرّسات! بحمد اللہ سورۃ البقرۃ کے سب سے آخری رکوع کی آیت میں آئے ہیں ڈھائی پارہ کی سورۃ البقرۃ بھاری بھرکم ہمہ پہلو احکامات سے بھرپور ذمہ داریوں کو تفویض کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے اس فرمان "لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا" کا کیا مطلب ہوسکتا ہے؟ آپ تفسیر پڑھیں گے تو آپ کو اندازہ ہو جائے گا کہ اس آیت سے اللہ تعالیٰ کا منشا یہ ہے کہ تم ان تمام آیات پر عمل کر سکتے تھے تو تمہیں ان کا حکم دیا گیا ہے تم عمل کر ہی نہیں سکتے تھے۔ تو اللہ تعالیٰ معاذ اللہ کوئی ظالم ہے کہ تم پر اتنے احکامات کا بوجھ لادتا گویا آیت تو عمل کے لیے مہمیز کا کام کر رہی ہے۔ پورا قرآن، پوری سورۃ البقرۃ اس کے تمام تر احکامات کا نفاذ قابل عمل ہے تو تمہارے ذمہ اس کا قیام رکھا گیا ہے تو گویا عمل کے لیے زبردست تحریک، عزم، حوصلہ اور ہمت دلائی گئی ہے۔ یہ سب باتیں بسہولت مدرسہ کی سمجھ میں آئیں گی شرط یہ ہے کہ وہ تفسیر کی تشریحات پر گہری نظر رکھے اور خود کو اس بات کا پابند بنائے کہ اس سیاق وسباق کے اندر سے جو مفہوم واضح ہو رہے ہیں انہیں اخذ کیا اور کروایا جائے گا۔

اسمائے حسنیٰ پر غور کرنا

مدرّسہ اس بات کو جانتی ہیں کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کے ناموں کو الاسماء الحسنیٰ کہتے ہیں جس کے معنی ہیں بہترین اور خوب ترین نام ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ اَيًّامَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى

(سورة بني اسرائيل: ١١٠)

اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان سے کہو اللہ کہہ کر پکارو یا رحمان کہہ کر پکارو۔ جس نام سے بھی پکارو گے اس کے لیے سب اچھے ہی نام ہیں"۔

گویا نیا ہے لیجئے جب نام ان کا قرآن پاک کے صفحات میں کتنی کثرت سے اللہ تعالیٰ کی یہ صفات بیان ہوئی ہیں اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کے ذریعے ہمیں انہی ناموں سے اپنی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
پہچان کرائی ہے تاکہ وہ اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ ہم رہ رہے ہیں اسے ہم جان لیں اس کے مزاج آشنا بن جائیں اس کے کاموں کو اس کے معاملات کو، اس کے طور طریقوں کے بارے میں تفصیل جان لیں۔ ہم اللہ تعالیٰ کے مقام و مرتبہ کو اس کی عظمت و ہیبت کو، اس کے جاہ و جلال کو، اس کی بزرگی و برتری کو اس کی شان و شوکت کو، اس کے رعب و دبدبہ کو، اس کے مقام کبریائی کو، اس کی سطوت و شہنشائیت کو اس کے مقتدر و قیوم ہونے کی حقیقت دل میں اتار سکیں۔

- جس قدر تکرار قرآن پاک میں اسماء حسنیٰ کی آئی ہے اور جتنی جگہ اس موضوع نے گھیری ہے اور جتنی تذکیر اسماء حسنیٰ کو حاصل ہے اس درجہ تذکرہ کسی اور موضوع کا نہیں ہے۔ قرآن پاک کے صفحے صفحے پر اسماء حسنیٰ موجود ہیں۔ کیوں؟ یہ سب اہتمام کس وجہ سے کیا گیا؟ یہ اس لیے کہ تعلق بغیر پہچان کے ممکن ہی نہیں۔ اور اللہ سے محبت کا تعلق، بغیر تعارف کے کیسے ممکن ہے؟
- مدرّسہ کے لیے لازم ہے کہ وہ ان اسماء حسنیٰ پر سے سرسری طور پر نہ گزر جائے۔ وہ ٹھہرے، وہ رکے۔ دل کی آنکھ سے دیکھے، میرا رب کیسا ہے؟ خوبی اور حسن کی تو سرشت ہے کہ دل میں محبت پیدا ہو جاتی ہے۔ انسان فطرتاً اپنے محسن سے محبت کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے اور یہ بھی انسان کی طبع میں ہے کہ وہ عظمت و بزرگی جاہ و حشمت، قوت و سلطنت اور صاحب اختیار و مقتدر ہستی کے سامنے سر نہیں اٹھا سکتا۔
- مدرسہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی ہر خوبی پر غور و فکر کرنا سکھائیں اور غور و فکر کے نتیجہ میں اپنی عملی زندگی کو سنوارنے کی تحریک بھی دیں۔ مثال کے طور پر آج کے درس میں اگر اللہ تعالیٰ کا نام السمیع آیا ہے تو اس کے ہمہ پہلو معنی اخذ کروائیں اور فرد فرد سے طے کروائیں کہ پورا ہفتہ میں اس رب کے ساتھ گزاروں گی جو السمیع ہے۔ اور یہ پورا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہفتہ اس رب کے ساتھ [illegible] ہے یہ ہفتہ اس رب کے ساتھ جو العزیز ہے اور یہ ہفتہ اس رب کے ساتھ جو الحکیم ہے۔ اگر وہ السمیع ہے تو مجھے کیا کرنا چاہیے؟ کیا نہیں کرنا چاہیے اور کیسا بننا چاہیے؟

اگر وہ ''العزیز'' ہے تو مجھے کیا کرنا چاہیے؟ کیا نہیں کرنا چاہیے اور کیسا بننا چاہیے؟

- مدرسہ جانتی ہیں کہ انسانی جذبات بنانے میں اور انسان کی سیرت و کردار بنانے میں جن عوامل نے سب سے زیادہ اہم پارٹ ادا کیا ہے ان میں انسان کا تصور خدا ہے وہ جس خدا کے ساتھ رہ رہا ہے اس کے بارے میں وہ کہاں کہاں تک اور کیا کیا جانتا ہے؟ اللہ تعالیٰ کے سارے نام سیرت ساز ہیں۔ ہمارا کردار بنا رہے ہیں لیکن ان صفات کا گہرا حقیقی شعور دینا اور اس کی روشنی میں کردار سازی کا کام تو مدرسہ کی توجہ مانگتا ہے۔ جن آیات کے بعد یا پہلے بالعموم یہ نام آئے ہیں ان پر عمل ممکن ہی نہیں اگر آیت میں موجود اللہ تعالیٰ کی صفات پر ہم نے غور ہی نہیں کیا انسان کا دل اللہ کی ان خوبیوں کو دل سے مان جاتا ہے جو آیت مذکورہ میں بیان ہوئی ہے تو پھر اس کا دل اللہ کی بات پر عمل کرنے کے لیے آپ سے آپ لپکتا ہے۔
- الحمدللہ کہ ان ناموں کے ذریعہ اس پیارے رب نے تمام قرآن پاک کو جلوۂ بے حساب سے بھر رکھا ہے یہ مدرّسہ کی ذمہ داری ہے کہ پردہ اٹھا کر دکھائے۔ اس ضمن میں تفہیم القرآن کی وہ تشریح بھی جو آیت میں اللہ کے نام سے متعلق دی گئی ہے اس پر غور کریں۔ نیز ''الاسماء الحسنٰی'' کتاب (مرتبہ عبدالوکیل صاحب) کو مستقل مطالعہ میں رکھیں۔ اس کتاب میں یہ نام قرآن میں جہاں جہاں آیا ہے اور جو تشریح تفہیم القرآن میں ان ناموں کی گئی ہے اس کو یکجا کر دیا گیا ہے۔
- ''رحمٰن کی شان'' پمفلٹ از نعیم صدیقی صاحب کا مطالعہ بھی الاسماء الحسنٰی کو سمجھنے میں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن مجید......آج کی کتاب ہے

ہمیں قرآن مجید کی روشنی میں حالات حاضرہ کو دیکھنا اور دکھانا ہوگا کیونکہ قرآن مجید اسی ہستی کی کتاب ہے جو''الحی القیوم'' ہے زندہ جاوید ہستی ہے کل جو گزر گیا سب صرف اسی ایک کی نگاہوں میں تھا۔ آج جو حالات درپیش ہیں سب اس کی نگاہ لطیف وخبیر میں بالکل عیاں ہیں کل جو پیش آنے والا ہے اس کے کامل علم نے سب کا احاطہ کیا ہوا ہے۔''ھوالاول'' ''ھوالاخر'' یہ صرف مالک کی شان ہے جبکہ میرے مالک کے سوا ہر ایک چیز بزبان حال یہ باور کرواتی ہے۔ کہ ''**كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ**'' (سورۃ الرحمن: ۱۷) ہر چیز جو اس جہان میں ہے فنا ہونے والی ہے۔'' **وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْإِكْرَامِ**''(سورۃ الرحمن: ۲۷) اور صرف تیرے رب کی جلیل وکریم ذات ہی باقی رہنے والی ہے''

ماضی حال اور مستقبل کی ساری خبریں رکھنے والا وہی ایک **عالم الغیب و الشھادۃ** ہمارا رہنما ہے اس وقت پورے عالم پر برپا حالات کی شدتیں امۃ مسلمہ کی تشویشناک صورت حال اس لطیف وخبیر کے براہ راست علم میں بغیر کسی حجاب اور آڑ کے ہیں۔ راستہ دکھانے والا وہی ہے کائنات کی مہار بھی اسی **علی کل شی مقتدرا** نے اپنے ہاتھ میں رکھی ہے یہ کیسے ممکن ہے کہ اس نے ہمیں اکیسویں صدی میں پیدا کیا گھمبیر مسائل کے گھیرے میں رکھا اور ہمارا ہاتھ رہنمائی کے لیے نہ تھاما ہو (معاذ اللہ) اس نے یقین دلایا ہے'' **إِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدٰى** '' (سورۃ اللیل: ۱۲۰) رہنمائی دینا ہم پر واجب ہے۔'' **وَ عَلَى اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِيْلِ** ''(سورۃ النحل: ۹) راستہ دکھانا اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری ہے۔'' **اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ** ''(سورۃ النور: ۳۵) اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔ یہ اسی کی روشنی ہے جو اشیاء کی حقیقت واضح کرتی ہے ہر فرد، ہر قوم پر جماعت ہر گروہ سب کی جملہ نقل وحرکت، اس کے پس پردہ عزائم،

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مکروفریب، سازشوں کے جال سب کو نمایاں کرتی ہے۔ یہ روشنی اس نے بذریعہ کتاب پاک عطا کی ہے۔''کِتٰبٌ اَنزَلنٰہُ اِلَیکَ لِتُخرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّور''(سورۃ ابراھیم: ۱) یہ ایک کتاب ہے جس کو ہم نے تمہاری طرف نازل کیا ہے تاکہ تم لوگوں کو تاریکیوں سے نکال کر روشنی میں لاؤ۔ ہاں اسی ''نور مبین'' سے ہمارے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جو'' سراج منیر'' ہیں زندگی کی راہوں کو روشن کرتے ہیں۔کیا ہم اپنے حضورؐ کے اس فرمان پر کچھ بھی شک کر سکتے ہیں۔؟ حضرت عمر بن بن سادیہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے'' لوگو! میں تمہیں ایسے روشن دین پر چھوڑ کر جا رہا ہوں جس کی رات بھی دن کی طرح روشن ہے اس سے وہی شخص گریز کرے گا جسے ہلاک ہونا ہے''۔(اسے ابن ابی عاصم نے کتاب السنہ میں روایت کیا ہے۔صحیح)

اس روشن کتاب کے ہوتے ہوئے اس سراج منیر کی رہنمائی کے ہوتے ہوئے ہم (Confused) کیوں ہیں۔مسلمان اور کنفیوژن کا شکار ہو؟ اللہ نور السموات والارض سے تعلق ہو اور دنیا اس کے لیے اندھیر ہو کیسے ممکن ہو؟ مسلمان ہو اور تاریکی میں ٹامک ٹویاں مار رہا ہو؟ ایسا کیوں ہو؟ ایسا اس لیے کہ ہم نے قرآن پاک کے اس روشن قمقمے کو جلایا ہی نہیں یا پھر

زمین کیا آسمان بھی تیری کج بینی پر روتا ہے
غضب ہے سطر قرآن کو چلیپا کر دیا تو نے

ایمان کی آنکھ سے قرآن پاک پڑھیئے آپ کا یہ عذر ختم ہو جاتا ہے کہ اتنے پرپیچ حالات میں کچھ سجھائی ہی نہیں دے رہا۔قرآن پاک کی روشنی ہمیں کافر، مرتد، فاسق، منافق، مشرک اور مومنِ خالص کا چہرہ واضح دکھاتی ہے۔قرآن پاک کائنات کے اسٹیج پر حق و باطل کے کرداروں کے صرف ظاہر ہی پر روشنی نہیں ڈالتا بلکہ اس کی روشنائی لہریں تو جہاں حق کے علمبرداروں کے باطن کی تصویر کھینچ کر ہمیں دکھاتی ہیں کہ ''یَبتَغُونَ فَضلًا مِّنَ اللّٰہِ وَرِضوَانًا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"(سورۃ الفتح آیت: ۲۹) یہ صرف اللہ سے اس کا فضل اور خوشنودی کے طلبگار ہیں، وہاں یہ کتاب باطل کے پرستاروں کے خبث باطن کو بھی کھلی آنکھ سے دکھاتی ہے اور اس خبث باطن کے تحت کی جانے والی سازشوں تک سے بھی پردہ ہٹا کر دکھاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عیار دشمن یہودانہ ذہن روز ازل سے اس بات پر مرکوز رہا ہے کہ کسی طرح مسلمان کے ہاتھ میں قرآن نہ آنے پائے۔ انہیں خوف ہے کہ کہیں مسلمان قرآن سے پائی ہوئی نظر سے کام لینا نہ شروع کر دیں اور یوں دشمنوں کے کیدو مکر کو دیکھنے کی سکت انہیں حاصل ہو جائے تو اس طرح ان کے لیے اپنے ان گھناؤنے اہداف تک رسائی ممکن نہیں رہے گی۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ان مکذبین، ضالین کا جو تذکرہ کیا ہے تو کیا معاذ اللہ تعالیٰ کو ان سے کچھ بھی لگاؤ تھا؟ وہ تو مغضوب ہیں ملعون ہیں قرآن پاک کے صفحات پر جو فرعون کا، نمرود کا اصحب الاخدود کا، ابوجہل وابولہب کے تذکرے ملتے ہیں تو یہ صرف اس لیے کہ یہ کردار ہر دور میں رہے گا آج اکیسویں صدی میں بھی ہے۔ صرف مقام بدل گیا ہے۔ آج بھی، فراعنہ اور اصحب الاخدود کے نام تبدیل ہو گئے ہیں۔ آج کے نمرود و فرعون نے بھی بالکل کل ہی کی طرح دنیا بھر کے علمبردارونِ حق اور ان کے مخلصین متبعین کا جینا اسی طرح سے دوبھر کر رکھا ہے۔

قَالُوْا حَرِّقُوْهُ وَ انْصُرُوْٓا اٰلِهَتَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِیْنَ (سورۃ الانبیاء: آیت ۶۸)

انہوں نے کہا جلا دو اس کو اور حمایت کرو اپنے خداوں کی اگر تمہیں کچھ کرنا ہے۔

اور جیسا کہ کتاب "قرآن کی روشنی" میں لکھا گیا ہے کہ تاریخ کی یہ کہانی چل کر کیا آج افغانستان، عراق، فلسطین اور اب خود وطن عزیز کی نہیں ہے؟ کل آگ کا الاؤ تھا آج کے فراعین کے پاس اہل ایمان کو آگ میں جھلسانے کو کلسٹر بم، نیپام بم، ڈیزی کٹر، کیمیائی بم، ہیل فائر میزائل یا ڈرون حملے ہیں اصحب الاخدود کی کہانی آج کی جامعہ حفصہ کی کہانی ہے۔ اس

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقت تو میدان میں موجود عوام کا ایک مختصر سا مجمع تھا جو تماش بین تھا۔ وَّهُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ شُهُوْدٌ (سورۃ البروج آیت: ۷) آج جامعہ حفصہ کے حفاظ اور حافظات پر برستے بموں کی بھڑکتی آگوں اور جلی ہوئی لاشوں کو دیکھنے والے دنیا بھر کے تماش بین ، ٹی وی کی سکرینوں پر نظارہ کرتے رہے۔

قرآن کی بیان کردہ کہانیاں فرسودہ نہیں ہیں ہر دور میں زندہ ہوتی ہیں آج کی اکیسویں صدی میں بھی جو بھی ابراہیم علیہ السلام کے طریقے پر چلے گا آگ میں تو جھلسایا جائے گا۔

آگ ہے اولاد ابراہیم ہے نمرود ہے!
کیا کسی کو پھر کسی کا امتحان مقصود ہے؟

کسی بھی دور میں کسی بھی مقام پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے اور کھرے راستے پر چلنے کی جرات کرو گے تو وہ سب کچھ آج بھی دشمنان اسلام تمہارے ساتھ کریں گے جس کی تدبیریں کل سرداران قریش کرتے رہے۔

وَ اِذْ يَمْكُرُبِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ
(سورۃ الانفال آیت: ۳۰)

وہ وقت بھی یاد کرنے کے قابل ہے جبکہ منکرین حق تیرے خلاف تدبیریں سوچ رہے تھے۔ کہ تجھے قید کردیں یا قتل کر ڈالیں یا جلاوطن کردیں۔

حالات حاضرہ پر اس رواں تبصرہ کے باوجود کیا اب بھی ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ آج اکیسویں صدی میں چودہ سو سال پرانی فرسودہ تعلیمات (معاذ اللہ) کیا آپ جانتی ہیں کہ یہ جملہ تو ہر دور کے مکذبین کا وطیرہ رہا ہے۔

اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ (سورۃ القلم آیت: ۱۵)

اس کو جب ہماری آیات سنائی جاتی ہیں تو کہتا ہے کہ یہ تو اگلے وقتوں کی کہانی ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور کیا اس تبصرہ پر اللہ تعالیٰ کے غضب ناک ہونے کو آپ دل کی آنکھ سے دیکھنے کی تاب رکھتی ہیں؟ معاً بعد فرمایا: "سَنَسِمُهٗ عَلَى الْخُرْطُوْمِ" (سورۃ القلم: آیت ١٦) عنقریب ہم اس کی سونڈ پر داغ لگائیں گے۔

یعنی دنیا و آخرت میں اس کو ایسا ذلیل و خوار کریں گے کہ ابد تک عار اس کا پیچھا نہیں چھوڑے گا آیئے ہم دیانتداری سے خود اپنے اندر جھانک کر دیکھیں کہ یہ خناس تو ہمارے ذہنوں کو مسموم نہیں کر رہا ہے؟ بلاشبہ قرآن پاک کتاب زندہ ہے آج کی کتاب ہے۔ آج دنیا کے اسٹیج پر پھر معرکہ حق و باطل برپا ہے۔ آج کے صاحب ایمان لوگوں کے لیے قرآن پاک کی آیات جگ مگ روشنیاں بکھیر رہی ہیں تا کہ وہ بھی اپنی سب سے قیمتی متاع ایمان کی بھاری سے بھاری قیمت اس طرح بخوشی ادا کرنے کی ہمت پا سکیں اور فرعونِ وقت کے مقابل میں جادوگروں کے سے ایمان کی حرارت پا کر کہہ سکیں۔

> فَاقْضِ مَآ اَنْتَ قَاضٍ اِنَّمَا تَقْضِیْ هٰذِهِ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا (سورۃ طٰہٰ آیت ۱۲)
> تو جو کرنا چاہے کر لے تو زیادہ سے زیادہ بس اس دنیا کی زندگی کا فیصلہ کر سکتا ہے۔ اِنَّآ اٰمَنَّا بِرَبِّنَا لِیَغْفِرَ لَنَا خَطٰیٰنَا وَ مَآ اَكْرَهْتَنَا عَلَیْهِ مِنَ السِّحْرِ وَ اللّٰهُ خَیْرٌ وَّ اَبْقٰى (سورۃ طٰہٰ : آیت ۷۳) ہم تو اپنے رب پر ایمان لے آئے تا کہ وہ ہماری خطاؤں کو معاف کر دے اور اس جادوگری سے جس پر تو نے ہمیں مجبور کیا تھا۔ درگزر فرمائے اللہ ہی اچھا ہے اور وہی باقی رہے گا۔

حفظِ قرآن پر توجہ...... چند عملی نمونے

درس کی آیات کے دوران خاص طور پر وہ آیات جو ایمان و یقین کو تازہ کرتی ہیں اللہ کی پاک ذات اور آخرت پر اعتبار کو گہرا کرتی ہیں۔ انہیں ہفتہ بھر حفظ کرنے اور پورے شعوری استحضار کے ساتھ دہراتے رہنے کی مشق کرائیے۔ دل پر ان کا نقش گہرا پڑتا ہے۔ بار بار

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تلاوت سے دل اس حقیقت کو قبول کرتا جاتا ہے او اعتبار میں اضافہ ہوتا ہے۔ چھوٹے چھوٹے سے فقرات زبان پر جلد آ بھی جاتے ہیں بار بار پڑھنا ایمان کا زبردست ٹانک ہے۔ مثلاً

- وَ اِلَیۡکَ الۡمَصِیۡرُ (البقرة: ٢٨٥)

  اور ہمیں تیری ہی طرف پلٹنا ہے

- وَ اِنۡ تُبۡدُوۡا مَا فِیۡۤ اَنۡفُسِکُمۡ اَوۡ تُخۡفُوۡہُ یُحَاسِبۡکُمۡ بِہِ اللّٰہُ (البقرة: ٢٨٤)

  اور تم اپنے دل کی باتیں خواہ ظاہر کرو، خواہ چھپاؤ اللہ بہرحال ان کا حساب تم سے لے گا

- لَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ فِیۡ کَبَدٍ (البلد: ٤)

  درحقیقت ہم نے انسان کو مشقت میں پیدا کیا ہے

- اسۡتَعِیۡنُوۡا بِالصَّبۡرِ وَ الصَّلٰوۃِ (البقرة: ١٥٣)

  صبر اور نماز سے مدد لو

- اِنَّ رَبِّیۡ لَطِیۡفٌ لِّمَا یَشَآءُ (یوسف: ١٠٠)

  میرا رب غیر محسوس تدبیروں سے اپنی مشیت پوری کرتا ہے

- اِنَّ اِلٰی رَبِّکَ الرُّجۡعٰی (العلق: ٨)

  پلٹنا یقیناً تیرے رب ہی کی طرف ہے

- اِنَّ اِلَیۡنَاۤ اِیَابَہُمۡ ۙ ثُمَّ اِنَّ عَلَیۡنَا حِسَابَہُمۡ (الغاشية ٢٥-٢٦)

  ان لوگوں کو پلٹنا ہماری طرف ہی ہے پھر ان کا حساب لینا ہمارے ہی ذمہ ہے

- اِنۡ کُلُّ نَفۡسٍ لَّمَّا عَلَیۡہَا حَافِظٌ (الطارق : ٤)

  کوئی جان ایسی نہیں ہے جس کے اوپر کوئی نگہبان نہ ہو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- وَّالْاَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰه (الانفطار: ۱۹)

فیصلہ اس دن بالکل اللہ کے اختیار میں ہوگا

- یٰاَیُّھَا الْاِنْسَانُ اِنَّکَ کَادِحٌ اِلٰی رَبِّکَ کَدْحًا فَمُلٰقِیْهِ (الانشقاق: ٦)

اے انسان تو کشاں کشاں اپنے رب کی طرف چلا جا رہا ہے اور اس سے ملنے والا ہے

- اِنَّ بَطْشَ رَبِّکَ لَشَدِیْدٌ (البروج: ۱۲)

درحقیقت تمہارے رب کی پکڑ بڑی سخت ہے

- یَوْمَ تُبْلَی السَّرَائِرُ ○ فَمَا لَهُ مِنْ قُوَّةٍ وَّلَا نَاصِرٍ (الطارق: ۹-۱۰)

جس روز پوشیدہ اسرار کی جانچ پڑتال ہوگی اس وقت انسان کے پاس نہ خود اپنا زور ہوگا اور نہ اس کی مدد کرنے والا ہوگا۔

- وَالْآخِرَةُ خَیْرٌ وَّاَبْقٰی (الاعلی: ۱۷)

اور آخرت بہتر اور باقی رہنے والی ہے۔

- اِنَّ رَبَّکَ لَبِالْمِرْصَادِ (الفجر: ١٤)

حقیقت یہ ہے کہ تمہارا رب گھات لگائے ہوئے ہے۔

- قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَکّٰھَا ○ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰھَا (الشمس: ۹-۱۰)

یقیناً فلاح پا گیا وہ جس نے نفس کا تزکیہ کیا اور نامراد ہوا وہ جس نے اس کو دبا دیا۔

- مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ وَمَا قَلٰی (الضحی: ۳)

اے نبی تمہارے رب نے تم کو ہرگز نہیں چھوڑا اور نہ وہ ناراض ہوا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا (الم نشرح: ٦)

بے شک تنگی کے ساتھ فراخی بھی ہے۔

- فاذا فرغت فَانْصَبْ ○ وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ (الم نشرح: ٧-٨)

لہٰذا جب تم فارغ ہو تو عبادت کی مشقت میں لگ جاؤ اور اپنے رب کی طرف راغب ہو۔

- لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْم (التين: ٤)

درحقیقت ہم نے انسان کو بہترین ساخت پر پیدا کیا۔

- اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْد (العاديات: ٦)

حقیقت یہ ہے کہ انسان اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے۔

- وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ (العاديات: ٨)

اور وہ مال و دولت کی محبت میں بری طرح مبتلا ہے۔

- ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ (التكاثر: ٨)

پھر ضرور اس روز تم سے ان نعمتوں کے بارے میں جواب طلبی کی جائے گی۔

- اِنَّ اللّٰه يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَ قَلْبِه (الانفال: ٢٤)

اللہ آدمی اور اس کے دل کے درمیان حائل ہے۔

- اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَه (الزمر: ٣٦)

کیا اللہ اپنے بندے کے لیے کافی نہیں ہے۔

- فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْد (البروج: ١٦)

جو کچھ چاہے کر ڈالنے والا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- خواتین اور بالخصوص ادھیڑ عمر کی خواتین کے لیے مکمل سورۃ کا حفظ کرنا اگر مشکل ہے تو یہ ننھے ننھے فقرات تو سبھی کی زبان پر آجاتے ہیں۔اللہ تعالیٰ پر ایمان کو بڑھانے اور جمانے کے لیے ایک ننھا سا قاعدہ ''ایمان کی آبیاری'' شائع ہو چکا ہے اس سے بھی فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔

- تیسویں پارہ کی سورتیں خاص طور پر ربع آخر کی سورتیں ہفتہ وار پروگرام میں حفظ کے لیے دی جاسکتی ہیں حفظ میں پختگی اسی وقت ممکن ہے جب ہم قرآن کی آیات قیام نماز میں تلاوت کریں گے۔شرکاء درس کو بھی ترغیب دی جائے کہ وہ جو سورۃ یا جو آیات یاد کریں انہیں قیام میں ضرور دہراتی رہیں۔نماز بھی وہ اچھی ہے جس کا قیام لمبا ہو۔اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم زیادہ سے زیادہ قرآن مجید کو اپنے قلب و ذہن میں محفوظ کرتے رہیں۔اور قیام میں قرآن کی دہرائی سے اسباقِ قرآن کو تازہ کرتے رہیں امام ابن قیمؒ فرماتے ہیں: بندے کو مالک الملک کے روبرو دو قیام درپیش ہیں ایک مالک کے روبرو نماز میں کھڑا ہونا اور دوسرا (يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ) یوم ملاقات اس کے روبرو پیش ہونا ہے جس نے پہلا قیام درست کر لیا اس کا دوسرا قیام بھی نہایت بخیر وخوبی گزرے گا جس نے پہلے قیام میں لاپرواہی برتی اور اس کا حق ادا کرنے میں کم دلی دکھائی اس پر اگلا قیام بہت ہی گراں اور دشوار ہوسکتا ہے۔(۱)

- فرض نماز کے بعد نفل نمازوں میں سب سے افضل نماز تہجد ہے جس کی فضیلت پر قرآن خود شاہد ہے:

وَ مِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا (بنی اسرائیل: ۷۹) اور رات کو تہجد پڑھو یہ تمہارے لیے نفل ہے

۱۔ الفوائد ابن القیم از ایمان کا سبق ص ۴۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا آپ نے غور کیا کہ یہ رات کا جاگنا جس کے نتیجے میں محمود خلائق بن جانے کی خوشخبری دی جا رہی ہے یہ رات کا جاگنا کس چیز کے ساتھ ہے؟ فَتَهَجَّدْ بِهٖ میں ہ کی ضمیر کس طرف ہے۔ علماء کہتے ہیں ہ کی ضمیر قرآن مجید کی طرف ہے یعنی فتھجد بالقرآن۔ رات کو قیام میں کیا پڑھنا ہے؟ قرآن مجید رات کی تنہائی میں دنیا و مافیھا سے بے نیاز سب سے کٹ ہو کر سب سے بے نیاز ہو کر پوری یکسوئی کے ساتھ قرآن کریم کے ساتھ گزارو۔ یعنی اس کی تلاوت پر ٹھہر ٹھہر کر غور کرو گے تو تمہارے اپنے ایمان و یقین مضبوط ہوگا۔ تمہاری اپنی سیرت و کردار جگمگا جائے گی۔ مخالفین تمہاری تواضع گالیوں اور ملامتوں سے کر رہے ہوں گے۔ اور ملک بھر میں تمہیں بدنام کرنے کے لیے جھوٹے الزامات کا طوفان برپا کریں گے مگر بعید نہیں کہ تمہارا رب تہجد بالقرآن کی برکت سے تمہیں مقام محمود پر فائز کر دے۔ تو معلوم ہوا کہ یہ آیت مبارکہ بھی قرآن مجید سے گہری وابستگی کے سلسلہ میں ایک زبردست تحریک ہے۔

- حفظ قرآن کے سلسلے میں بحیثیت مدرسہ شرکاء درس کی یہ تربیت بھی آپ کر سکتی ہیں کہ ناظرہ تلاوت کے دوران وہ خاص خاص آیات جن سے دل زیادہ متاثر ہوتا ہے کم از کم ایسی تین آیات حفظ کرنے کی ترغیب دلائی جائے۔ جنہیں نماز میں قیام کے دوران تلاوت کے ذریعہ پختہ کرنے کے بارے میں وقتاً فوقتاً پوچھتی رہیں۔ میری شرمساری کے لیے تو میری ایک دوست کی خدمتگار جسے میں اپنا استاد سمجھتی ہوں ''شنو'' ہی کافی ہے جس کی زبان پر بڑی مشکل سے قرآن کے الفاظ آتے ہیں وہ کس طرح ہر روز بلا ناغہ اپنی باجی سے قرآن کا ایک حرف سن کر یاد کرتی ہے۔ پورا دن صبح سے شام تک صفائی کرتے ہوئے، برتن دھوتے ہوئے، کپڑے دھوتے ہوئے، جھاڑ پونچھ کرتے ہوئے ''تکاذ'' ''تکاذ'' دہراتی ہے۔ بھول جانے پر پھر دوڑی آتی ہے دوبارہ سے بتائیں۔ اگلے دن ''تمیز'' ''تمیز'' کرتی ہے اور پوری آیت کو یاد کر کے کتنا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خوش ہوتی ہے۔ جیسے واقعی خزانہ ہاتھ آ لیا ہو۔ عزیز مدرسات! غلو نے اس طرح سورہ یٰس کا پہلا رکوع اور سورۃ ملک تقریباً مکمل حفظ کر لی ہے ہم میں سے کون ہے جسے قرآن یاد کرنا شنو سے بھی زیادہ مشکل ہے؟

● یا پھر میری ایک دوست (اللہ ان سے بھی راضی ہو) بھرپور ذمہ داریوں کے بیچوں بیچ قرآن کا بیشتر حصہ یاد کر چکی ہیں کب کیسے؟ بس اتنا بتایا کہ بچپن میں ایک بادشاہ کی کہانی پڑھی تھی اس نے اپنے وزیروں سے کہا کہ میرے لیے انتہائی شاندار محل کا نقشہ بناؤ۔ ایک وزیر جو نقشہ بنا کر لایا تو اس نے بادشاہ کے محل میں ایک بہت گہرا کنواں کھودا ہوا دکھایا بادشاہ نے کہا یہ کیا ہے؟ تو کہنے لگا یہ اس لیے کہ جب دشمن کی فوجیں آپ پر حملہ آور ہوں اور باہر کی رسد بند کر دی جائے تو کم از کم آپ کے اپنے محل کے اندر پانی تو وافر ہو جس پر زندگی کی بقا ہے۔ میری دوست کہنے لگی یہ کہانی مجھے بہت کچھ سمجھا گئی میں اپنی زندگی پر غور کرتی ہوں آج تو الحمد للہ سن رہی ہوں، دیکھ رہی ہوں درس پر جا رہی ہوں کل جب سماعت، بینائی چلت پھرت کی طاقت سب متاثر ہوگی باہر کی رسد سب ختم ہو جائے گی تو میرے اپنے دل کے اندر کنواں کھدا ہوا ہونا چاہیے وہ سرچشمۂ حیات جس پر میری ایمانی زندگی کا بقا ہے قرآن مجید وہ سرچشمہ قوت جو مجھے اندر سے توانا رکھنے کو کافی ہو بس اس خیال کے تحت میں حفظ قرآن پر ڈٹ گئی۔ الحمد للہ

● حفظ قرآن کے اس شوق کی آبیاری ان احادیث مبارکہ سے ہوتی ہے جن میں حفظ قرآن کی فضیلت کو بیان کیا گیا ہے۔ اپنے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان آپ بھی تازہ کر لیجئے۔

"حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا۔" قیامت کے روز قرآن مجید ایک تھکے ماندے آدمی کی شکل میں اپنے پڑھنے والے کے پاس آئے گا۔ اور پوچھے گا" مجھے پہچانتے ہو؟ میں وہی ہوں جس نے تمہیں راتوں کو جگایا اور تمہیں گرمی میں پیاسا رکھا بے شک

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہر تجارت کرنے والا اپنی تجارت کا ثمرہ حاصل کرنا چاہتا ہے آج میں دوسرے (نیکی کے) تاجروں کو چھوڑ کر تیرے پاس آیا ہوں"۔ چنانچہ (قرآن کی سفارش) پڑھنے والے کو دائیں ہاتھ میں بادشاہی دی جائے گی اور بائیں ہاتھ میں ہیشگی کا پروانہ عطا کیا جائے گا اس کے سر پر وقار اور عزت کا تاج رکھا جائے گا اور اس کے والدین کو دو قیمتی لباس پہنائے جائیں گے جس کے مقابلہ میں دنیا و مافیھا کی ساری دولت ہیچ ہوگی۔ قاری کے والدین عرض کریں گے۔ اے رب! ہماری یہ عزت افزائی کس عمل کے بدلے میں ہوئی۔ انہیں جواب دیا جائے گا اپنے بیٹے کو قرآن مجید پڑھانے کے بدلے میں خود قاری سے قیامت کے دن کہا جائے گا قرآن مجید جس طرح دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا تھا اسی طرح پڑھ اور جنت کے درجات چڑھتا جا تیرا آخری درجہ وہی ہوگا۔ جہاں تیری آخری آیت آخر ہوگی (طبرانی) (سلسلہ الاحادیث الصحیحۃ الالبانی الجزء السادس القسم الثانی رقم الحدیث ۲۸۲۹)

● اور اب اس سلسلہ میں اہل غزہ کی خواتین اور بچیوں کی وہ روداد بھی سن لیجئے جسے عبدالغفار عزیز صاحب نے ترجمان قرآن شمارہ اکتوبر ۲۰۱۰ء میں لکھا ہے یہ داستان انہی کی زبان سنیئے:

''اہل غزہ کا عزم اور نصرت خداوندی'': غزہ سے آنے والا ایک فلسطینی عجیب جذبہ سے سرشار تھا۔ بتا رہا تھا آپ لوگ قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہیں ہم ہر کام میں قرآن کے ذریعے اللہ کی مدد حاصل کرتے ہیں۔ گذشتہ تقریباً چار برس سے ہم مکمل حصار میں مقید کر دیے گئے ہیں۔ جینے کی تمام راہیں مسدود کر دی گئی ہیں۔ ہم نے قرآن سے رجوع کیا۔ اس نے بتایا: وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۝ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ (الطلاق ۶۵:۲-۳) ''جو اللہ سے ڈرے گا اللہ اس کے لیے ہر مشکل سے راہ نجات عطا کرے گا اور اسے ایسی جگہ سے رزق فراہم کرے گا کہ جو اس کے گمان میں بھی نہ ہوگی''۔ ہم خود کو اور اپنی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نسلوں کو قرآن کریم کے زیر سایہ لے آئے۔ دانہ پانی، دوا، سازو سامان، سب ناپید ہونے لگے۔قرآن کریم سے پوچھا تو اس نے بتایا: لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ (الزمر: ۵۳:۳۹) ''اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہوں''۔وَ مَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا (ھود: ۶:۱۱) ''زمین و آسمان میں چلنے والی کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس کا رزق خود اللہ کے ذمے نہ ہو''۔اور یہ کہ وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى (النجم ۳۹:۵۳)''انسان کو وہی کچھ ملے گا جس کی وہ سعی کوشش کرے گا''۔

ہم نے زیر زمین سرنگوں کے ذریعے سانس کی ڈوری برقرار رکھنے کی سعی شروع کر دی۔ میلوں لمبی سرنگوں کا پورا جال بچھ گیا۔تھوڑی سی کوشش میں اللہ کی اتنی نصرت شامل ہوگئی کہ تمام تر رکاوٹوں کے باوجود روزمرہ کی کئی اشیاء ایسی ہیں کہ جو غزہ میں تقریباً آدھی قیمت میں مل رہی ہیں، جب کہ مصر میں جہاں سے یہ اشیالائی جارہی ہیں وہی چیزیں دگنی قیمت میں ملتی ہیں مثلاً چھوٹا گوشت یا تو ملتا ہی نہیں، ملے تو غزہ میں ۳۰ مصری پونڈ (۴۳۰ روپے) کلو ملتا ہے، جب کہ مصر میں ۶۰ پونڈ میں،غزہ میں کوئی یہ نہیں سوچتا کہ کیونکہ نایاب ہے تو قیمت بڑھا دو۔ غزہ میں ایک خدا خوف اور ہر دم بیدار قیادت آنے سے ہم فلسطین کی تاریخ میں پہلی بار وہ امن وامان قائم ہوا کہ جس کا ذکر ہم صرف تاریخ میں پڑھتے ہیں۔

میں نے سوال کیا لیکن اس ۹۰ فٹ گہری زیر زمین فولادی دیوار کا کیا بنا جو ان سرنگوں کو بند کرنے کے لیے مصر اور غزہ کی سرحد پر تعمیر کی گئی ہے۔اور اس کے لیے امریکا سے ایسی آہنی چادریں بھجوائی گئی تھیں۔کہ بم بھی جن پر اثر نہ کرسکے؟ کہنے لگا: یہاں ہم نے پھر قرآن کریم سے استفسار کیا۔قراان نے جواب دیا: وَ اَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ (انفال ۶۰:۸) ''ان سے مقابلے کے لیے ہر وہ طاقت فراہم کرو جو تمہارے بس میں ہے''۔ہم نے ان فولادی دیواروں کو کاٹنے کے لیے جو کچھ بھی انسانی ذہن میں تدبیر آسکتی تھی، اختیار کی،

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ ہی ساتھ اس آیت کا ورد اور اللہ سے مدد بھی طلب کرتے رہے۔ یقین کیجیے کہ بموں سے بھی نہ کٹ سکنے والی ان چادروں میں بھی ہم اتنے بڑے بڑے شگاف ڈالنے میں کامیاب ہو گئے کہ اب وہاں سے گاڑیاں تک گزر سکتی ہیں۔ یہی نہیں قرآن کریم نے ہمیں یہ بتایا: عَسٰۤی اَنْ تَکْرَهُوْا شَیْئًا وَّ هُوَ خَیْرٌ لَّكُم (البقرہ ۲: ۲۱۶) ''ہوسکتا ہے کوئی چیز تمہیں ناپسندیدہ لگ رہی ہو اور وہی تمہارے لیے بہتر اور باعث خیر ہو''۔ اس آہنی دیوار سے پہلے ہمارا ایک مسئلہ یہ تھا کہ طویل ہونے کی وجہ سے سرنگیں درمیان سے بیٹھ جایا کرتی تھیں۔ اب ان آہنی اور کنکریٹ کی دیواروں سے انہیں درمیان میں ایک مضبوط سہارا مل گیا ہے۔

۹۰ روز میں مکمل حفظ قرآن کے معجزے کے بارے میں دریافت کیا تو کہنے لگا: زیادہ بڑی تعداد اب ۹۰ نہیں ۶۰ روز میں پورا قرآن حفظ کرنے لگی ہے۔ اب بچوں کے علاوہ بچیوں اور خواتین کے لیے بھی حفظ قرآن کیمپ لگائے جا رہے ہیں۔

انہی دنوں غزہ کی ایک ۵۹ سالہ داعیہ صبحیۃ علی کا انٹرویو دیکھا تھا۔ وہ کہہ رہی تھیں: ''ہمارا یقین ہے کہ ہماری نصرت کے تین مطلوبہ ستون ہیں: مسجد، قرآن اور ثابت قدمی''۔ ہماری خواتین صرف رمضان یا جمعہ ہی کو مساجد نہیں جاتیں بلکہ ہفتے میں تین روز عصر سے عشاء تک مسجدیں آباد رکھتی ہیں۔ صرف نمازوں کی ادائیگی ہی نہیں کرتیں، ایک مسلسل اور جامع تربیتی پروگرام میں شریک ہوتی ہیں۔ اس دوران دروس بھی ہوتے ہیں۔ مختلف کورسز بھی اور تربیتی ثقافتی اور تفریحی مقابلے بھی۔ ہماری تربیتی سرگرمیوں میں ہر عمر کی بچیاں اور خواتین شریک ہوتی ہیں، لیکن ۱۰ سے ۱۴ سال کی بچیاں ہماری خصوصی توجہ کا مرکز بنتی ہیں۔

''صُبْحِیَہ'' کا کہنا تھا: ''ہمارا یقین ہے کہ ہم جب تک قرآنی اخلاق سے آراستہ نہیں ہوں گے، آزادی کی نعمت حاصل نہیں کر سکتے۔ دشمن نے بھی اس حقیقت کو بخوبی سمجھ لیا ہے۔ وہ اخلاقی بے راہ روی پھیلانے کی سرتوڑ کوشش کر رہا ہے اور ہم قرآن کے سہارے اپنی اخلاقی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنگ لڑ رہے ہیں۔ ۲۰۰۷ء میں غزہ میں دارالقرآن والسنۃ نے ۶۰ روز کے اندر قرآن کریم حفظ کروانے کا آغاز کیا۔ ۴۰۰ بچوں اور بچیوں نے حفظ کیا۔ اگلے سال گرمیوں کی چھٹیوں میں پھر بتاشیر النصر (فتح و نصرت کی علامات) کے عنوان سے کیمپ لگائے گئے۔ اس سال ۳ ہزار طلبہ و طالبات نے قرآن حفظ کیا۔ پھر تو غزہ میں جگہ جگہ حفظ قرآن کیمپ لگنے لگے۔ حدیث کے مطابق حافظ قرآن کے والدین کو حشر میں وقار و مرتبت کا تاج پہنایا جائے گا۔ سورج کی روشنی اس کے سامنے ماند ہوگی اب مخیمات تاج الوقار (تاج الوقار کیمپ) کے عنوان سے جگہ جگہ سرگرمی ہوتی ہے۔ بینر دکھائی دیتے ہیں: ھذا ھو جیل النصر ''یہ وہ نسل جسے اللہ کی نصرت ملنا ہے۔'' تاج الوقار للاقصی انتصار'' تاج وقار، اقصیٰ کی نصرت ہے''۔ صجیہ نے کہا تھا میں نے حفظ قرآن کیمپ کی ایک تقریب تقسیم اسناد میں شرکت کی، ۱۶ ہزار حافظ جمع تھے، سب کے چہرے قرآنی نور سے دمک رہے تھے۔ غزہ سے آنے والا مسافر بتا رہا تھا۔ اس وقت غزہ میں ان نئے حفاظ کی تعداد ۹۰ ہزار سے تجاوز کر چکی ہے۔ اب ہم قرآن اور بندوق، دونوں سے آراستہ ہو رہے ہیں۔ اسی روز عالمی ذرائع ابلاغ نے خبر شائع کی: غزہ میں نئے راکٹ کا کامیاب تجربہ، رینج دگنی ہوگئی۔ تل ابیب زد میں آ گیا، امریکا اور اسرائیل کا اظہار تشویش!

- یہ داستان حفظ قرآن کی بھی ہے اور عمل قرآن کی بھی، عمل قرآن کے حوالے سے ہر درس کے اندر سے کوئی ایک آیت سامعین سے پوچھ کر ایسی مختص کر لیں جس پر پورا ہفتہ عمل کی شعوری کوشش کی مشق کرتے رہیں۔ اور پھر اگلے ہفتے عمل قرآن سے جو کچھ ہر بہن نے پایا وہ اپنے خوشگوار تجربات کو ضرور بیان کریں۔ اس طرح جتنے شرکاء ہیں سب کو باری باری بولنے دیں۔ قرآن کی اس آیت نے ان کی زندگی کو کتنا سکون دیا؟ کتنے پہلو درست ہو گئے؟ کتنی برائیوں سے بچ گئے۔ یہ عملی درس ہیں، مدرسہ بہن نے تو ایک درس دیا اس پر ۴۰ شرکاء درس ہیں تو ۴۰ عملی درس سامنے آئے الحمدللہ! اس ضمن میں سمیہ رمضان کی کتاب ''قرآن پر عمل''

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے بھی استفادہ کر سکتے ہیں۔ اگر تسلسل کے ساتھ درس میں شریک رہا جائے اور ہر درس کی ابتداء میں گذشتہ سے پیوستہ اپنے عمل کا حساب ہوتا رہے یعنی گذشتہ ہفتہ قرآنی آیات کے ساتھ کیسے بسر ہوا؟ اور اب اس ہفتہ رواں کو کس قرآنی آیت کے زیر سایہ گزارنا ہے تو ان شاء اللہ ہر سامع کے دل میں یہ احساس یقین بن کر آئے گا کہ قرآن کس طرح سے مسائل زندگی کو حل کرنے والی رہنما کتاب ہے۔

کتب...... مستقل استفادہ کے لیے

محسن انسانیت از نعیم صدیقی نیز الرحیق المختوم از صفی الدین مبارکپوری

ہر رہگزر میں نقشِ کفِ پائے یاد دیکھ عزیز مدرّسات! آپ نے آیات کی تشریح کرتے ہوئے اس پس منظر کو تو لازماً بیان کرنا ہے نا جس میں یہ آیات نازل ہو رہی ہیں آپ نے یقیناً اسے تفہیم القرآن کے دیباچے سے بغور سمجھ لیا ہوگا۔ تفہیم القرآن کے دیباچوں میں کہیں تو حالات کے پس منظر تفصیلاً بیان ہوئے ہیں کہیں اجمالاً تذکرہ ہے۔ اب یہ بات ضروری نہیں ہے کہ اس اجمال کی تفصیل مدرسہ کے ذہن میں حاضر ہو۔ اگر بالفرض مدرسہ کی نگاہ میں جزوی تفصیلات کے ساتھ آیات کا پس منظر موجود بھی ہو تو ممکن ہے کہ سامعینِ درس سیرت پاک کے ان اورق سے نہ گزرے ہوں انہیں اس گزران کا علم ہی نہ ہو جس سے اس وقت ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور ہمارے پیارے صحابہؓ، صحابیاتؓ گزر رہے تھے اس لیے بہتر ہوگا کہ درس دینے کی تیاری میں ان دو کتابوں کو بھی لازماً شامل کرلیں تاکہ آیات کے پس منظر کو سیرت کی ان کتابوں سے براہ راست سمجھ کر بیان کر سکیں۔

اشاریہ افکار مودودی از انور عباسی

کسی بھی موضوع سے متعلق تفہیم القرآن اور مولانا سید مودودیؒ کے دیگر تمام لٹریچر کی روشنی میں سیر حاصل مواد اگر آپ پڑھنا چاہیں تو اس سلسلہ کی بیک نظر رہنمائی آپ کو اس

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب سے ملے گی ان شاء اللہ۔ مدرسہ کو بہرطور اپنے اندر موضوعاتِ قرآنی کے حوالہ سے قابلیت اور استعداد بڑھانے کی ضرورت رہتی ہے کہ رہنمائی کے منصب پر فائز لوگوں کو سرسری مطالعہ کی نہیں گہرے اور ہمہ پہلو مطالعہ کا خود کو عادی بنانا ہوگا۔ اس کتاب کی رہنمائی کو اگر آپ قبول کرتے ہوئے اپنے مطالعہ میں وسعت اور گہرائی کا اہتمام کریں گی تو ان شاء اللہ آپ اس قابل ہو جائیں گی کہ شکوک وشبہات میں مبتلا دور جدید کے ذہن میں اٹھنے والے تمام ٹیڑھے سوالات کا بھی بھرپور مدلل، موثر اطمینان بخش جواب دے سکیں۔

الاسماء الحسنٰی از سید مودودی مرتب عبدالوکیل علوی

درس کی تیاری میں مستقل استفادہ کی کتابوں میں اسے بھی شامل رکھیں کہ اس میں اللہ تعالیٰ کے نام جہاں جہاں بھی وہ قرآن پاک میں آئے ہیں، تفہیم القرآن کی چھ جلدوں میں جو اس کی تشریحات آئی ہیں انہیں مجتمع کر کے آپ کے لیے یکجا کر دی گئی ہیں۔

خطبات از سید مودودیؒ

ارکان اسلام کا تذکرہ قرآن پاک میں بکثرت آیا ہے۔ ارکان اسلام کی اصل حقیقت کیا ہے اس کا شعور مولانا سید ابوالاعلی مودودیؒ صاحب کی کتاب ''خطبات'' سے عمدہ اور موثر شاید ہی آپ کو کہیں اور سے ملے۔ مجھے یاد ہے کہ ایک مرتبہ ہم طالبات پروفیسر عبدالحمید صدیقی صاحب (مرحوم) کی خدمت میں حاضر ہوئیں ہم نے ان سے پوچھا آپ دنیا بھر کے کتب خانوں سے بخوبی آگاہ ہیں آپ ہمیں بتائیے کہ آپ کی نظر میں اسلام کی حقیقت کو سب سے زیادہ موثر مدلل انداز میں سیکھنے کے لیے کونسی کتاب سرفہرست ہے؟ تو فوراً بولے۔ میں نے خطبات سے بڑھ کر اور کسی کتاب کو اس درجہ موثر اور مفید نہیں پایا۔ قارئین شاید آپ یہ نہ جانتے ہوں گے کہ پروفیسر صاحب کے علمی پایہ اور گہری دینی بصیرت پر اعتماد کرتے ہوئے مولانا مودودیؒ نے اپنی زندگی ہی میں ترجمان القرآن کے اشارات تحریر کرنے کا کام انہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سپرد کیا تھا۔

مدرسہ خطبات کے ہر ایک سبق کو از بر کرلیں اگر اسلام سے متعلق یہ بنیادی ابتدائی اسباق مدرسہ کے اپنے قلب و ذہن میں لفظاً لفظاً سی حسن ترتیب کے ساتھ محفوظ ہونگے تو پھر وہ پوری یکسوئی اور واضح قطعیت کے ساتھ اسلام کا بیج ڈالنے سے لے کر برگ و بار لانے کے تمام تربیتی مراحل کو فطری انداز میں لے کر چلیں گی۔ ان شاء اللہ۔

قرآن کی روشنی از عامرہ احسان

قرآنی تعلیمات پر اعتماد اور اعتبار بٹھانے کے سلسلہ میں اس کتاب کو آپ بہت موثر پائیں گی اس کی مدد سے کم سے کم وقت میں قرآن مجید کے سپاروں کے اہم موضوعات کو ایک نظر دیکھ سکیں گی۔ یہ کتاب خود آپ کے اندر اسلام کے نظام حیات پر کامل اعتماد اور احساس تفاخر پیدا کرے گی اور آپ خود پوری قطعیت کے ساتھ زمانہ سازی کے مشن پر مامور ہو جائیگی۔ ان شاء اللہ۔ قرآن نے آج کے مسائل حیات میں جو رہنمائی کی ہے اسے انتہائی سلیس روزمرہ بولے جانے والی گفتگو کی زبان میں اور عملی زندگی کی چھوٹی چھوٹی مثالوں کے ساتھ اس طرح سے سمجھا دیا گیا ہے کہ قلب و ذہن کی گرہیں اور الجھنیں سب ہوا ہو جاتی ہیں۔ درس کی تیاری میں آپ جہاں دیگر تفاسیر سے استفادہ کریں گی وہیں ''قرآن کی روشنی'' کا مطالعہ آپ کو ہر خاص عام کا کردار قرآن پاک کے آئینہ میں لے جا کر خود شناسی دے گا۔ جو آپ کے اندر اصلاح انقلاب کی ایک زبردست قوت فراہم کرے گی۔ ان شاء اللہ۔

دیگر اسلامی لٹریچر

اسلام کے بنیادی لٹریچر پر مشتمل ایک ذاتی لائبریری مدرسہ کی بنیادی ضرورت ہے بنیادی لٹریچر جس کی مدد سے قرآن پاک کے مضامین احکام و قوانین کو جزوی تفصیلات کے ساتھ سمجھا جا سکتا ہے۔ یہ اسلامی لٹریچر کتاب و سنت ہی کے نوٹس ہیں جنہیں فاضل مصنفین

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے کتاب و سنت سے بڑی عرق ریزی کے ساتھ ترتیب دیا ہے۔ ہر کتاب اپنے موضوع پر ایک تیار شدہ درس ہے۔ خصوصیت کے ساتھ محترم مولانا سید مودودیؒ کا لٹریچر جس نے آج کے تعلیم یافتہ طبقہ میں مغربی تہذیب وتمدن سے جو مرعوبیت تھی اسے دور کیا۔ قرآنی تعلیمات پر اعتماد اور فخر کا جذبہ دیا۔ عصری مسائل پر اسلام کے لیے معذرت خواہانہ لہجہ اختیار نہیں کیا بلکہ جدید ذہن کے شکوک و شبہات کو جدید طرز استدلال کے ساتھ ایمان و یقین کی دولت سے نوازا۔ نیز عام خواتین کے ذہنی استعداد کو سامنے رکھتے ہوئے بنت الاسلام صاحبہ کی کتب خاص طور پر زندگی بے بندگی شرمندگی میں سے حصہ ''آخرت''، ''تزکیہ نفس''، ''غم ندکر''، ''داعی کے اوصاف''، اقبال کیلانی صاحب کی تفہیم السنۃ میں ''قبر کا بیان''، '' جنت کا بیان''، ''جہنم کا بیان''، ''قیامت کا بیان'' قابل ذکر ہیں۔ آخرت کا موضوع چونکہ قرآن پاک کا ایک تہائی حصہ ہے اس لیے خاص طور پر ان کتب کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

درس قرآن کے اثرات کا جائزہ

اضطراب ایک مبارک تبدیلی

ایک مدرّسہ و مربّیہ کی ذمہ داری میں یہ بھی شامل ہے کہ وہ خود اپنے اندر بدرجہ اولیٰ اور اپنے شرکاء درس کے اندر اس ابتدائی اور گہری تبدیلی پر نگاہ رکھیں جو قرآن پاک کے پیغام سے حقیقتاً پیدا ہوتی ہے۔ درس قرآن کا ابتدائی اثر شرکاء کے اندر ایک بے چینی کی شکل میں سامنے آنا چاہیے اگر ہم قرآن پاک کا اصل پیغام ٹھیک ٹھیک پہنچا رہے ہیں تو پھر تو شرکاء درس کا اطمینان قلب رخصت ہو جانا چاہیے کیونکہ قرآن کی اصل دعوت کی خصوصیات میں اس کی یہ ایک خصوصیت ہے کہ جب قرآن کی دعوت بلند ہوتی ہے تو لوگوں کا حال پہلے جیسا نہیں رہتا۔ سورہ ہود کی آیت ۶۲ میں آپ نے اس بات پر غور کیا ہوگا۔

وَ اِنَّنَا لَفِیْ شَکٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَیْهِ مُرِیْبٍ (ھود: ٦٢)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے صالحؑ! تو جس طریقہ کی طرف ہمیں بلایا ہے اس کے بارے میں ہم کو سخت شبہ ہے اور اس نے ہمیں ایک خلجان میں ڈال رکھا ہے

قرآن پاک کی دعوت اگر ہم انبیاء کرام کے کے طریقۂ دعوت کے عین مطابق دیں گے تو لامحالہ ایسا ہی ہوگا کہ جب قرآن پاک اپنی اصل روح کے ساتھ بیان کیا جائے گا تو اس سے ایک عام بے کلی پیدا ہو ہو جائے گی اگر چہ ہر ایک کے احساسات ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں مگر اس بے چینی د بے کلی میں سب کو کچھ نہ کچھ حصہ ضرور مل کر رہتا ہے۔ اس سے پہلے جس اطمینان کے ساتھ لوگ اپنی ضلالتوں میں منہمک رہتے تھے۔ اور کبھی یہ سوچنے کی ضرورت محسوس ہی نہیں کرتے تھے کہ ہم کیا کر رہے ہیں وہ اطمینان اس دعوت کے اٹھنے کے بعد باقی نہیں رہتا۔ اور اگر لوگ اب بھی اپنی اپنی جاہلانہ طور طریقوں پر مطمئن ہیں تو ہمیں اپنی دعوت پر غور کرنا چاہیے پیغام اپنی اصل شکل میں شاید پہنچایا ہی نہیں جا رہا ہے۔

اگر قرآن پاک سننے کے بعد بھی ایک جمود ہے لوگ سوچنے اور دیکھنے کے لیے تیار نہیں ہیں کہ ہم اب تک کیا کرتے رہے ہیں اور ہمیں اصل میں کرنا کیا چاہیے تھا تو یہ کیفیت تشویشناک ہے اور اگر غفلت مدہوشی سرمستی اطمینان زعم ٹوٹنے لگا ہے تو یہ ایک مبارک تبدیلی ہے۔

روز آخرت کی یاد دعوت کا مرکزی نکتہ

پھر آپ یہ بات تو بخوبی سمجھتے ہیں کہ سوچ، فکر بنیادی تصورات کی تبدیلی نہ ہو تو عمل میں تبدیلی کا امکان ہی نہیں ہے۔ قرآن پاک سے آپ آخرت کے بارے میں یہی تصور تو دے رہے ہیں کہ

اِنَّ الْاٰخِرَةَ هِيَ دَارُ الْقَرَار (سورة غافر آیت: ۳۹)

وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى (سورة الاعلى آیت: ۱۸)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَ لَلْاٰخِرَةُ اَكْبَرُ دَرَجٰتٍ وَّ اَكْبَرُ تَفْضِيْلًا (سورۃ الاسراء آیت: ۲۱)

لیکن اس کے باوجود پندرہ پندرہ بیس بیس برس درس سننے والوں کی زبان سے جب آپ یہ سنیں گے کہ آخر دنیا میں بھی رہنا ہے نا تو کیا آپ اپنا اور اپنے درس دینے پر اپنا محاسبہ نہیں کریں گے؟ کیا یہ جملہ قرآن پاک کی روشنی میں درست نہیں کروائیں گے کہ آخر ہمیں دنیا میں نہیں رہنا كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ (سورۃ رحمن آیت: ۲۶) لاعیش الاعیش الاخرۃ آخرت کے اس بنیادی تصور اور عقیدہ کو دل میں جمائے اور مضبوط کیے بغیر آخر ہم کون سی دیرپا اور گہری تبدیلی دیکھ سکتے ہیں۔ ہر مدرسہ اس بات کو بخوبی جان لیں کہ اگر وہ انبیاء کرام علیہم السلام کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ان ہی کے طریقۂ دعوت کو اپنائے ہوئے ہیں تو ''ذکری الدار'' یعنی دار آخرت کی یاد ان کی دعوت کا مرکزی نکتہ ہونا چاہیے سورۃ ص میں آخرت کے لیے لفظ صرف ''الدار'' استعمال ہوا۔ یعنی اصل گھر صرف آخرت ہی کا ہے۔ جس خاص صفت کے باعث انبیاء کرام کو برگزیدگی نصیب ہوئی وہ صفت دار آخرت کی یاد ہی تو تھی ہم عزت و عظمت کو کہیں اور تلاش کریں یہ کتنی حماقت ہوگی۔ سورۃ ص کی آیت ۴۷ میں مذکور ہے۔ اِنَّآ اَخْلَصْنٰهُمْ بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى الدَّارِ. ہم نے ان کو ایک خاص صفت کی بنا پر برگزیدہ کیا تھا او وہ صفت دار آخرت کی یاد تھی۔

رب کی رضا مقصد وحید

پھر اس پہلو سے بھی ہم اپنے درس کا جائزہ لے لیں کہ جس قرآن کا درس ہم دے رہے ہیں وہ تو دل میں صرف ایک ہی آرزو پیدا کرتا ہے۔ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا (سورۃ الفتح: ۲۹) لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا (سورۃ الدھر: ۹) اِنَّ صَلَاتِيْ وَ نُسُكِيْ وَ مَحْيَايَ وَ مَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (سورۃ الانعام: ۱۶۲)

تو پھر یہ نقص کس کا ہے؟ اور کیسے ہوگیا اس وقت تک ہمارا حال ہزاروں خواہشیں ایسی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
کہ ہر خواہش پر دم نکلنے کے مصداق ہو۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ خود ہمیں اور ہمارے شرکاء درس کو تاوقت اپنی تمام تر سرگرمیوں کا مرکزی محور ہی نہ ملا ہو؟ عزیز مرّ بیان کرام! جب تک یہ دو نبیادی باتیں اول یہ کہ میرا اصلی گھر آخرت ہے۔ اور دوم یہ کہ ہمارا امتحان ہر لمحہ کا صرف یہ ہو رہا ہے کہ کیا ہم ایک اللہ کو راضی کر رہے ہیں؟ اپنے اور شرکاء درس کے قلب و ذہن میں گہرائی سے پہنچانے اور رگ و ریشے میں اتارنے پر اپنی اصل توجہ مرکوز نہیں رکھیں گے اس وقت تک کسی گہری پائیدار تبدیلی کی توقع رکھنا بیکار ہے۔ اس معمار کو جو بنیاد پر اپنی توجہ کم اور ظاہری ٹیپ ٹاپ پر اپنی توجہ زیادہ رکھتا ہے پائیدار اور مستحکم عمارت دیکھنی نصیب نہیں ہو گی۔

دو بنیادی تبدیلیاں

قرآن پاک کا پیغام پہنچانے والے اس بات کی طرف بھی متوجہ رہیں کہ جس قرآن کی آج وہ دعوت دے رہے ہیں ہاں اسی قرآن پاک نے اپنے اول اول مخاطبین کے اندر دو طرح کی تبدیلیاں پیدا کی تھیں ہم اپنے حلقہ درس قرآن میں ان تبدیلیوں کو آخر کیوں نہ تلاش کریں اور یہ تبدیلیاں اگر نہ پائیں تو کیوں نہ بے چین و مضطرب رہیں۔

ا۔ یکلخت تبدیلی

پہلی تبدیلی یہ تھی کہ قرآن کا پیغام سنتے ہی ہر طرف "سمعنا و اطعنا" (ہم نے سنا اور ہم نے اطاعت کی) کا سماں بندھ گیا۔ اس تبدیلی کا شان یہ تھی کہ سب کے سب سو فیصد صحابہؓ و صحابیاتؓ یکلخت بدل گئے اور تبدیلی کی دوسری شان یہ تھی کہ یکسر بدل گئے سرتا پا بدل گئے باہر سے بدل گئے۔ اندر سے بدل گئے۔

یکلخت تبدیلی کی شان دیکھنی ہو تو حرمت شراب کی منادی سننے والوں کو دیکھیں کہ پیغام قرآن کیا سنا کہ لبوں سے لگے جام سب مدینہ کی گلیوں میں فی الفور لنڈھا دیئے گئے صحابیاتؓ نے پردہ و حجاب کا حکم سنا تو آپ نے دیکھا کہ سو فیصد صحابیاتؓ نے کمر پٹے کھولے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خود کو ڈھانپ لیا۔ توقف، تامل سوچ بچار اس سے مشورہ کر لوں اُس کی مرضی دیکھ لوں والا معاملہ نہ تھا۔ معاملہ خالص ایمان کا تھا۔ اور ایمان تو انہیں دنیا جہان سے پیارا تھا حتی کہ اپنی جان سے بھی پیارا تھا۔ قرآن پاک نے جہاد کے لیے پکارا تو کسی قسم کا بحث و مباحثہ شروع نہ ہوا نو عمر لڑکے تک ایڑیوں پر کھڑے ہو ہو کر یہ کوشش کرتے دکھائی دیئے کہ کہیں لوٹا نہ دیئے جائیں اور راہِ خدا میں خرچ کرنے کی آواز اس قرآن پاک نے بلند کی۔ تو سامعین میں جہاں حضرت عثمانؓ جیسے دولت مند تاجران نے سامان سے لدے ہوئے اونٹوں کی قطاریں لا کر کھڑی کر دیں اور سیدنا ابوبکرؓ جیسے فدا کاروں نے گھر کی کل متاع اسلام کے قدموں پر نچھاور کر دی وہاں سامعین میں وہ مزدور بھی تھے جنہوں نے دن بھر کی مزدوری سے حاصل شدہ کھجوریں جہاد کے فنڈ میں دے کر دامن جھاڑ دیا آج بھی ہم اس قرآن پاک کو پڑھ رہے ہیں پڑھا رہے ہیں مگر کیسے؟

۲۔ یکسر تبدیلی

دوسری تبدیلی جو صحابہ کرام و صحابیات مکرماتؓ میں قرآن پاک نے پیدا کی وہ یہ کہ انہوں نے جاہلیت کو یک قلم اور مکمل طور پر ترک کیا۔ انہوں نے ایک نیا جنم لیا اب وہ ایک نئی زندگی میں داخل ہو گئے وہ دائرہ اسلام میں آئے تو قدم رکھتے ہی انہوں نے یہ محسوس کر لیا کہ آج کے بعد سے ان کی کتاب حیات کا ایک ورق الٹے گا۔ ہمارے ہاں بھی تو اسی قرآن پاک کو سمجھا اور سمجھایا جا رہا ہے مگر پھر یہ عملی جمود کیوں ہے؟ خرابی کس میں ہے؟ کہاں ہے؟ اور کس نوعیت کی ہے؟ کہ درس قرآن کے حلقے چل رہے ہیں اور سارے جاہلانہ رسم و رواج جاہلانہ طور طریقے جاہلانہ عادات و اطوار بھی اسی سج دھج سے رواں ہیں۔ ایسا اس لیے ہے کہ ہم نے مکمل طور پر خود کو قرآن پاک کے ساتھ وابستہ کیا ہی نہیں ہے اور ہم نے اللہ تعالیٰ کی خاطر جاہلیت سے کُلّی دستبرداری کا فیصلہ کیا ہی نہیں ہے۔ حالانکہ کیا مربیان کرام اور سامعینِ قرآن پاک اس بات

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے ناواقف ہیں کہ قرآن کا راستہ اور جاہلیت کا راستہ ایک دوسرے سے جدا ہیں۔

لایعنی گفتگو مشاغل سے دستبرداری

نیز یہ کہ جب قرآن پاک کا یہ تصور حیات دل میں یقین بن کر اتر جاتا ہے کہ یہ دنیا امتحان گاہ ہے تو پھر امتحان گاہ میں لایعنی گفتگو، لایعنی مشاغل لایعنی دلچسپیوں سے شرکاء درس دستبردار ہو رہے ہیں؟ قبر کے تین سوالات، اور پل صراط کے پانچ سوالات جو لازمی ہیں ان کے درست جوابات کی تیاری تو یہ سب کچھ Afford ہی نہیں کر سکتی۔

- طویل طویل مدت تک صرف درس سنتے رہنے کا شوق پروان چڑھانا اور اپنے اندر گہری اور ہمہ وقتی تبدیلی کے لیے سنجیدگی کا پایا نہ جانا کچھ اچھی علامت نہیں۔ وہ سننا جس کے بعد عمل کا کوئی سنجیدہ پروگرام نہ ہو آدمی کے دل سے قرآن پاک کی عظمت اور رہیبت نکال دیتا ہے ہم سب کو اس بات سے اللہ کی پناہ مانگنی چاہیے کہ وہ جو ایک دفعہ دل میں انکار کی جرات پیدا ہوئی تو یہ آئندہ مزید ڈھٹائی کی روش پر ہمیں نہ چلاتی پھرے۔ اے اللہ! ہم سب درس دینے والوں کو اور ہم سب درس سننے والوں کو اس سے بچا لے۔ آمین)
- حقیقت تو یہ ہے کہ اگر مدرسہ بلند اخلاق و کردار والی ہوں۔ باعزم و باہمت ہوں باعمل ہوں اور ان کا درس حکمت بالغہ رکھتا ہو پرزور دل لگے دلائل اور روزمرہ کی مثالوں سے حق اور باطل کو واضح کرنے والی ہوں تو ہٹ دھرم مخالف تک بھی حق کا وزن محسوس کیے بغیر نہیں رہ سکتے اور یہ تو ممکن نہیں ہے کہ سوسائٹی میں سے بہترین عناصر دعوت قرآن سے متاثر نہ ہوتی چلی جاے اور قوم کا وہ طبقہ جو فطرت سلیم رکھتا ہے دعوت قرآن کے گرد مجتمع نہ ہو۔

وقت دیجئے ـــــ وقت کا صرف ایک ہی مسئلہ؟

ان ساری تجاویز پر عمل کرنے کے لیے تو خاصا وقت چاہیے اور وقت ہی تو ہماری زندگی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نہیں ہے۔ اس لیے کہ ہم نے سامان سو برس کا پل کی خبر نہیں کہ مصداق اپنی اپنی دنیا اتنی اتنی پھیلا دی ہے کہ اسے جمع کرنے، سمیٹنے، سنبھالنے، برتنے کے لیے کئی عمریں چاہیں۔ علماء کہتے ہیں کہ وقت کا صرف ایک ہی مسئلہ ہے اور وہ یہ کہ وقت کی اہمیت کا احساس نہیں ہے۔ وقت کی اہمیت کا صرف علم ہونا کافی نہیں۔ اہمیت کا شدید احساس ہونا لازم ہے۔ ہمارے پیارے نبیؐ نے صحابہ کرامؓ نے علمائے سلف نے کس کس طرح سے وقت کی اہمیت دل میں بٹھانے کی کوشش کی ہے۔

- حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت سمجھو۔ موت سے پہلے زندگی کو، بیماری سے پہلے صحت کو، مشغولیت سے پہلے فراغت کو، بڑھاپے سے پہلے جوانی کو، فقر سے پہلے مالداری کو، (الزھد ورقائق عبداللہ ابن مبارک)
- آپؐ نے یوں بھی فرمایا: ''ہر روز صبح کو آفتاب طلوع ہوتا ہے تو اس وقت یہ اعلان کرتا ہے کہ آج اگر کوئی بھلائی کرسکتا ہے تو کرے۔ آج کے بعد میں پھر کبھی واپس نہیں آؤں گا۔'' (صحیح ابن حبّان کتاب الزکاۃ، باب صدقھالتطوع حدیث ۳۳۸۸ طلعت الشمس قط الا)

اگر یہ پکار خود مدرسہ دل کے کانوں سے نہ سن رہی ہوں تو کیا وہ اپنے شرکاء درس کو سنوا سکنے کے قابل بن سکتی ہیں؟ ہاں آپؐ کی اس پکار کو سننے والے اور سچے دل سے قبول کرنے والے صدیق اکبرؓ ہیں جو فرماتے ہیں: ''انسان کو تو اپنی عمر کے اس دن پر آنسو بہانے چاہییں جو گزر جائے اور اس میں کوئی نیکی نہ کی ہو'' اس کا مطلب یہ ہے کہ مدرسہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ خود اور اپنے شرکاء کو بھی شب و روز کا محاسبہ کرنے والا بنائے۔

وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ (الحشر : ۱۸)

اور ہر شخص یہ دیکھے کہ اس نے کل کے لیے کیسا سامان کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- صدیق اکبرؓ کی دعاؤں میں یہ دعا بھی شامل ہے کہ اللھم لاتدعنا فی غمرۃ (اے اللہ ہمیں شدت میں چھوڑ نہ دیجئے گا) ولا تاخذنا علی غرۃ (ہمیں غفلت کی حالت میں نہ پکڑے گا) ولا تجعلنا من الغافلین (ہمیں غافل لوگوں میں سے نہ بنایئے گا)
- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حلقہ درس سے تیار ہونیوالے ایک شاندار ترین کردار فاروق اعظمؓ کا ہے فرماتے ہیں "میری طبیعت پر یہ بات بہت گراں گزرتی ہے جب میں کسی بالکل فارغ دیکھوں" آپؓ کی دعاؤں میں یہ دعا بھی شامل رہی:

اللھم انا نسئلک صلاحَ الساعاتِ والبرکةَ فی الأوقات

اے اللہ ہم آپ سے سوال کرتے ہیں زمانے کی بھلائی کی اور اوقات میں برکت کی۔

- حضرت علیؓ فرمایا کرتے: یہ ایام تو تمہاری عمروں کے صحیفے ہیں اچھے اعمال سے انہیں دوام بخشو
- آپؓ کے زیر تربیت حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بھی ہیں جن کے بارے میں سیدنا عمرؓ کہا کرتے تھے کہ یہ شخص تو علم سے بھرا ہوا ایک ظرف ہے اور جن کے بارے میں حضرت حذیفہؓ کی گواہی یہ تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روش سے قریب ترین ابن مسعود ہیں آپؓ فرماتے ہیں "میں اس دن سے زیادہ کسی چیز پر نادم نہیں ہوتا جو میری عمر میں سے کم ہو جائے اس میں میرے عمل میں اضافہ نہ ہو۔"
- حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ فرماتے تھے: دن رات کی گردش آپ کی عمر کم کر رہی ہے تو پھر آپ عمل میں سُست کیوں ہیں۔ ان سے ایک مرتبہ کسی نے کہا یہ کام کل تک موخر کر دیجئے فرمایا: میں ایک دن کا کام بمشکل کر پاتا ہوں آج کا کام اگر کل پر چھوڑوں گا تو دو دن کا کام ایک دن میں کیسے کروں گا؟

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- حضرت حسن بصریؒ وقت کی اہمیت کا احساس اس طرح دلاتے ہیں کہ: اے ابن آدم! تو ایام ہی کا تو مجموعہ ہے جب ایک دن گزر جائے تو یوں سمجھ کہ تیرا ایک حصہ بھی گزر گیا۔
- امام شافعیؒ فرماتے ایک مدت تک صوفیائے کرام کے ساتھ رہا۔ ان کی صحبت میں جو بات میں نے معلوم کی وہ یہ کہ **الوقت سیف اقطعة الا قطعک** وقت تلوار کی مانند ہے آپ اسے کسی عمل میں کاٹیں وگرنہ وہ آپ کو حسرتوں میں مشغول کر کے کاٹ ڈالے گا۔
- روزانہ صرف ایک گھنٹہ خرچ کر کے جاہل سے جاہل انسان بھی دس سالوں میں ایک درجہ کا باخبر عالم بن جاتا ہے ایک گھنٹہ کی یہ کیسی برکت ہے کہ اسے علم کے راستے میں استعمال کیا جائے تو ایک حیوانی زندگی کارآمد زندگی بن سکتی ہے۔
- اگر روزانہ ایک کتاب کے دس صفحات کا مطالعہ کرتے رہیں تو سال بھر میں ساڑھے سات ہزار 7500 صفحات پڑھ سکتے ہیں۔
- کسی عالم کا یہ قول بھی آپ نے سنا ہوگا کہ لفظ کل ایک بہت بڑا دھوکہ ہے داناؤں کے رجسٹر میں لفظ کل نہیں ملتا یہ لفظ کل تو نالائق کاہلوں کی جائے پناہ ہے یہ محض بچوں کا بہلاوا ہے کہ فلاں کھلونا کل تمہیں دیا جائے گا۔
- اگر کسی سے کہہ دیا جائے کہ آپ کی عمر سے پانچ سال کم کر دیئے جائیں گے تو یقیناً اسے صدمہ ہوگا لیکن حیرت ہے انسان پر کہ وہ معطل بیکار بیٹھا ہے خود اپنی عمر عزیز کو برباد کر رہا ہے مگر اس کے زوال پر اسے کچھ افسوس نہیں ہوتا۔
- اور کسی نے یوں بھی کہا ہے کہ وقت ایک ظالم خونریز کی مانند ہے دانا وہ ہے جو اس کو پکڑ کر قابو کر لے لیکن وقت کی چوٹی پیچھے کی بجائے آگے ہے۔ اس لیے اس کو قابو کرنے میں وہی شخص کامیاب ہو سکتا ہے جو پیش بین ہو۔ پیشگی تدبیر کرنا جانتا ہو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- شبلی نعمانی نے اپنے روم و شام کے سفر نامہ میں ایک جگہ پروفیسر آرنلڈ کا واقعہ لکھا ہے کہ عدن کے سفر کے دوران جہاز کا انجن بند ہوگیا۔ عملہ سمیت سب مسافر پریشان ہوگئے میں نے پروفیسر آرنلڈ کو دیکھا کہ وہ آرام سے پڑھ رہے ہیں پوچھا: کیا آپ کو پتہ چلا ہے کہ جہاز کا انجن بند ہوگیا ہے کہنے لگے: اگر جہاز کو برباد ہونا ہی ہے تو یہ تھوڑا سا وقت تو اور بھی قدر کے قابل ہے اور ایسے قابل قدر وقت کو رائیگاں کرنا انتہائی بے عقلی ہے۔
- اہل علم کا رویہ وقت کے بارے میں اتنا ہی کفایت شعاری اور احتیاط کا ہوتا ہے جس قدر کہ وہ مال و دولت کے لیے دریا دل واقع ہوتے ہیں۔
- وقت کے بارے میں اسلاف کی احتیاط کا علم یہ تھا کہ وہ کھانے میں چورہ کا استعمال کرتے کہ اس سے اتنا وقت بچ جاتا ہے کہ آیات یاد کریں۔
- امام ابن تیمیہؒ کے دادا جان کا حال یہ تھا کہ اگر کبھی حاجت سے جاتے تو اپنے شاگرد سے کہتے کہ کتاب بلند آواز سے پڑھو تاکہ میں بھی سن سکوں اور وقت ضائع نہ ہو۔
- ہمارے دلوں میں وقت کی اہمیت کتنی ہے امام شافعیؒ کی یہ بات جان کر اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ کہ امام شافعی کھانا اس ڈر سے کم کھاتے کہ زیادہ کھانے سے تقاضہ کی ضرورت بڑھے گی اور بیت الخلا جا کر وقت ضائع ہوگا۔
- ایک مرتبہ لوگوں نے امام محمدؒ (جنھوں نے فقہ حنفی کو مدون کیا) سے رات رات بھر جاگنے کے بارے میں پوچھا تو کہنے لگے: میں کیسے سو رہوں جب کہ عام مسلمان ہم پر اعتماد کر کے سو رہے ہیں کہ ان کی رہنمائی کریں گے۔
- امام رازیؒ نے سورۃ العصر کی تشریح کرتے ہوئے کہا کہ وقت کی مثال اس کڑکڑاتی دھوپ میں رکھی برف کی سل کی ہے جس سے اگر فائدہ اٹھا لیا جائے تو فبھا، وہ تو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہر حال پگھل ہی جاتی ہے۔

● اللہ تعالیٰ نے وقت کی نعمت تو ہر کسی کو یکساں دی ہے امیر کو غریب کو عالم کو جاہل کو بڑے کو، چھوٹے کو، سب ہی کے لیے ایک گھنٹہ، ایک منٹ، ایک سیکنڈ، یکساں بنایا ہے لیکن افسوس ہے کہ ہم نے ناخلف اولاد کی طرح اس بیش بہا دولت کو اندھا دھند لٹا دیا ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان سے کوئی سبق نہیں سیکھا۔ ''صحت اور فراغت دو ایسی نعمتیں ہیں جن کے سلسلہ میں بے شمار لوگ خسارے میں رہتے ہیں۔''

یہ چند باتیں اولوالعزم اور باہمت لوگوں کی اسی لیے بار بار یاد کیے جانے کے قابل ہیں کہ ان سے خود ہمارے اندر بھی عزم، ہمت، حوصلہ، جرات، انضباط، ثبات اور مسابقت فی الخیرات کا جذبہ ابھرتا ہے اور نہ جانے خاکستر میں دبی ہوئی کتنی چنگاریاں اس کے فضل سے فروزاں ہو جائیں۔ یہ انسانی فطرت ہے کہ وہ بلندیوں کو دیکھ کر بلند ہونا چاہتی ہے اور پستیوں میں رہ کر اس کی خداداد وسعتیں سمٹنے لگ جاتی ہیں۔ پہاڑوں کی چٹانوں پر بسیرا کرنے والے شاہین کا نظارہ ہی کسی شجر بلند کی شاخ پر نشیمن بنانے کا جذبہ ابھارتا ہے۔(۱)

المکتبة السلفية
شیش محل روڈ لاہور
1127

www.KitaboSunnat.com

۱۔ یہ مواد بیشتر کتاب ''متاع وقت اور کاروان علم'' مصنفہ ابن الحسن عباسی سے لیا گیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

كَلَّآ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ (11) فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ (12)

ہر گز نہیں...... یہ تو ایک نصیحت ہے، جس کا جی چاہے اسے

فِيْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ (13) مَّرْفُوْعَةٍ

قبول کرے، یہ ایسے صحیفوں میں درج ہے جو مکرم ہیں، بلند

مُّطَهَّرَةٍ (14) بِاَيْدِيْ سَفَرَةٍ (15)

مرتبہ ہیں، پاکیزہ ہیں، معزز اور نیک کاتبوں کے ہاتھوں

كِرَامٍ بَرَرَةٍ (16)

میں رہتے ہیں۔

(سورہ عبس: ۱۱ تا ۱۶)